ماتوے تیویلیوف

اِسنیگوبتیس کا ہوٹل

سوویت افسانوی ادب کی لائبریری

مالوے تیویلیوف

اسنیگوپتیس کا ہوٹل

بدیسی زبانوں کا اشاعت گھر
ماسکو

ترجمه : حبیب الرحمن
ڈیزائین : تاران

فہرست

صفحہ

تمہید
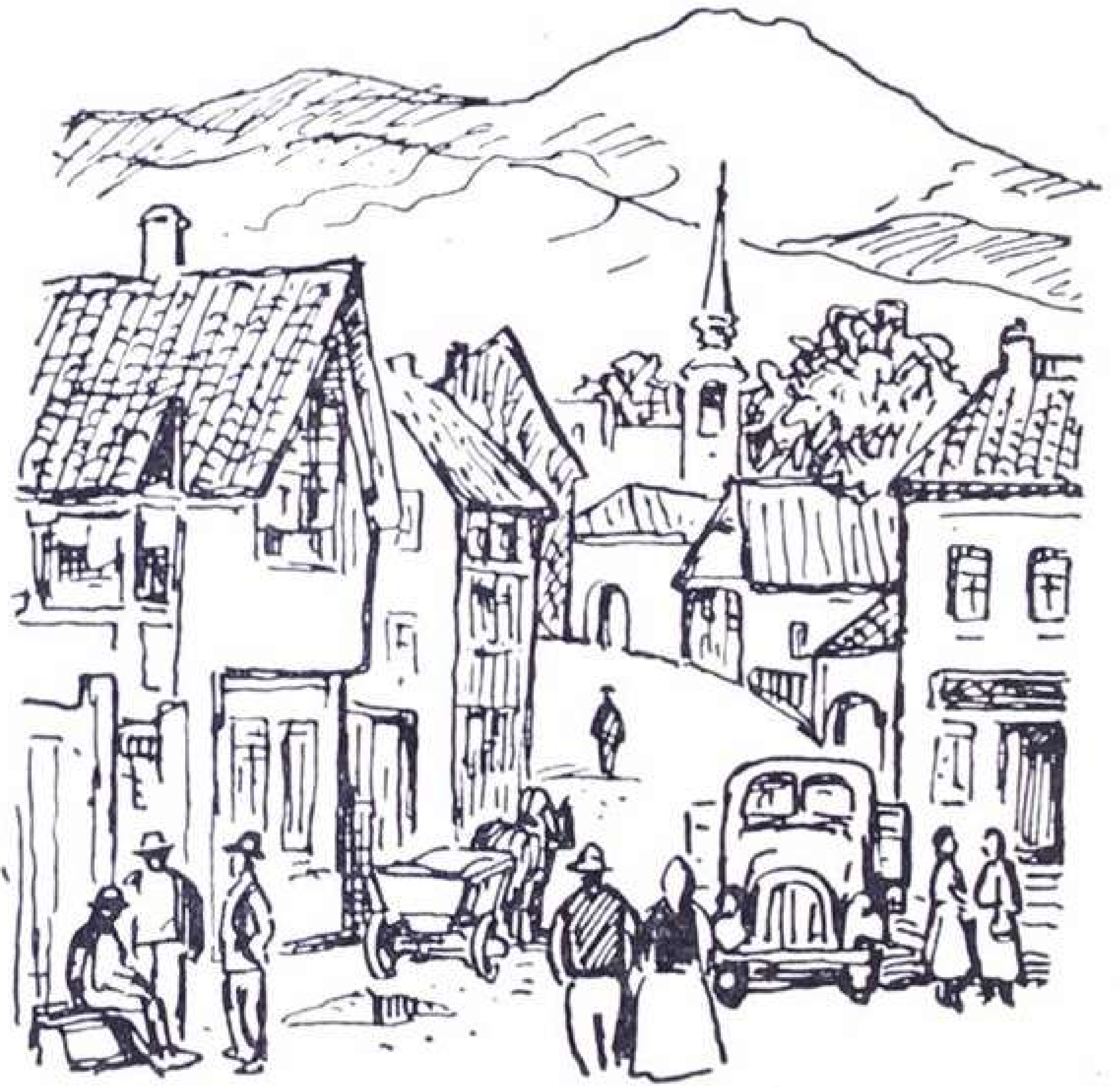
آدمی سفر کے دوران میں سب سے زیادہ باتونی ہو جاتا ہے اور بہت سی راز کی باتیں کہہ دیتا ہے۔ کبھی کبھی تو آپ ایسی باتیں اپنے کسی اتفاقی ہم سفر

سے کہہ دینگے جو غالباً اپنے عزیز ترین دوست کو بھی
نہ بتائیں — کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ یہ ہم سفر جو
ابھی آپ سے پہلی مرتبہ ملا ہے اور شاید پھر کبھی
نہیں ملیگا، ان باتوں کا بہترین رازدار ہو سکتا ہے جو
آپ کئی مرتبہ کہہ چکے ہیں پھر بھی آپ کے دل پر
ان کا بوجھہ ہے — ظاہر ہے کہ اگر آپ اس کو اپنی
زندگی کے تمام تجربے، سنی سنائی کہانیاں نہیں سنائیں گے
تو اور کسے سنائیں گے اور اگر ضرورت پڑے تو تھوڑی
سی ڈینگ بھی مار لینے میں کیا ہرج ہے؟

سفر محض چلنے پھرنے کا نام نہیں ہے — چاہے
آپ ٹرین تبدیل کرنے کے لئے انتظار کر رہے ہوں،
کسی چوراہے پر موٹر کے منتظر کھڑے ہوں یا رات
کو کسی سرائے یا سڑک کے کنارے ہوٹل میں مقیم
ہوں — غرض یہ سب ''سفر،، کی تعریف میں آتا ہے —

کارپیتھیا کے پہاڑوں میں ایک جگہ اسنیگویتس ہے
جو ضلع کا مرکز ہے اور درے سے زیادہ دور نہیں ہے —
اس کو اب گاؤں تو کہا نہیں جا سکتا لیکن اس کو
شہر کہنا بھی قبل از وقت ہوگا — یہ شمال سے جنوب
تک ایک کج رو چھوٹی ندی کے کنارے پھیلا ہوا ہے —
اس ندی میں اس وقت پانی کی کثرت ہوتی ہے جب اس

کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اور جب مقامی پن بجلی گھر کو پانی کی سخت ضرورت ہوتی ہے تو یہ ندی کوتاہ دامن ہو جاتی ہے — چاروں طرف اونچے اونچے پہاڑ ہیں جن کی خوبصورتی بےنظیر ہے — وہ بالکل مکانوں کے پاس سے شروع ہوتے ہیں اور سیدھے آسمان تک چلے جاتے ہیں — یہ پہاڑ صنوبر کے گہرے سلیٹی رنگ کے جنگلوں سے ڈھکے ہوئے ہیں لیکن ان میں جابجا مستطیل کھیت (جو جنگل کاٹ کر بنائے گئے ہیں) اور دلکش پہاڑی سبزہ زار ہیں —

اسنیگوویتس ایک ایسا مقام ہے جہاں سے چاروں طرف سڑکیں جاتی ہیں — آپ کو پل کے قریب چوراہے پر پندرہ منٹ سے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑیگا — کوئی بھاری کھڑکھڑاتی زنجیروں کی لٹھے ڈھونے والی ٹرک، پنچائتی فارم کی گاڑی یا کوآپریٹیو کی لاری (جو ان دیہاتی دوکانوں کی مخصوص بو سے بھری ہوگی جن کا کاروبار مٹی کے تیل، کپڑے، کافی، مدتوں کے رکھے ہوئے منٹ بسکٹوں کی فروخت پر مشتمل ہوتا ہے) آئیگی اور آپ کو لیجائیگی —

لیکن رات ہوتے ہوتے ٹرافک کی آمد و رفت ختم ہو جاتی ہے — پہاڑ کے ڈھلوان راستے اندھیرے میں

بہت خطرناک ہو جاتے ہیں — تمام ایسی موٹریں اور لاریاں جن کو اسنیگویتس میں رات ہو جاتی ہے، سڑک کے کنارے کھڑی کردی جاتی ہیں اور چھوٹے سے ہوٹل کے تمام کمرے آباد ہو جاتے ہیں —

یہاں کے باشندوں کو تمام چھوٹے قصبوں کے رہنے والوں کی طرح اپنا یہ قصبہ پیارا ہے اور ان میں بھی اپنے قصبے کے متعلق مبالغے کی کمزوری ہے — وہ کہیں گے ''یہ ہمارا پارک ہے،، اور آپ کو چھوٹے چھوٹے درختوں کا قطعہ دکھائی دیگا — ''یہ ہمارا اسٹیڈیم ہے،، اور آپ کی نظر کے سامنے ایک روندی ہوئی چراگاہ ہوگی — ''ہمارا تہذیبی محل،،... جو کلب کے سوا کچھ بھی نہ ہوگا، جو پہلے گودام تھا اور اب تھوڑی سی رقم لگا کر اس کی تعمیر پھر سے کی گئی ہے — لیکن اسنیگویتس کو بہت زیادہ عزیز رکھنے والوں کی بھی یہ ہمت نہیں ہوتی کہ وہ اپنے ہوٹل کو ہوٹل کہیں — لیکن وہ دن بھی زیادہ دور نہیں جب ہوٹل میں کمرے دینے والے کلرک کی کھڑکی ہوگی، ایک لمبا گلیارا جس میں کمروں کے دروازے کھلیں گے اور دیوار پر لگی ہوئی وہی شیشکن کی جانی پہچانی تصویر ''صنوبر کے جنگل میں صبح،، —— یہ

ساری چیزیں نظر آئیں گی کیونکہ قصبے کے بیچوں بیچ ہوٹل کی نئی عمارت پر معمار چھت ڈال رہے ہیں —

بہر نوع فی الحال... ایک ٹوٹا پھوٹا، ڈھالو زینہ دوسری منزل کے ایک لمبے کمرے تک آپ کو لے جائیگا جس میں پتلے لوہے کے پلنگ ساتھ ساتھ جڑے ہوئے قطار در قطار بچھے ہوئے ہیں — کمرے کے کونے میں ٹھنڈے پانی کی ایک ٹھلیا رکھی ہے اور ایک اسٹول پر منہ دھونے کا ڈونگا اور طشت — پوری جگہ میں پلستر اور فرش کی بو بسی ہوئی ہے جو ابھی ابھی صاف کیا گیا ہے —

یہ ہے وہ ہوٹل جس میں میں سال کے مختلف موسموں میں کئی مرتبہ کافی عرصے تک ٹھہر چکا ہوں —

میرے اسنیگویتس کے دوست مجھہ کو عجوبہ سمجھتے تھے — وہ مجھہ سے کہتے تھے:

''آخر آپ یہ سب تکلیفیں کیوں برداشت کرتے ہیں؟ آپ کسی پرائیوٹ گھر میں ایک کمرہ کرائے پر کیوں نہیں لے لیتے؟ یہاں رہنا تو سڑک پر رہنے کے برابر ہے —،،

لیکن میں بڑی مستقل مزاجی سے اپنے ہوٹل میں ڈٹا رہا اور مجھے اس پر ذرا بھی افسوس نہیں ہے کیونکہ

میں تمام تکلیفیں بھلا چکا ہوں لیکن مجھ کو وہ
تمام لوگ یاد ہیں جن سے میں ہوٹل میں ملا تھا
اور وہ قصے بھی جو میں نے وہاں سنے تھے اور مجھے وہ
سب اسی طرح عزیز ہیں جیسے کسی طویل اور دشوار
سفر میں کوئی اچھا رفیق عزیز ہوتا ہے ۔

تمہید

صبح سویرے ایک مختصر لیکن بہت شاندار لمحہ آتا ہے جس کو ہم ''امید اور انتظار کا لمحہ،، کہہ سکتے ہیں — یہ لمحہ بہت دیر تک نہیں رہتا

اور زندگی کی بھاگ دوڑ یا معمولی حالات میں تو اکثر یہ تیزی سے اس طرح گزر جاتا ہے کہ پتہ بھی نہیں چلتا —

مثال کے طور پر اسنیگویتس میں یہ لمحہ اس وقت آتا ہے جب آرہ کشی کے کارخانے کی سیٹی بالکل کسی تگڑے مرغ کی بانگ کی طرح بلند ہوتی ہے۔ اور سیٹی کی آواز ختم ہوتے ہی اسنیگویتس پر پھر خاموشی طاری ہو جاتی ہے لیکن یہ خاموشی ایک نازک دھاگے کی طرح نا قابل اعتبار ہوتی ہے —

اگر موسم اچھا ہو تو نیند، آلکسی یا تھکن کوئی چیز بھی مجھے نہیں روک پاتی اور میں صبح سویرے ہوٹل کی بالکونی پر پہنچ جاتا ہوں جو ہوٹل کی دوسری منزل پر پھیلی ہوئی ہے — یہاں سے پورا اسنیگویتس اور وہ پہاڑ دکھائی دیتے ہیں جو اس قصبے کے کنارے گوٹ کی طرح پھیلے ہوئے ہیں —

سورج ابھی بلند نہیں ہوا ہے لیکن اس کی زردی مائل سنہری روشنی ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے — رات کے آخری سائے اس جنگل میں اندھادھند بھاگ کر غائب ہو رہے ہیں جو پہاڑی ڈھلوان پر ایک زبردست دیوار کی طرح کھڑا ہے — قصبے کی تنگ گلیاں سنسان ہیں —

مکانات نیند کے ماتے اور پہاڑ کی سردی سے ٹھٹھرے معلوم ہوتے ہیں بالکل اس آدمی کی طرح جو نیند میں اپنا کمبل اتار پھینکتا ہے اور جب سردی لگتی ہے تو اس کی وجہ نہیں سمجھ پاتا —

لیکن نہیں، اب کوئی نہیں سو رہا ہے — ہر چیز بیدار ہو چکی ہے اور اس معجزے کے انتظار میں بالکل ساکت کھڑی ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا ہے — دن آ رہا ہے بالکل چڑھتی جوانی کی طرح جس میں انسان کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ ابھی پوری زندگی باقی پڑی ہے —

معجزے کی چنگاری سلگ چکی ہے اور ہر ہستی کی روح کو متاثر کر رہی ہے — یہ چنگاری بھڑکیگی اور بھڑک کر شعلہ بن جائے گی اور دن کے دوران جب اس کی گرمی اور روشنی پورے شباب پر ہوگی تو وہ اپنے قریب آنےوالی ہر شے کو، ہر ہستی کو مسرت کی گرمی اور نور سے سرشار کر دیگی —

لیکن مشکل یہ ہے کہ دن ختم ہو جاتا ہے اور آدمی یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کو دن بھر میں جو کچھ کرنا چاہئے سب کچھ اس نے کر لیا ہے لیکن کوئی معجزہ نہیں ہوا— وہ یہ بھی نہیں بتا سکتا

کہ اس کے اندر اس معجزے کی کونپل کب پھوٹی اور کب مرجھا گئی — آپ صرف اتنا جانتے ھیں کہ اس نے نمو نہیں پائی اور آپ کو خوشی نہیں حاصل ھو سکی...

یہ صحیح ھے کہ یہ صرف ایک دن کا سوال نہیں ھے — کبھی یہ ایک دن کی بات ھوتی ھے اور کبھی برسوں کی، صرف فرق یہ ھے کہ آدمی کے لئے ایک دن رائگاں جانے کا افسوس کرنا اس تلخی کے مقابلے میں آسان ھے جو پوری زندگی بیکار ضائع ھونے سے پیدا ھوتی ھے —

اس معجزے کی نشو و نما میں کیا چیز حائل ھوئی؟ کس چیز کی کمی تھی؟ میں نے اکثر اس کے متعلق سوچا ھے لیکن جواب چپکے سے کنائی کاٹ کر نکل بھاگتا ھے —

ایک صبح ھوٹل کے دو مسافر بھی میرے ساتھ اسنیگویتس میں دن نکلنے کا نظارہ دیکھنے آگئے — یہ دونوں کمیونسٹ پارٹی کی ضلع کمیٹی کے اس عام اجلاس میں شرکت کرنے آئے تھے جو پچھلے دن ختم ھوا تھا — ان میں سے ایک ڈاکٹر نکولائی آودیئف تھا جو ایک بھاری بھرکم آدمی جس کے سفید بال چھوٹے چھوٹے

ترشے ہوئے تھے — تقریباً بارہ سال گزرے آودیئف فوج کے طبی محکمے میں لفٹننٹ کرنل تھا اور اس طبی دستے کا افسر بھی جو ان پہاڑوں میں ایک چھاپہ‌مار دستے سے متعلق تھا — جنگ ختم ہونے کے بعد ریٹائرڈ آودیئف نے درخواست کی کہ اس کا تقرر کارپیتھین پہاڑوں میں کر دیا جائے — اس کو اختیار دیا گیا کہ وہ اوژگورد کے اسپتالوں میں سے کوئی منتخب کر لیں — ڈاکٹر آودیئف دیوار پر ٹنگے ہوئے نقشے تک گیا اور اپنی انگلی ویرخووینا * کے ایک دور دراز اور بھولے بسرے گاؤں پر رکھ دی —

''وہاں اسپتال نہیں ہے،، اس کو نرمی سے بتایا گیا —

''ہم بنا لیں گے،، آودیئف نے جواب دیا —

''منصوبے میں اس کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے،، اس کو پھر بتایا گیا —

''پتلون آدمی کی ناپ کا قطع کیا جاتا ہے نہ کہ آدمی پتلون کی ناپ کا،، آودیئف نے غصے میں کہا — اس نے کیئف اور ماسکو کا سفر کیا اور ذمہ‌داران

---

* ویرخووینا —— ماورائے کارپیتھیا کا پہاڑی علاقہ —

کو دو مہینے تک اتنا پریشان کیا کہ آخر ان کو ڈاکٹر کی بات ماننی ھی پڑی اور آودیئف اس دیہی اسپتال کا ڈاکٹر مقرر ھو گیا جو اس نے خود قائم کیا تھا —

ڈاکٹر کا خاندان جنگ میں کام آ چکا تھا اور وہ اکیلا ھی رھتا تھا لیکن جہاں تک ممکن ھوتا وہ دوسرے لوگوں کے ساتھہ رھتا —

اس کو ایک بڈھے، ناٹے اور موٹے سرنگ فوجی گھوڑے سے بڑی محبت تھی جس کا نام میشکا تھا — جنگ کے بعد میشکا کو بیکار قرار دیکر ختم کرنے کا حکم دے دیا گیا لیکن ڈاکٹر نے اس کو بچا لیا اور علاج کرکے پھر اس کو اچھا کیا چنانچہ میشکا آج تک بڑی وفاداری سے ڈاکٹر کی خدمت کر رھا ھے —

صبح کو میشکا اصطبل کے دروازے میں لگی ھوئی لکڑی کی کنڈی کھول لیتا اور ان زینوں پر چڑھہ جاتا جو چٹانوں کو کاٹ کر بنائے گئے تھے — وہ پہاڑی کی چوٹی پر ڈاکٹر کے چھوٹے گھر تک پہنچ جاتا اور اپنا تھوتھن کھڑکی کے شیشے سے ٹکرا کر آودیئف کو جگاتا —

ڈاکٹر میشکا پر سوار ھوکر چکر لگاتا رھتا — اس کے پیر کاٹھی کے ایک ھی طرف لٹکے جھولتے رھتے — ڈاکٹر اس بات کا انتظار نہیں کرتا تھا کہ مریض اس

کے پاس آئیں بلکہ وہ ان کو خود ڈھونڈھہ نکالتا تھا اور مریضوں کو ان کی لاپروائی پر اس طرح ڈانٹتا پھٹکارتا جیسے کہ آودیئف خود ہی بیمار ہو اور مریض اس کے اچھے ہونے میں رکاوٹ ڈال رہے ہوں۔

دوسرا مسافر جو آج صبح سویرے اٹھہ بیٹھا تھا، وہ تھا فیودر سوبوتا، جو پورے ضلع یا شاید پورے ویرخووینا میں لکڑی پر نقاشی کا کام کرنے کے لئے مشہور تھا۔

اوژگورد کی عوامی آرٹ نمائش میں میں نے متعدد بار اس کی کاریگری کی تعریف کی تھی۔ اس کی بنائی ہوئی لکڑی کی نقشی قابیں، گڈریوں کے خمدار آنکس، مورتیاں اور منبت‌کاری لاجواب تھیں۔ میں ذاتی طور پر فیودر سوبوتا کو نہیں جانتا تھا۔ اس سے میری ملاقات پہلی مرتبہ ضلع پارٹی کمیٹی کے عام اجلاس میں ہوئی تھی۔ مجھے توقع تھی کہ وہ کوئی معمر آدمی ہوگا لیکن میری ملاقات ایک لمبے، سیاہ آنکھوں والے جوان سے ہوئی جس کی عمر ۲۳ سال کے لگ بھگ ہو گی۔ وہ اپنی وضع قطع سے ایسا آزاد منش آدمی معلوم ہوتا تھا جس کو اپنی خوبیوں اور کمزوریوں دونوں کا علم ہو۔

وہ پہاڑوں میں ایک مشین اسٹیشن پر جہاں مویشی بھی پالے جاتے تھے کسی ٹریکٹر ٹیم کا لیڈر تھا — سوبوتا نے یہ ملازمت اپنے گاؤں ھی میں ثانوی اسکول پاس کرنے کے بعد کرلی تھی — لوگوں نے اس کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی پڑھائی جاری رکھے اور اوژگورد یا کیئف کے کسی آرٹ انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ لےلے لیکن سوبوتا نے اپنے لئے جو کچھہ بہتر سمجھا، وھی کیا —

اس نے بعد کو مجھے بتایا ''میں نے طے کیا کہ میں انتظار کرونگا اور دیکھونگا کہ کیا ھوتا ھے؟،،

''کہاں کیا ھوتا ھے؟،،

''میرے اندر — ،،

سوبوتا کو ٹریکٹر ڈرائیور کا کام پسند آیا — وہ اپنے ٹریکٹر کی دیکھہ بھال ایک بھولے بھالے نوجوان کی طرح بڑے چاؤ سے کرتا لیکن اس سے اس کے نقاشی کے کام میں فرق نہیں آیا جو بچپن سے اس کا محبوب مشغلہ تھا — یہ کام وہ اپنے فاضل وقت میں کرتا رھا —

جہاں بھی وہ جاتا اپنے نقاشی کے اوزار ساتھہ لے جاتا — اس کی جیبیں ھمیشہ لکڑی کے چھوٹے چھوٹے گٹوں اور ٹکڑوں سے بھری رھتیں — غرض اگر اس کے پاس فاضل وقت ھوتا تو ھر چیز اس کے پاس موجود ھوتی

بس اس کو بیٹھنے اور نقاشی کا کام شروع کرنے کی دیر ہوتی —

حالانکہ وہ ابھی کم عمر تھا لیکن اس کا خاندان کافی بڑا تھا — کہا جاتا ہے کہ اس کی شادی محبت کا نتیجہ تھی — اس نے ایک بیوہ سے شادی کی تھی جس کے اپنے دو بچے تھے اور ایک سال بعد اس نے سوبوتا کو ایک اور بچہ پیش کر دیا — سوبوتا نے لکڑی کا ایک سخت ٹکڑا کاٹ کر اپنی بیوی کی شبیہہ بنائی تھی — ایک جوان عورت برساتی کے زینوں پر بیٹھی ہوئی اپنے بچے کو کھلا رہی ہے — اس کا حسین مسکراتا ہوا چہرہ اوپر اٹھا ہوا ہے، آسمان کی طرف نہیں بلکہ مرد کی طرف — اس مجسمے میں مرد نہیں دکھایا گیا تھا لیکن آدمی محسوس کر لیتا تھا کہ وہ اپنی محبوبہ کے پاس کھڑا کوئی دلچسپ بات کہہ رہا ہوگا جو دونوں کے لئے اہم ہوگی —

اسٹیشن کے ڈائرکٹر نے سوبوتا سے یہ مجسمہ مانگ لیا اور اس کو کلب میں رکھنے کے بجائے دفتر میں رکھا جہاں ٹریکٹر ڈرائیوروں کو روزمرہ کام کے لئے ہدایتیں دیجاتی تھیں — یہ مجسمہ وہاں چھ مہینے سے رکھا ہے اور ایک بڈھے کلرک کا بیان ہے کہ دفتر

میں تمام آنے جانے والوں پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا ہے — یہ کلرک کہتا تھا کہ ''اس کی (عورت کی شبیہہ) موجودگی میں آدمی کو کوئی برا لفظ منہ سے نکالتے یا فرش پر سگریٹ کا ٹرا پھینکتے ہوئے شرم آتی ہے — اس کے علاوہ اس کی وجہ سے فضا خوشگوار اور گھریلو رہتی ہے —،،

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ فیودر سوبوتا اور ڈاکٹر آودیئف میرے ساتھہ صبح سویرے بالکونی پر آگئے —

کارخانے کی سیٹی کے بعد جو خاموشی پھیل گئی تھی وہ پھر ایک سریلی آواز سے ٹوٹ گئی — یہ آواز بالکل ایسی تھی جیسی پرانی وضع کے قفل میں کنجی گھمانے سے پیدا ہوتی ہے اور پھر کوئی چیز اس طرح بھن بھنانے لگی جیسے کوئی لٹو نچا رہا ہو — یہ پارٹی سکریٹری کی موٹر اسٹارٹ ہونے کی آواز تھی — اب سڑک پر بجری کی کرکراہٹ کی آواز آنے لگی —— مزدوروں کا ایک جتھہ سائیکلوں پر سوار لنچ کی ٹوکریاں اور تھرماس لگیج کیریر میں باندھے آرہ کشی کے کارخانے کی طرف چلا رہا تھا — پھر تازی تازی روٹیوں کی مہک اور عورتوں کی آوازیں آنے لگیں — کھانے پینے کی چیزوں کی

مقامی دوکان سے سامان پہنچانے والا سوکھا سہما آدمی اپنی ٹھلیا میں کھاری پانی کی نیلی بوتلیں لادے آیا اور روز کے مطابق اسنیگویتس کے دفتروں میں جا جا کر ان کو دینے لگا — لٹھوں سے بھری لاریوں کی ایک لمبی قطار لکڑی کے عارضی پل سے گزر کر درے کی طرف جانے کے لئے اوپر چڑھنے لگی —

''دن شروع ہو گیا،، سوبوتا نے کہا اور پھر کچھه سوچنے لگا ''دیکھیں یه دن ہمارے لئے کیا لاتا ہے —،،

''وہی جو ہم اس کو دینگے،، ڈاکٹر نے جواب دیا —

''آپ ٹھیک کہتے ہیں،، سوبوتا نے اتفاق کیا ''جو بوتا ہے سو کاٹتا ہے... کووالیتس کا خیال کسی طرح میرے دماغ سے جاتا نہیں،، سوبوتا نے پھر کہا —

ڈاکٹر نے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا ''ہاں، ایک معمه ہے —،،

اور پھر گفتگو اسی موضوع پر ہونے لگی جس کے متعلق ہم تقریباً رات بھر بات چیت کر چکے تھے —

پہاڑوں کے ایک بڑے پنچائتی فارم کے پارٹی سکریٹری واسیلی کووالیتس نے جو رپورٹ پیش کی تھی اس پر بھی حالیه عام اجلاس میں بحث مباحثه ہوا تھا — حالانکه کووالیتس سے میرے قریبی تعلقات نه تھے لیکن میں اس

کو بہت دن سے جانتا تھا، اس زمانے سے جب وہ پہلے پہل پارٹی ضلع کمیٹی میں کام کرنے آیا تھا، پھر وہ علاقائی پارٹی اسکول میں پڑھنے کے لئے آنے لگا — کوولیتس ادھیڑ عمر کا مضبوط آدمی تھا — کافی ہوشیار، تیز اور مستقل مزاج — اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ وہ ہر کام میں بہت جلد مہارت حاصل کر لیتا اور اسی وجہ سے کوولیتس کو متواتر ایک کام سے ہٹا کر دوسرے کام کے لئے بھیجا جاتا تھا — کمیٹی میں کسی نے اس کو ''مشکل کشا،، کا لقب دے دیا تھا اور بات بھی ٹھیک تھی کیونکہ جہاں کہیں کام کچھ خراب ہوتا یا ذرا رفتار تیز کرنے کی ضرورت ہوتی کوولیتس کو بھیجدیا جاتا اور وہ واقعی تمام مشکلات دور کر دیتا اور کام پورا کر لیتا — یہ صحیح ہے کہ وقتاً فوقتاً ضلع پارٹی کمیٹی کو یہ شکایتیں ملتی رہتیں کہ کوولیتس اجڈ ہے اور وہ دوسروں کی رائے کی پرواہ نہیں کرتا —

''ہاں، لیکن آدمی فرشتہ تو نہیں ہوتا،، کمیٹی کے ممبر کہتے ''ممکن ہے کہ وہ اجڈپن دکھاتا ہو یا چڑچڑا ہو لیکن دیکھو کام کس تیزی سے ہونے لگا ہے !،،

ایک سال ہوا کووالیتس ایک بڑے اور پچھڑے ہوئے پنچائتی فارم کی پارٹی تنظیم کا سکریٹری منتخب کیا گیا ــ تھوڑے ہی دن میں فارم کا کام بہتر ہو گیا اور اب یہ چرچا ہونے لگا کہ کووالیتس ایک اور جگہ بھیج دیا جائے جہاں کام الجھا ہوا ہے ــ لیکن ایسا نہیں ہوا ــ اسنیگویتس کی ضلع پارٹی کمیٹی کے سابق سکریٹری روسینکو کیئف سے تین سال پڑھکر واپس آئے تھے اور پھر سکریٹری اول چنے گئے تھے ــ انہوں نے کووالیتس کی حمایت کی ــ

''ساتھیو! ذرا انصاف سے کام لو!،، روسینکو نے کمیٹی کے ممبروں سے کہا ــ ''کووالیتس کو بھی موقع دو ــ اب ان کو کافی ادھر ادھر بھیج چکے ــ اگر فارم کا کام اچھا چل رہا ہے تو یہ کام کووالیتس کو کیوں نہیں جاری رکھنے دیتے ــ،،

بہر حال اس کے بعد کوئی ایسی بات ہوئی جس کی تشریح نہیں کی جا سکتی اور فارم کا کام جو تقریباً ٹھیک ہو چلا تھا پھر پچھڑنے لگا حالانکہ کووالیتس پہلے ہی کی طرح جوش و خروش سے کام کر رہا تھا بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ ــ پارٹی سکریٹری اور مشیرکار کووالیتس کی ناکامی کا سبب معلوم کرنے آئے لیکن ناکام رہے ــ سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا ــ

کوو الیتس جو بھی منصوبہ بناتا اس پر مکمل طور سے عمل کیا جاتا، ایسی حسن و خوبی کے ساتھ کہ بہتوں کو اس پر رشک ہوتا — حتی کہ پارٹی کے عام اجلاس میں بھی اس کی رپورٹ میں کوئی خرابی نہ نکالی جا سکی بلکہ تحقیقات کرنے والوں نے کوو الیتس کے ہر بیان کی تائید کی — حالانکہ رپورٹ کے سلسلے میں جو تجویز پاس کی گئی اس میں لفظ ''ناکافی،، کا بار بار استعمال کیا گیا تھا پھر بھی کوو الیتس اور ہر شخص کو یہ احساس تھا کہ مسئلے کا حل اس ''ناکافی،، میں نہیں بلکہ کسی اور چیز میں ہے، کوئی ایسی چیز جو بہت ہی اہم ہے لیکن سمجھ میں نہیں آ رہی ہے —

عام اجلاس ختم ہو چکا تھا — دوسرا دن شروع ہو گیا تھا لیکن ہم لوگ ابھی تک کوو الیتس کے متعلق بات چیت کر رہے تھے —

''اچھا، اب کوو الیتس کو کیا کرنا چاہئے؟،، ڈاکٹر آودیئف نے پوچھا لیکن وہ کسی خاص آدمی کی طرف مخاطب نہ تھا — ''نتیجہ کیا نکلا؟،،

''میرے خیال میں اس کو کچھ نہ کرنا چاہئے،، سوبوتنا نے کہا —

''دیکھو،، آودیئف نے اعتراض کرتے ہوئے کہا ''آپ

کووالیتس کی قابلیت اس سے نہیں چھین سکتے — اس کو پہلے جو کامیابیاں ہوئی ہیں آخر ان کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوگی —،،

''واقعی اس کو کامیابیاں ہوئیں،، سوبوتا نے اتفاق کیا — ''اور میں ان طریقوں کو بھی جانتا ہوں جن سے اس نے کامیابی حاصل کی — لوگوں کو ڈرا کر، غل مچا کر اور میز پر مکے مار مار کر — اس سے تھوڑے دن کام چل جاتا ہے لیکن زیادہ دن یہ طریقہ نہیں کامیاب ہو سکتا —،،

''دیکھو،، آودیئف نے پھر کہا لیکن اس مرتبہ اس کی آواز میں اعتماد کم تھا — وہ اپنی عینک کے اوپر سے سوبوتا کو حیرت کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا —

پھر ڈاکٹر نے مجھے تیز نظر سے گھور کر پوچھا :

''تم مجھ سے کل رات ایک معجزے کے انتظار کے متعلق باتیں کر رہے تھے، معجزہ یعنی انسان کا جوہر، ہے نا؟،،

''ضرور،، میں نے کہا —

''اور جوہر کیا چیز ہے؟ کیا اس کے معنی صرف قابلیت ہیں؟ میں ایسے بہت سے لوگوں کو جانتا ہوں جو شعر کہنے اور تصویریں بنانے میں ماہر تھے — پھر

بھی وہ نہ تو شاعر تھے اور نہ مصور حالانکہ انہوں نے
اپنے دیوان چھپوائے تھے اور ان کی تصویروں کی نمائشیں
ہو چکی تھیں — اس لئے معلوم ہوا کہ قابلیت کے علاوہ
اور کسی چیز کی بھی ضرورت ہے...،،

''کام سے محبت،، سوبوتا نے کہا —

''ٹھیک ہے،، ڈاکٹر نے سر ہلایا ''لیکن اگر تم
یہ سمجھتے ہو تو میرا شمار بھی باجوہر لوگوں میں کیا
جا سکتا ہے — میں کسی قیمت پر بھی اپنا کام چھوڑ کر
دوسرا کام نہیں کر سکتا — اور کوّوالیتس بھی کام
کرنے کی قابلیت رکھتا ہے اور کام سے محبت کرتا
ہے...،،

''ڈاکٹر! محبت کی بھی کئی قسمیں ہوتی ہیں،،
سوبوتا نے کہا ''ایک باپ کی محبت ہوتی اور ایک
چچا کی —،، ذرا وقفے کے بعد پھر اس نے کہا ''لیکن
جہاں تک معجزے کے انتظار کا سوال ہے یہ بھی ٹھیک
ہے اور یہ بھی کہ معجزہ ایک بیج کی طرح ہوتا ہے —
اگر کسی معمولی بیج کو اگانا ہو تو مجھے اس کی ترکیب
معلوم ہے — لیکن ایسے بیج کے لئے میں نہیں جانتا...
اوہ،، اس کے اشارے سے بےچارگی کا اظہار ہو رہا تھا —
پھر اس نے مسکراتے ہوئے اپنے چاروں طرف دیکھا اور

کہا ”ہمارے پاس امکان سے زیادہ سوچنے کا مواد ہے — لیکن اب تو کام شروع کرنے کا وقت ہے —“

ڈاکٹر اپنے کام سے ضلع کے محکمۂ صحت چلا گیا اور میں اپنے اخبار کے لئے ایک مضمون لکھنے کی غرض سے ہوٹل میں رہ گیا — سوبوتا جو دوسرے ہی دن گھر واپس جانے کی تیاری کر رہا تھا اپنے دوستوں کی فرمائشیں خریدنے چلا گیا — دوپہر کو اس سے میری ملاقات دوکان میں ہوئی جہاں وہ طرح طرح کی چیزیں خرید رہا تھا — اس کے ہاتھ میں سامان کی ایک لمبی فہرست تھی — اس نے دو ہیٹ، کپڑے دھونے کا ایک تختہ، کچھ بلیڈ، قیمے کی مشین، بچے کے غسل کا ٹب اور کچھ گراموفون رکارڈ خریدے — میں کچھ دیر تک اس کے پیچھے اس طرح کھڑا رہا کہ وہ مجھے دیکھ نہ سکا اور جس حقیقی مسرت کے ساتھ وہ ان چیزوں کو خرید رہا تھا اس کو میں دل ہی دل میں سراہتا رہا — وہ دوکاندار کو یقین دلا رہا تھا کہ وہ اپنے بہت سے عزیزوں کے لئے تحفے خرید رہا ہے —

اس دن رات گئے ہم لوگ پھر ہوٹل میں جمع ہوئے — سوبوتا کو صبح سویرے اپنا سفر شروع کرنا تھا اس لئے وہ جلد ہی سونے چلا گیا — ہوٹل کے دوسرے

مسافر بھی سونے چلے گئے لیکن میں حسب معمول ریڈیو کی خبروں کا انتظار کرتا رہا اور ڈاکٹر آودیئف بھی میرے ساتھ ٹھہر گیا — میں عام طور سے ریڈیو نشریہ بالکونی سے سنا کرتا تھا جہاں اناؤنسر کی آواز اس لاؤڈاسپیکر سے آتی تھی جو ہوٹل کے سامنے ایک کھمبے سے بندھا ہوا تھا —

جب خبریں ختم ہو گئیں تو اناؤنسر نے موسمی پیشن گوئی کے متعلق اعلان شروع کیا — کوئی اور بھی ہم لوگوں کے علاوہ بنچ پر بیٹھا تھا — اندھیرے کی وجہ سے میں سوبوتا کو پہچان نہیں سکا لیکن وهی تھا، ننگے پیر اور جیکٹ کاندھوں پر —

''سنو،، اس نے تیزی سے کہا ''اب میں سمجھ گیا —،،

''تم کیا سمجھ گئے؟،،

''واہ، ہر بات!،، سوبوتا نے جواب دیا — ''سنو، میں تم کو ایک شخص کے متعلق بتاؤں جس کا نام ایوان پالیتسا تھا — وہ دو سو سال گزرے خوست میں رہتا تھا حالانکہ وہ اصلی باشندہ ہمارے علاقہ کا تھا — اس زمانے میں بڑے بڑے نوابوں کے محل اوژ، تیسا، لاتوریتسا

ندیوں کے کنارے تھے — پالیتسا ابھی کم عمر تھا کہ اس کو بڑھئی کا کام سیکھنے پر لگا دیا گیا —

''ایک بار موسم بہار میں طاعون نے تیسا پر چھاپہ مارا اور آدمیوں کو گھاس کی طرح روند ڈالا — لوگ وبا سے ڈر کر سر پر پیر رکھه کر بھاگنے لگے لیکن جدھر بھی وہ جاتے فوجیں ان کا راستہ روکے کھڑی تھیں — بڑے بڑے نواب اپنی جاگیروں میں جا چھپے تھے اور اس بڈھے کاؤنٹ نے بھی جو اس علاقے میں رہتا تھا اور سخت گیر لیکن پڑھا لکھا آدمی تھا، اپنے قلعہ میں گھس کر پھاٹک بند کر لئے تھے— وہ اپنے سے زیادہ اپنی بیوی کے لئے پریشان تھا جو عام لوگوں میں سے تھی لیکن تھی ضلع کی سب سے حسین لڑکی —

''اس عورت کی پالیتسا سے ملاقات ہو گئی، قلعہ میں نہیں بلکہ سڑک پر — وہ تنہا تھی اور بے خوف ہر گھر میں گھس جاتی تھی جہاں لوگ پڑے موت کا انتظار کر رہے تھے — اس نے نہ تو ان پر افسوس کا اظہار کیا اور نہ ان کے لئے دعا کی لیکن ان کی ہر ممکن مدد کی، ان کو دل بڑھانے والے الفاظ کہہ کر ہمت دلائی اور ان لوگوں کو لعنت ملامت کی جو موت سے ہار مان چکے تھے — اور جہاں بھی یہ عورت جاتی لوگوں

کو چٹان کی طرح مضبوط بناتی جاتی، ایسی چٹان جو آسانی سے نہیں توڑی جا سکتی—

''پالیتسا نے یہ سب دیکھا اور اس عورت کے ساتھہ سایہ کی طرح پھرنے لگا—

''جب بڈھے کاؤنٹ کو معلوم ہوا کہ اس کی بیوی چلی گئی تو وہ اس کو خود ڈھونڈھنے نکلا... اور اس کو پا لیا— اس نے عورت سے التجا کی کہ وہ قلعہ کو واپس چلے— اس نے عورت کو زبردستی واپس لے جانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی بات پر اڑ گئی—

''جہاں تک پالیتسا کا تعلق ہے... وہ اس عورت کو پہلے بھی دیکھہ چکا تھا اس زمانے میں بھی جب وہ اپنے مالک کے پاس قلعہ میں کام کرتا تھا— اس نے عورت کو دیکھا تو ضرور تھا لیکن کوئی توجہ نہیں دی تھی لیکن اب اس کی جگہ پالیتسا کے دل میں تھی اور وہاں سے اس کو کوئی بھی طاقت نہیں نکال سکتی تھی—

''وبا کم ہونا شروع ہوئی لیکن ختم ہوتے ہوتے وہ بڈھے کاؤنٹ کی بیوی کو بھی اپنے ساتھہ لے گئی—

''لوگوں کا خیال تھا کہ بڈھا اس غم کو نہ برداشت کر پائیگا لیکن وقت نے اس کے زخموں پر مرہم کا کام کیا—

''پھر کاؤنٹ نے موکاچیوا اور خوست کے بہترین سوناروں کو اپنے قلعه میں بلایا اور ان سے کہا 'میرا سارا سونا لے لو اور میرے لئے میری بیوی کا ایک مجسمه بنا دو۔ تمہیں اس کی صورت یاد ہوگی کیونکه تم نے اس کو دیکھا ھے۔ میری زندگی میں اس سے زیادہ کوئی اور چیز عزیز نہیں تھی۔ اس کا مجسمه سونے ھی کا ھونا چاھئے۔،

''سونار جا کر مورتی بنانے لگے۔ ایک یا دو مہینے بعد وہ لوٹ کر قلعه آئے اور ھر شخص اپنی اپنی بنائی ھوئی مورتی لایا۔ ان کاریگروں کے نمونے بہت اچھے تھے۔ ان میں سے ھر ایک نے کاؤنٹ کی بیوی کو مردہ حالت میں دکھایا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ یه سب مجسمے اس قدر اچھے تھے که بہت دیر تک بڈھا کاؤنٹ ان میں سے کسی کا انتخاب نه کر سکا۔ اچانک کاؤنٹ نے دیکھا که ایک اجنبی اپنے ھاتھه میں کوئی چیز لئے رومال سے ڈھکے کھڑا ھے۔ کاؤنٹ سب سوناروں کو پہچانتا تھا لیکن اس آدمی کو اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

'' 'تم کون ھو؟، اس نے پوچھا۔

''ایوان پالیتسا، بڑھئی کا کام کرتا ہوں، خوست سے آیا ہوں — '
''تم کیوں آئے ہو؟'
''میں اپنی...'
''اس نے رومال کھینچ لیا اور سب نے ایک نوجوان عورت کا سر دیکھا جو سخت لکڑی کے ٹکڑے کو تراش کر بنایا گیا تھا — لوگوں کا بیان ہے کہ اس مورتی کے بال ہوا میں لہرا رہے تھے، ایسا لگتا تھا جیسے اس کے ہونٹوں سے پھول جھڑ رہے ہوں اور اس کی کھلی آنکھوں میں امید کی چمک تھی — اس مورتی کا جادو اتنا زبردست تھا کہ سب سونار پیچھے ہٹ گئے اور کاؤنٹ غصے سے ایوان پالیتسا پر چیخا: 'تمہیں اس سے محبت تھی! یہ بات صاف ظاہر ہے کہ تمہیں اس سے محبت تھی!'،،

اور سوبوتا نے گہرے سوچ کی حالت میں ان الفاظ کو کئی مرتبہ دوہرایا —

خاموشی طاری ہو گئی — صرف ڈاکٹر آودیئف نے آہ بھر کر اس خاموشی کو توڑا —

''تو ہر بات کا یہی جواب ہے،، انہوں نے کہا ''اس طرح لکڑی سونے سے زیادہ قیمتی ہو جاتی ہے اور کاریگری فن‌کاری بن جاتی ہے — معجزے کا چھوٹا سا

بیج خود معجزہ بن جاتا ھے — ھم نے کوو الیتس کے متعلق سب سے اھم بات پر غور نہیں کیا... سب سے اھم بات پر!،،

تاروں بھری رات تھی — نرم اور ھلکی گرم ھوا چل رھی تھی — پہاڑ نیچے معلوم ھو رھے تھے — طویل دن گزارنے کے بعد وہ تھکے تھکے معلوم ھوتے تھے اور اب اسنیگویتس کے چاروں طرف بیٹھے اسی طرح آرام کر رھے تھے جس طرح چرواھے چراگاھوں میں اپنے الاؤ کے چاروں طرف اس طرح بیٹھتے ھیں کہ سورج کی پہلی کرن پھوٹتے ھی وہ اٹھ کر دن کا استقبال کریں —

انسان کا جوہر

استودنیتسا ھی پر کیا منحصر پورے اسنیگویتس کے ضلع میں اولیونا استیفاک کے بیٹے اندرئی سے زیادہ خوبصورت جوان کوئی نہیں مل سکتا تھا۔

وہ ہر طرح سے سجیلا تھا ــــ اس کی چال ڈھال، تپے ہوئے چہرے کے خطوط، تیز بھوری آنکھیں اور بائیں ابرو کا گہرا خم جس کی وجہ سے اس کے چہرے سے حیرت یا طنز کی کیفیت ظاہر ہوتی تھی ــ

اندرئی استیفاک صرف اپنے جیالے پن کی وجہ سے مشہور نہ تھا بلکہ وہ سب سے زیادہ خوش پوش جوان بھی سمجھا جاتا تھا ــ شاید ویرخووینا کی کوئی حسین ترین لڑکی اپنے بناؤ سنگار یا کپڑوں کا اتنا خیال نہ کرتی ہو جتنا یہ پہاڑوں کے آرہ کشی کے کارخانے کا ۱۹ سالہ ٹریکٹر ڈرائیور کرتا تھا ــ وہ سفید کپڑے کی جیکٹ پہنتا تھا جس کے لوٹ گریبان سبز تھے ــ اس کی قمیص پر موتیوں کا کام ہوتا اور ہیٹ میں صنوبر کی ایک ٹہنی ہوتی ــ وہ پہاڑی بوٹ پہنتا جن میں بڑی بڑی کیلیں لگی ہوتی تھیں ــ وہ بہت سبک رفتاری اور اطمینان کے ساتھ چلتا اور اس کے کپڑوں سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کے پہننے میں جان بوجھ کر لاپروائی کی گئی ہے ــ

''کیا بات ہے اندرئی؟،، فیودر اسکریپکا نے ایک مرتبہ اس سے پوچھا ''آج بھی تمہارے وہ ٹھاٹھ ہیں جیسے کوئی تہوار کا دن ہو ــ ،،

''ووئیکو *، میرے لئے کوئی دن عام نہیں،، نوجوان نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا ''میرے لئے ہر دن تہوار ہے —،،

اندرئی بہت کم ناچتا تھا لیکن وہ کسی پارٹی یا شادی کی تقریب کو نہ چھوڑتا — وہ آتا، دیوار کے سہارے کھڑا ہوکر کوئی گھاس کا تنکا چبانے لگتا اور ناچنے والوں کو غور سے دیکھتا رہتا — اس کے چہرے پر کچھه حیرت کی سی کیفیت ہوتی —

لڑکیاں اس کے پیچھے پاگل رہتی تھیں — لیکن اگر کسی لڑکی سے اندرئی شادی کے لئے کہتا تو شادی کا وعدہ کرنے سے پہلے وہ بہت اچھی طرح سوچ بچار کرتی — وہ اس کے متعلق سوچتی اور آہیں بھرتی بلکہ روتی، پھر بھی وہ اندرئی سے شادی کرنے کا خطرہ مول نہ لیتی —

''ایسے آدمی کے ساتھه زندگی گذارنا مشکل ہو جائیگی،، زیادہ عمر والی عورتیں کہتیں ''اس طرح کے خوبصورت مرد ظالم ہوتے ہیں اور یہ آدمی تو بہت

---

* ووئیکو — چچا — چھوٹے بڑوں کو اس طرح بھی مخاطب کرتے ہیں —

بد زبان بھی ہے اور اس کی نگاھوں سے سرد مہری ٹپکتی ہے — ،،

بہر حال، اندرئی استیفاک کے متعلق صرف عورتوں ھی کی یہ رائے نہ تھی بلکہ گورولیا بھی جو کسی شخص کے متعلق جلدی رائے قائم نہیں کرتا تھا، یہی خیال کرتا تھا کہ اولیونا کے لڑکے کے پاس سوائے صورت شکل اور شوخی کے اور کچھہ بھی نہیں ہے — اس کو اس بات پر افسوس بھی تھا —

ایک بار گورولیا اسنیگویتس سے استودنیتسا واپس آ رہا تھا — اس کو اس لاری پر بیٹھا لیا گیا جو ڈیری فارم کے لئے مشینیں لئے آ رھی تھی —

ابھی وسط مارچ کا زمانہ تھا اور برف غیر متوقع طور پر قبل از وقت پگھلنے لگی تھی — وادی میں تو ھلکی بوندا باندی ھو رھی تھی لیکن پہاڑوں پر دو دن سے بارش کے ساتھہ برف بھی گر رھی تھی — ھر چیز گندی اور اداس معلوم ھو رھی تھی — چھوٹے چھوٹے پہاڑی چشمے ابل پڑے تھے اور ان کا پانی اتنی تیزی سے بہہ رھا تھا کہ ان کے اوپر لکڑی کے نازک پل کانپ رہے تھے — نمی کی کوئی حد نہ تھی، وہ ڈرائیور کی کیبن تک پہنچ گئی تھی —

گورولیا ڈرائیور کے قریب بیٹھا ہوا سردی سے کانپ رہا تھا — اس کے کانوں میں لاری کے اوپر ڈھکے ہوئے کینوس کی ہوا میں پھڑپھڑاہٹ گونج رہی تھی — اب بدقسمتی سے انجن خراب گیا — ابھی ڈرائیور برا بھلا کہتے ہوئے انجن کی مرمت ہی کر رہا تھا کہ شام کا دھندلکا تیزی سے پھیلنے لگا — لاری کے سامنے کی روشنیاں اتنی تیز نہ تھیں کہ اس دھندلکے اور بھیگے ہوئے برف کی موٹی چادر کو پھاڑ سکیں اور ابھی استودنیتسا کافی دور تھا —

آخر کار وہ پھر چل پڑے — سڑک پہاڑ پر اونچی چڑھتی گئی — لاری کا انجن چڑھائی کی وجہ سے شور مچا رہا تھا — وہ درے سے جتنا قریب ہوتے گئے، ہوا تیز ہوتی گئی اور بھیگی بھیگی برف زیادہ گرنے لگی —

گورولیا دیکھ رہا تھا کہ ڈرائیور کس مہارت سے پیچدار سڑک پر لاری لئے جا رہا ہے — اور ہر مشکل موڑ گذرنے پر اس کی مہارت کی داد کھنکھار کر دیتا — کافی معمر ہونے کے باوجود گورولیا کو دوسروں کا کمال دیکھ کر حیرت ہوتی تھی خصوصاً ایسی خوبیاں جو اس میں خود نہیں تھیں —

اب درہ دکھائی دینے لگا — لاری اس کی طرف آہستہ

آهستہ اپنی پوری طاقت سے رینگ رہی تھی — لاری
کے سامنے کی روشنیاں جو ہلکی اور دھندلی تھیں دائیں
سے بائیں مڑیں اور اچانک رات کے اندھیرے سے ایک
آدمی ان کے سامنے آ گیا — آدمی سڑک سے ہٹ کر
ڈھال کی طرف کھڑا ہو گیا —

"ایسے موسم میں کون ہو سکتا ہے یہ؟"، گورولیا نے
حیرت سے پوچھا —

ڈرائیور نے بریک لگایا اور لاری رک گئی — اس نے
دروازہ کھولا — انجن کے خاموش ہو جانے پر اب گورولیا کو
اندازہ ہوا کہ درے میں کتنی پرشور ہوا چل رہی ہے —

"ارے، بھائی"، گورولیا نے آدمی کو پکارا "تم کہاں
جا رہے ہو؟"

"زیادہ دور نہیں"، ایک پرسکون آواز نے جواب دیا
"بستی کو —"

"لیکن تم ہو کون؟"

"ارے، تم مجھے پہچانتے نہیں؟"

لاری سے قریب آنے پر گورولیا نے آدمی کو غور
سے دیکھا —

"ارے، یہ تو تم ہو، اندرئی!"

"ہاں میں ہوں، ووئیکو، سلام —"

''رکو — آخر تمہاری کیا شامت آئی ہے کہ تم بستی جا رہے ہو؟''

''اوہ، کوئی خاص بات نہیں ہے''، نوجوان نے سرسری طور پر جواب دیا ''بس ذرا تفریح کرنے — ''

''توبہ!''، گورولیا کو غصہ آ گیا اور اس نے زمین پر تھوکتے ہوئے کہا ''تمہارے جیسے بے لگام آدمی کے لئے کوئی حد نہیں — ''

اندرئی ٹھٹھا مار کر ہنسا لیکن اچانک رک گیا جیسے اس نے کسی اندرونی رکاوٹ پر قابو پا لیا ہو اور پھر اس نے دھیمی آواز میں کہا :

''اچھا تو سنو — میں استیپان استروفکا کے پاس جا رہا ہوں — ''

گورولیا چوکنا ہو گیا — وہ جانتا تھا کہ استیپان کی لڑکی ایک سال سے زیادہ ہو چکا بہت بیمار ہے — وہ بہت دن اوژگورد کے اسپتال میں پڑی رہی — پھر اس کو آپریشن کے لئے کیئف لے جایا گیا — آپریشن سے بھی کچھ زیادہ امید نہ تھی لیکن یہ اس جوان لڑکی کی زندگی بچانے کی آخری کوشش تھی جو ایک سخت بیماری میں مبتلا تھی —

''استروفکا سے تمہیں کیا کام ہے؟''، گورولیا نے پوچھا —

''کوئی خاص بات نہیں ہے،، اندرئی نے بڑی بے توجہی سے جواب دیا ''میں گاؤں سوویت گیا تھا جہاں بڈھے کے نام تار آیا تھا — اس میں لکھا تھا کہ سب کچھہ ٹھیک ہے، گافیا اچھی ہو جائیگی —،،

''اچھا، اس میں یہ لکھا تھا؟،، گورولیا نے خوشی سے پوچھا —

''ہاں،، اندرئی نے سر ہلا دیا —

''تو تم یہ تار اس کے پاس لئے جا رہے ہو؟،،

''ہاں، صبح تک کیوں دفتر میں پڑا رہے؟،، اندرئی نے کہا ''بڈھے کی راتیں ہماری راتوں سے بڑی ہوتی ہیں... خدا حافظ!،، اور پانی سے شرابور ہیٹ کا چھجا آنکھوں تک جھکاتے ہوئے وہ آگے بڑھہ گیا —

انہوں نے استودنیتسا تک آٹھہ کلومیٹر کا باقی فاصلہ خاموشی سے طے کیا — ڈرائیور سامنے کے شیشے پر جمی ہوئی برف کو صاف کرنے کے لئے جب تب لاری روکتا رہا اور جب لاری گاؤں کے اندر پہنچ لی تو گورولیا نے اچانک خاموشی توڑی —

''میخائلو،، اس نے ڈرائیور کو اس طرح پکارا جیسے وہ کہیں دور بیٹھا ہو—

''میں سن رہا ہوں، کامریڈ سکریٹری،، ڈرائیور نے جواب دیا —

''میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں،، گورولیا نے سوچنے کے انداز میں کہا ''اگر تم کبھی انسان کا اصلی جوہر پرکھنا چاہتے ہو تو اس کو کسی دوسرے آدمی کی خوشی یا رنج میں شریک کر دو اور اس کو جاننے میں تم کبھی غلطی نہیں کروگے!،،
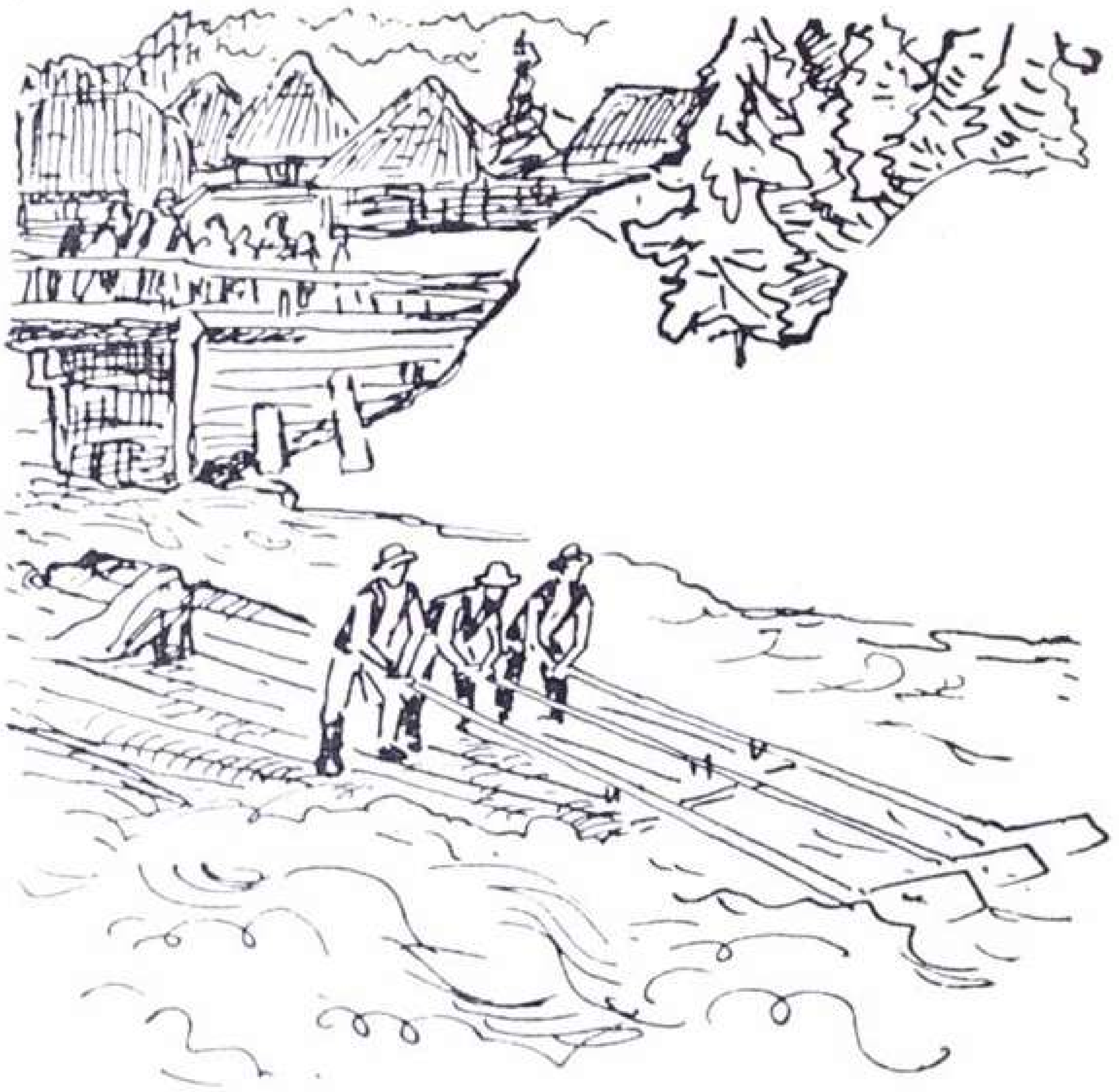
سفید تیسا کے کنارے

پندرہ سال ہوئے سفید تیسا ندی اس کے دو بیٹوں
پیوتر اور سیمیون کو نگل گئی —
بہار کا سیلاب آیا ہوا تھا — وہ لٹھے بہا کر

ویلی کوئے بیچکووہ کی طرف لے جا رہے تھے — تیز بہتا ہوا ٹھنڈا پانی پایاب چٹانوں سے ٹکرا کر گرج رہا تھا اور اس سے بڑے زور کا جھاگ نکل رہا تھا — کارپیتھیا کی تنگ وادی شور و غل سے گونج رہی تھی اور لٹھوں کے بیڑے جن کو ہتسول بیڑےدار چلا رہے تھے پانی اچھالتے اور رنگ برنگے فوارے پیدا کرتے اتنی تیزی سے بہہ رہے تھے کہ کوئی گھوڑسوار بھی ان کا ساتھ نہیں دے سکتا تھا —

ندی کے کنارے والے گاؤں کے لڑکے اور بیکار بڈھے بھی ان بیڑوں کو دیکھنے کے لئے کنارے دوڑ کر آ جاتے تھے —

''ذرا سنبھل کے،، بیڑہ کھینے والوں کو پرانے بیڑےدار ھوشیار کرتے جو اپنے زمانے میں سفید تیسا میں لٹھے لے جانے کا کام کر چکے تھے —

''ذرا سنبھل کے،، چھوٹے لڑکے جو آئندہ بیڑےدار بننے والے تھے اپنے بزرگوں کی بات کی نقل کرتے —

لیکن اس آگاھی کے بغیر بھی بیڑےدار پانی میں شرابور ٹانگیں پھیلائے اور بدن اس طرح جھکائے کھڑے رھتے جیسے برف پر اسکی‌انگ کرنے والے کسی ڈھالو جگہ پر پہنچ کر کرتے ھیں — دریا کو تکتے تکتے ان کی

آنکھوں میں سخت درد ہونے لگتا — وہ ان لمبے پتواروں کو مضبوط گرفت میں رکھتے جو بیڑوں کے اگلے سرے پر لگے تھے —

چند منٹ کے وقفے کے حساب سے ایک بیڑہ دوسرے بیڑے کے پیچھے اس طرح چلتا کہ ایک دوسرے سے ٹکرا نہ جائیں — وہ دریا کے چھوٹے چھوٹے ڈگمگاتے پلوں کے نیچے تیزی سے گزرتے — مانجھی بیٹھ جاتے اور پلوں کے نچلے حصے کے لٹھے تیزی سے ان کے سر پر سے گزر جاتے اور پھر وہ کمانیوں کی طرح اچھل کر اپنی پرانی پوزیشن میں آ جاتے —

جو بیڑا پیوتر اور سیمیون کھے رہے تھے وہ دوہرا تھا — بڑا بیڑا جس میں چوبیس صنوبر کے لٹھے تھے دوسرے بیڑے کو گھسیٹ رہا تھا — بڑے بیڑے پر ایک تختے پر لگے ہوئے دوشاخے میں ان کے دو سفید جیکٹ ٹنگے ہوئے تھے جن میں ہرے فلالین کی گوٹ لگی تھی اور ایک کینوس کے تھیلے میں گوشت اور جوار کی روٹی تھی —

جب بیڑا تیزی سے ان کے گاؤں کے پاس سے گزر رہا تھا تو سیمیون نے، جو ان دونوں میں چھوٹا تھا اور اس کے چہرے پر جابجا چیچک کے داغ تھے، دریا کے کنارے ایک عورت کو گود میں بچہ لئے کھڑے دیکھا —

وہ ایک چٹان پر کھڑی تھی، اس کی آنکھیں دھوپ سے جھپک رہی تھیں اور وہ اپنے بچے کو اس طرح اوپر اٹھائے تھی کہ وہ بیڑے کو دیکھ سکے —

''او، پیوترا!،، سیمیون نے پیوتر کو پکار کر کہا ''تمہاری اولیونا یورکو کو لئے کنارے کھڑی ہے —،،

''اچھا، منہ پھیلا کر ادھر نہ دیکھو!،، پیوتر نے اپنے بھائی کو ڈانٹا حالانکہ وہ خود اپنی بیوی اور دوسالہ بیٹے کو دیکھنا چاہتا تھا — اس نے اپنی رنگ اڑی ہوئی ٹوپی کا چھجا نیچے گھسیٹ لیا تاکہ اس کی آنکھیں پانی کی چمک سے چکاچوند نہ ہوں —

ان دونوں لڑکوں کا باپ، بڈھا میخائلو بیلانیوک ان سے پانچ منٹ بعد اپنا بیڑا لئے ہوئے آ رہا تھا — وہ بہت بڈھا تو نہیں تھا پھر بھی وہ تیسا کا بہترین بیڑے دار کہلاتا تھا اور لوگ اس کا ذکر عزت کے ساتھ کرتے تھے کیونکہ وہ چھوٹا موٹا اور پچپن سال کا ہونے کے باوجود باہمت اور سبک رفتار تھا — دریا میں کوئی تیز دھارا، چٹان یا پایاب جگہ ایسی نہ تھی جس سے میخائلو واقف نہ ہو — وہ اس چھوٹے لیکن خطرناک دریا کے مزاج سے ایسا واقف تھا جیسے ایک گھر میں رہنے والے ایک دوسرے کو جانتے ہیں — وہ جانتا تھا

که کب ہوشیاری سے کام لینے کی ضرورت ہے اور کس وقت دریا کے ساتھ قوت آزمائی اور سامنے آکر مقابلے کی ضرورت ہے یا کس وقت اپنے کو دریا کے دھارے کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا چاہئے — کیا اسے دریا سے محبت تھی؟ یہ ایسی بات تھی کہ بڈھے بیلانیوک نے اس کے متعلق کبھی سوچا بھی نہیں تھا اور پھر اس سے محبت کرنے کی بات بھی کیا تھی؟ وہ شوہروں کو بیویوں سے چھین لیتا تھا، محبوب اور محبوباؤں کو جدا کر دیتا تھا، اس کی بدولت ہر سال دریا کے کنارے قبرستانوں میں نئے صلیبی نشانوں کا اضافہ ہوتا تھا — یہ سچ ہے کہ وہ بیلانیوک کے خاندان پر مہربان رہا تھا — اس کا باپ اور دادا دونوں قدرتی موت مرے تھے — وہ بھی اپنے لڑکوں کے ساتھ لٹھوں کے بیڑے لے جانے کا کام کر رہا تھا اور اسے کوئی حادثہ نہیں پیش آیا تھا — میخائلو دریا کی قدر اچھی طرح جانتا تھا اور اسی لئے اس کا رویہ سیدھا سادا اور کاروباری تھا —

میخائلو اپنے لڑکوں کے ساتھ سختی سے پیش آتا تھا لیکن ان پر اسے فخر بھی تھا حالانکہ اس نے اس بات کا ذکر کسی سے نہیں کیا — لڑکے جیالے اور محنتی تھے — اس کی بیوی جوانی ہی میں مر گئی تھی — اس

نے پھر شادی نہیں کی اور خود ھی بچوں کی پرورش کی — گرمی کے دنوں میں وہ لڑکوں کا ھاتھہ پکڑ کر دریا کے کنارے لے جاتا — لہروں سے نہاتی ھوئی کسی چپٹی چٹان پر ان کو کھڑا کرکے برف جیسے ٹھنڈے پانی سے نہلاتا —

اگر کوئی دوسرا بیڑےدار اس قسم کی مردوں کو زیب نہ دینے والی باتیں کرتا تو اس کا مذاق اڑایا جاتا اور اس کو کوئی مزاحیہ خطاب دے دیا جاتا لیکن سفید تیسا کے باد شاہ (جنگلات کے نگراں بیلانیوک کو اسی نام سے پکارتے تھے) کی بات ھی اور تھی —

جب بڑے لڑکے پیوتر نے شادی کی اور اپنی بیوی کے گھر چلا گیا تو میخائلو کو رنج ھوا — وہ چپکے چپکے جلتا اور اپنی حسین اور ھنس مکھہ بہو سے نفرت کرتا جس نے اس کا بیٹا اس سے چھین لیا تھا حتی کہ پوتے کی پیدائش کے بعد بھی وہ اولیونا سے خوش نہیں ھوا — میخائلو بہت کم پیوتر کے گھر جاتا اور وہ بھی جب پوتے کو دیکھنے کی کوئی دوسری صورت نہ ھوتی — اب وہ اپنے چھوٹے لڑکے سیمیون کے ساتھہ رھتا لیکن اس کو ھمیشہ یہ کھٹکا لگا رھتا کہ کوئی خوبصورت لڑکی اس کو بھی چھین لے جائیگی —

لیکن سفید تیسا ان دونوں کو چٹ کر گیا —

گاؤں سے گزر کر ایک سخت موڑ آیا اور پھر دونوں بھائیوں کا بیڑا بیچ دھارے میں جا پڑا — یہاں وادی چوڑی اور وسیع تھی اور دریا تنگ پہاڑی گھاٹی سے اس طرح پھوٹ کر پھیل گیا تھا جیسے نل سے پانی پھوٹ کر پھیلتا ہے —

''داھنے چلو، نہیں تو دریا ھمیں بہا لے جائیگا!،، پیوتر نے چلا کر اپنے بھائی سے کہا اور پھر اس نے سمت بدلنے والے پتوار پر پورا زور لگا دیا —

دھارے کے خلاف زورآزمائی بہت مشکل تھی، زیادہ زور پڑنے کی وجہ سے ان کے بازوؤں کی مچھلیاں ابھر آئی تھیں — ھوا اور پانی کی ٹھنڈک کے باوجود گھٹن اور گرمی تھی — سفید جھاگ والی لہریں بیڑے سے ٹکرا کر اس کو زوروں سے ھلا رھی تھیں — ان کے پیروں تلے لٹھے اس طرح چرچرا کر ڈانواڈول ھو رھے تھے جیسے اس لٹھے کو توڑ کر الگ ھو جانا چاھتے ھوں جس سے وہ سب بندھے تھے — بہرحال پیوتر اور سیمیون بڑی حاضر دماغی کے ساتھہ بیڑے کو ایک پرسکون دھارے کی طرف کھے کر لے گئے —

اب ان کو صرف چند گز اور طے کرنا تھے کہ ایک

گھڑ گھڑاھٹ اور ٹکرانے کی آواز آئی اور بیڑا ایک تہہ‌آب چٹان سے ٹکرا کر اچانک رک گیا — قبل اس کے کہ دونوں بھائی کچھہ سمجھہ سکیں وہ بیڑا جس کو وہ کھے رہے تھے کھڑا ہو گیا، وہ رسی جو دونوں بیڑوں کو باندھے کھینچ رہی تھی ٹوٹ گئی اور یہ بیڑا اگلے بیڑے کے بھیگے لٹھوں پر پھسلتا ہوا چڑھہ گیا، لڑکوں کی طرف بڑھا اور ان کی پیٹھوں پر اتنے زوروں سے لگا کہ وہ الٹ گئے — اب بیڑا خود ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پانی میں واپس گیا — ایک لمحے کے لئے لڑکوں کی قمیصیں ہوا میں چمکیں اور پھر سب کچھہ دریا کے چمکدار اور ابلتے پانی میں غائب ہو گیا —

چند منٹ بعد جب میخائلو کا بیڑا گھاٹی کے باھر آیا تو بڈھے اور اس کے ساتھی نے اس حادثے کے نشانات دیکھے — ایک نیم تباہ بیڑا چٹان کے چاروں طرف چکر کھا رہا تھا جیسے اس سے بندھا ہو — چند بھیگے لٹھے ایک ڈھلوان کنارے پر بہکر پہنچ گئے تھے اور جھاڑیوں میں پھنس کر تقریباً سیدھے کھڑے تھے —

میخائلو سکتے میں رہ گیا —

''ساتھی،، اس نے ایسی آواز میں کہا جو مشکل سے سنی جا سکتی تھی ''یہ میرے پیوتر اور سیمیون کا بیڑا تھا — ،،

اس کے ان الفاظ میں ایک خفیف سی امید تھی کہ شاید اس کا ساتھی یہ جواب دے ''نہیں، یہ ان کا بیڑا نہیں تھا، میخائلو —،، لیکن وہ اچانک پیلا پڑ گیا اور پتوار تقریباً ہاتھہ سے چھوڑتے ہوئے چلایا :

''یسوع مسیح ! پیوتر اور سیمیون !،،

اس کے بعد بڈھے بیلانیوک کو کچھہ یاد نہیں رہا — نہ تو کنارے کی طرف تیزی سے جاتا ہوا اپنا بیڑا اور نہ کنارے پر جمع ہوتے لوگ — وہ زمین پر بیٹھا تھا اور معلوم نہیں کیوں ہاتھہ میں ایک چھوٹا سا پتھر لئے تھا جس کو پانی نے پالش کرکے چمکا دیا تھا اور جو دھوپ کی وجہ سے گرم تھا — وہ اپنے چاروں طرف آوازیں سن رہا تھا لیکن اس کی سمجھہ میں نہیں آتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں —

لاشوں کی تلاش شروع ہوئی — لوگ چاہتے تھے کہ بیلانیوک گھر چلا جائے لیکن اس نے جانے سے انکار کر دیا — اس نے لٹھوں کو گھسیٹنے کا آنکڑا اٹھا لیا اور دوسرے لوگوں کے ساتھہ دریا کے کنارے کنارے چل پڑا —

لاشوں کی تلاش چار دن تک جاری رہی — لوگ راخووہ تک گئے لیکن کچھہ بھی نہ ملا — ایک ڈراؤنے

سکوت کے ساتھ بڈھا خود تلاش کرنے والوں کی رہنمائی کر رہا تھا — وہ راستے میں لوگوں سے سوال کرتا اور اس کو ایسا محسوس ہوتا جیسے وہ پیوتر اور سیمیون کو نہیں بلکہ بالکل اجنبی لوگوں کو ڈھونڈھ رہا ہے —

چوتھے دن شام کو میخائلو اور اس کے دوست گھر واپس ہوئے — مانجھی تلاش کرتے کرتے تھک کر چور ہو گئے تھے — وہ سرائے میں جمع ہوکر پالنکا* پینے لگے تا کہ پیوتر اور سیمیون کی روحوں کو سکون نصیب ہو سکے — پہلے تو وہ افسردگی اور خاموشی کے ساتھ خوب پیتے رہے — پھر انہوں نے اپنی دکھ بھری زندگی، غریبی اور بے کیفی کے دکھڑے شروع کر دئے —

خوب بارش ہو چکی تھی — سرائے میں نمی تھی اور دھندلکا چھایا ہوا تھا — مکھیوں سے لپے ہوئے اشتہارات دیواروں پر لگے تھے جو تمباکو کے دھوئیں سے کالے ہو چکے تھے — یہ فرموں کے سامان اور اسٹیمر کمپنیوں کے اشتہارات تھے جن میں لوگوں کو دنیا کے ہر بندرگاہ تک پہنچانے کا اعلان کیا گیا تھا —

''اگر کوئی خزانہ مل جائے تو مزا آ جائے،، میخائلو

---

* پالنکا — ایک تیز خانہ ساز شراب —

نے جو اب ذرا نشے میں ہو چلا تھا بہت ہی ناامیدی کے ساتھ اچانک کہا ''اور پھر جہنم میں جائے سب کچھ، ساری دنیا!،،

''خزانہ —— ہاں سچ ہے،، میکولا سوبوتا نے تائید کی جو بیلانیوک کا ساتھی تھا — وہ موٹا آدمی تھا جو ہمیشہ سنہری زندگی کے خواب دیکھا کرتا تھا — اس کا خاندان کافی بڑا تھا — ''میں تو سارے دن سرائے میں بیٹھ کر کھڑکی سے دریا میں تھوکا کروں — بس میں تو یہی کروں!،،

''میکولا، دریا کے متعلق اس طرح کی باتیں نہ کرنا چاہئے،، کسی نے کمرے کے کونے سے ملامت‌آمیز لہجے میں کہا ''وہ تم کو، مجھ کو اور میخائلو کو روٹی اور کپڑا دیتا ہے...،،

''نہیں، وہ نہیں،، میخائلو بنچ سے اٹھ کھڑا ہوا اور چلایا ''میرے اپنے ہاتھ مجھے روٹی اور کپڑا دیتے ہیں، میرے ہاتھ، میرے ہاتھ، میرے ہاتھ...،، اور اس نے اپنے ہاتھ اس طرح نوچنا کھسوٹنا شروع کئے جیسے وہ اب اس کے لئے مصیبت ہوں —

لوگوں نے پکڑ کر میخائلو کو بنچ پر بٹھایا اور

اس کے لئے پالنکا کا ایک اور گلاس لائے — وہ پی کر خاموش ہو گیا —

''تو ہم کو خزانہ کہاں مل سکتا ہے؟،، میکولا نے طویل خاموشی کے بعد پوچھا —

''جنگل میں،، میخائلو نے جواب دیا — ''دووبوش * کے ساتھی اپنا خزانہ چھپانے اس علاقے میں آئے تھے ...،،

''لیکن کیا تم اور میں اس کو ڈھونڈ سکتے ہیں؟،،

میخائلو نے کوئی جواب نہیں دیا —

لوگ کہتے ہیں کہ جب بیلانیوک کا غم تھوڑے دن بعد ہلکا ہو گیا تو وہ اور میکولا سوبوتا خزانے کی تلاش میں جنگل گئے لیکن وہاں ان کو کچھ نہیں ملا —

اور اب بڈھا بیلانیوک جس کی کمر عمر نے جھکا دی تھی اپنے آخری دن تنہائی کی حالت میں اپنے پہاڑی والے مکان میں گزار رہا تھا —

چند سال کی بیوگی کے بعد ایک جنگل کے نگراں کو اس کی بہو اولیونا سے محبت ہو گئی اور وہ اولیونا اور اس کے بچے یورکو کو اپنی کاٹج لے گیا جو جنگل میں تیس کلومیٹر کے فاصلے پر تھی — بڈھا میخائلو

---

* دووبوش —— ایک قومی ہیرو —

اپنے پوتے کو دیکھنے کئی مرتبہ وہاں گیا لیکن بعد میں اس میں اتنی سکت نہیں رہی کہ وہ اتنا لمبا سفر کر سکے — اب وہ سفید تیسا میں لٹھے نہیں لے جاتا تھا لیکن جب ہفتے میں دو مرتبہ دریا کے بالائی حصے سے آئے ہوئے لٹھوں کے بیڑے گاؤں کے پاس سے گزرتے تو وہ اپنے مکان میں اندر سے قفل لگا لیتا اور اس کی تنہا کھڑکی پر بکرے کھال کے کوٹ کا پردہ ڈال دیتا —

لیکن وہ تنہائی کو بہت دیر تک نہ برداشت کر پاتا — اس کو دریا، لوگوں، کلہاڑیوں کی آوازوں اور آگاہی دینے والی ہانک پکار کی طرف ایک کشش سی محسوس ہوتی اور بڈھا اپنے مکان کو مقفل کرکے پہاڑی پر ادھر ادھر چلتا نظر آتا اور دریا کے کنارے اس طرف تیزی سے جاتا دکھائی دیتا جہاں بیڑے بنتے تھے اور پہاڑوں سے بڑے بڑے پرانے درخت لڑھکتے ہوئے آتے تھے — دبلے پتلے بڈھے کے چہرے سے گھبراہٹ اور پریشانی ٹپکتی — اس کے بچوں جیسے پھولے پھولے بال پیچھے کی طرف کنگھا کئے رہتے اور وہ بکرے کی کھال کی کارچوبی واسکٹ اور ہاتھ کے بنائے ہوئے کپڑے کا سفید اونی پتلون پہنے رہتا جس میں ایک بہت ہی

چوڑی چاربکسئوں کی پیٹی بندھی ہوتی — اس حالت میں وہ بیڑےداروں کے درمیان گھومتا رھتا، ان کی باتیں سنتا، ان سے دور بیٹھه کر آرام کرتا اور ان کو کام کرتے دیکھتا —

اپنا پیٹ بھرنے کے لئے سفید تیسا کا بادشاہ پائپ بناتا اور وہ بکتے بھی اچھے داموں کیونکه میخائلو ان کو بڑی محنت سے بناتا اور ان کی لمبی نلیوں کو نقوش سے آراسته کرتا — اس طرح سے اس کو کافی مکئی مل جاتی جس سے وہ نان اور شوربا پکا لیتا —

* * *

سوویت حکومت نے بڈھے بیلانیوک کو پنشن دے دی جس کی پہلی قسط لے کر ایک لڑکی گاؤں سوویت سے میخائلو کے کاٹج آئی اور اس سے رسید پر دستخط کرنے کو کہا — بڈھے آدمی کو لکھنا نہیں آتا تھا — وہ چولھے کے پاس گیا اور دھوئیں سے جمی ہوئی سیاھی پر انگوٹھا رکھه کر اسی سیاھی سے دستخط کی جگه انگوٹھے کا نشان لگا دیا —

ابھی لڑکی کو گئے دیر نہیں ہوئی تھی که میخائلو پریشان ہو گیا — وہ کوشش کے باوجود یه نہیں سمجھه

سکا کہ یہ رقم اس کو کیوں بھیجی گئی تھی — شاید
کوئی غلطی ہو گئی؟ یا شاید پھر یہ خیراتی رقم ہو؟
اس نے کالج کا صدر دروازہ ایک ڈنڈے کی ٹیک لگا کر
بند کیا — اس کا یہ مطلب تھا کہ اندر کوئی نہیں
ھے اور وہ پہاڑی کے نیچے گاؤں سوویت کی طرف بڈھوں
کی لڑکھڑاتی چال سے روانہ ہو گیا —

گاؤں سوویت میں بڑا مجمع تھا اور پورا کمرہ تمبا کو
کے دھوئیں سے بھرا ہوا تھا — سوویت کا چیرمین استیپان
گاسینیتس جو میخائلو کا پرانا دوست تھا، کمرے کے
ایک کونے میں میز کے پاس بیٹھا تھا — اس کے سر پر
ایک ٹوپی تھی جو کثرت استعمال سے بہت میلی ہو گئی
تھی اور اس میں صنوبر کی ایک ٹہنی لگی تھی — گاسینیتس
کے چہرے سے پریشانی کا اظہار ہو رہا تھا — اس کے
پسینہ نکل رہا تھا اور وہ پرانی یادداشتوں کی
کتاب الٹ پلٹ کر اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی کو
کچھہ سنا رہا تھا — وہ غالباً کوئی نووارد تھا کیونکہ
بیلانیوک نے اس سے پہلے اس کو کبھی گاؤں میں نہیں
دیکھا تھا — بیلانیوک کو یہ آدمی پہلی ھی نظر میں
ناپسند ہوا کیونکہ وہ سخت اور روکھا معلوم ہوتا تھا —
لیکن اس نے ٹوپی اتاری اور لوگوں کو ہٹا کر

اپنا راسته بناتے ہوئے میز کے سامنے جا کھڑا ہوا —

''کوسے!،، * اس نے چیرمین کو مخاطب کرکے کہا ''مجھے رقم مل گئی —،،

''بہت اچھا ہوا،، چیرمین نے لاپروائی سے جواب دیا —

''اور اسی لئے میں تم سے پوچھنے آیا ہوں کہ یہ رقم مجھے کیوں دی گئی؟،،

''ارے توبہ، کوسے!،، چیرمین نے غصے سے جواب دیا ''تم دیکھتے نہیں میں مشغول ہوں اور تم خواہ مخواہ کے لئے اپنی رقم کا معاملہ بیچ میں اڑائے دے رہے ہو— رقم تم کو دی گئی، بس ٹھیک ہے—،،

میخائلو کو خود بھی اچھا نہیں لگا کہ وہ استیپان گاسینیتس کی مصروفیت میں حارج ہو اس لئے وہ واپس جانے کے لئے مڑا لیکن اچانک نووارد نے کہا:

''ذرا ٹھہرو،، اس نے بھویں اس طرح چڑھاتے ہوئے کہا کہ اس کی پیشانی پر گہری شکنیں پڑ گئیں — پھر

---

* کوسے —— ہم‌عمر دوستوں یا عزیزوں کو مخاطب کرنے کا ایک عام طریقہ —

اس نے گاسینیتس کی طرف مڑ کر پوچھا ''میرے خیال میں یہ پنشن کی رقم ہے؟،،

''اور کون سی رقم ان کو مل سکتی ہے؟،، گاسینیتس نے شانے جھٹک کر کہا۔

''بابا، یہ رقم تم کو سوویت حکومت تمہارے بوڑھاپے کی وجہ سے دے رہی ہے کیونکہ تم نے زندگی بھر کام کیا ہے،، یہ کہتے ہوئے نووارد اپنی کرسی پر سے اٹھ کھڑا ہوا اور اب اس کا غیر معمولی قد صاف دکھائی دینے لگا۔

''یہ سچ ہے کہ میں نے کام کیا ہے،، میخائلو نے نووارد کی بات سے اتفاق کیا ''ہر شخص یہ کہے گا۔،،

''تو اب یہ رقم تم کو ہر مہینے ملتی رہیگی،، گاسینیتس نے خوشی سے کہا۔ اس کا موڈ اچانک بدل گیا تھا۔ ''یہ تم کو سوویت حکومت دے رہی ہے، کوسے۔ سمجھے؟،،

''خدا اس کا بھلا کرے،، میخائلو بڑبڑایا حالانکہ اب بھی وہ یہ نہیں سمجھ سکا تھا کہ اس کو یہ رقم کیوں ملنی چاہئے اور وہ بھی ہر مہینے۔ اس کے بوڑھاپے کی وجہ سے؟.. لیکن ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا تھا۔ بہر حال اب اس کو یہ خیال کرنے کی عادت

هو چلی تھی کہ اس کے گرد و پیش اس وقت جو حالات رونما ہو رہے تھے وہ پہلے سے مختلف ہیں — اب دریا پر یا جنگل میں کام کرنے والوں ہی کو لے لو— وہ بھی دوسری طرح کام کر رہے ہیں، جیسے وہ عجلت میں ہوں اور کوئی غیرمعمولی مسرت ان کا انتظار کر رہی ہو— دن بدن سفید تیسا میں زیادہ سے زیادہ بیڑے تیرتے نظر آتے ہیں اور اب ''منصوبہ،، ، ''مقابلہ،، اور ''دون‌باس،، کے الفاظ سننے میں آتے ہیں جن سے پہلے کبھی کان آشنا نہیں ہوئے تھے — ان الفاظ کے معنی تو بڈھے بیلانیوک کی سمجھ میں صاف صاف نہیں آئے تھے لیکن نوعمر لوگوں سے پوچھنا بھی سفید تیسا کے سابق بادشاہ کی شان کے خلاف تھا اور اس کی نسل کے لوگ جو ابھی تک زندہ تھے ان باتوں کا جواب خود بھی نہیں جانتے تھے —

''بابا، تم کہاں رہتے ہو؟،، نووارد نے بڈھے کے خیالات کا سلسلہ توڑتے ہوئے کہا —

''وہاں، پہاڑی پر،، بڈھے نے اپنے گھر کی طرف ہاتھہ سے اشارہ کیا اور اچانک چوکنا ہو کر کہا ''تم کیوں پوچھہ رہے ہو؟،،

''میں تمہارے یہاں آنا چاہتا ہوں — اجازت ہے نا؟''

میخائلو نے آدمی کو غور سے دیکھا — اس کی ہر چیز سے بڑائی کا اظہار ہوتا تھا — اس کے سر پر سنہرے بال تھے، اس کے ہاتھ اور اس کی گہری آنکھوں میں بڈھے کو آئینہ کی طرح اپنا عکس دکھائی دے رہا تھا — ان میں مہربانی اور دوستی کی ایسی جھلک تھی کہ میخائلو کی اجنبیت بالکل غائب ہو گئی —
''ضرور آؤ'' اس نے جواب دیا ''کیوں نہیں؟''
''ہاں، بڑی عنایت ہے'' دیوقامت آدمی نے ہنستے ہوئے کہا اور میخائلو کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا —

شام کو یہ آدمی جس کا نام میکسم گالیچنکو تھا، واقعی میخائلو بیلانیوک کے گھر پہنچا — میکسم گالیچنکو پہلے بحریہ میں ایک معمولی افسر تھا اور اب صوبائی پارٹی کمیٹی میں پرچارک کا کام کر رہا تھا — مکان اس قدر چھوٹا تھا کہ گالیچنکو کو اس کے اندر چلنے پھرنے میں دشواری ہوئی — اس نے اپنا جنگی تھیلا میز پر رکھ دیا، کچھ روٹی، گوشت اور ابلے ہوئے انڈے نکالے اور بڈھے آدمی سے اپنے ساتھ رات کے کھانے میں

شریک ہونے کی درخواست کی۔ انہوں نے خاموشی سے کھانا کھایا اور جب وہ کھا چکے تو سگریٹ پینے کے لئے برساتی میں نکل آئے۔

''اچھا، بابا، تو تم نے مجھے پہلے خود کیوں نہیں بتایا کہ تم سفید تیسا کے بادشاہ تھے،، گالیچنکو نے پوچھا۔

''میں بادشاہ تھا،، میخائلو نے ایک غم‌آمیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا ''اب دوسرے ہیں۔ اور پھر مجھے اپنی بادشاہت سے ملا بھی کیا؟،،

اب شاید گاؤں میں اس کی زندگی کی کہانی سننے والا کوئی نہیں رہ گیا تھا کیونکہ ہر شخص کو میخائلو کی کہانی ازبر تھی اس لئے اس نے اپنی داستان گالیچنکو سے بیان کی۔ بڈھے آدمیوں کی طرح اس کو بھی دورافتادہ ماضی کی ہر تفصیل یاد تھی حالانکہ وہ کل کے واقعات بھول چکا تھا۔ اس کو اپنی پرانی یادیں بہت عزیز تھیں۔ اس نے اپنی کہانی بالکل ٹھیک ٹھیک بلا کم و کاست سنائی جیسے وہ کسی دوسرے شخص کی زندگی کے متعلق ہو اور وہ محض اس کا تماشائی رہا ہو۔

گالیچنکو نے بڈھے کی کہانی سنی اور اس دوران میں سوچتا رہا کہ واقعی اس باہمت اور حاضر دماغ

آدمی کی زندگی کتنی پابند رہی تھی، وہ کتنی بڑی بڑی مسرتوں اور کام کے موقعوں سے محروم رہا تھا حالانکہ وہ ان کا حقدار تھا — اس کا دماغ، اس کی طاقت اور ہمت، غرض ہر چیز جو اس کے پاس تھی صرف ایک مقصد میں لگی رہی کہ کس طرح جی سکے اور بس — پھر بھی یہ ھاتھہ جو کام کرتے کرتے تھک چکے ھیں اور جن کی نسیں ابھر آئی ھیں زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے کتنا زیادہ کام کر رہے ھیں — یہ خیال گالیچنکو کے دل میں اس وقت آیا جب اس نے میخائلو کے ھاتھوں کو دیاسلائی کی ھلکی روشنی میں اپنا پائپ پھر سے سلگاتے دیکھا —

حالانکہ بڈھے کی کہانی بھی ان دوسری کہانیوں کی طرح تھی جو گالیچنکو نے پہلے بھی سن رکھی تھیں لیکن اس کو اس بات کا افسوس نہ تھا کہ اس نے میخائلو کے ساتھہ شام گزاری — اسے یقین تھا کہ اب اس کی سمجھہ میں سب سے اھم بات آگئی ھے یعنی سفید تیسا کے باشندوں سے کیسے اور کن چیزوں کے متعلق باتیں کرنا چاھئے —

جب وہ گھر کے اندر پھر واپس آئے اور میخائلو نے موم بتی کا ایک ٹکڑا روشن کیا تو گالیچنکو نے کہا:

''بابا، یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے دریا میں اس سے بھی بڑے سائز کے بیڑے لیجانا ممکن ہے؟''

بڈھے نے مہمان پر تیز نگاہ ڈالی اور گھورتے ہوئے کہا :

''میں اپنی جوانی میں ایک ایسا بیڑا لایا تھا جو موجودہ بیڑوں سے ڈیڑھ گنا تھا۔ میں اس کو راخووہ تک تیرا کر لایا تھا۔ صرف تہہ آب چٹانوں کے اوپر ہی نہیں بلکہ ۱۰ میٹر بلند آبشار پر بھی۔ یہ تھی کھینے کی مہارت!''

بیلانیوک کی پیشانی پر اب بھی بل تھے۔ اس نے بتایا کہ اتنا بڑا بیڑا وہ محض تفریحاً لے گیا تھا اور بعد کو اس کے دوستوں نے کمبل ڈال کر اس کی ٹھکائی کی تھی تاکہ وہ اس طرح کے تجربے آئندہ نہ کرے کیونکہ اس سے بیڑے داروں کی اجرت میں کمی کا ڈر تھا جو اس وقت بھی بہت کم تھی اور بے روزگاری پھیلنے کا بھی خطرہ تھا۔

''یہ بہت زمانے کی بات ہے'' میخائلو نے بات ختم کرتے ہوئے کہا ''اس وقت میں الھڑ تھا۔''

اس کے بعد گفتگو ختم ہو گئی۔ گالیچنکو بڈھے

سے رخصت ہو کر اپنا راستہ اندھیرے میں ٹٹولتا ہوا چل پڑا —

چند دن بعد بڈھا بیلانیوک تنہائی سے پریشان ہو کر پھر وہاں پہنچا جہاں لٹھے تیرائے جاتے تھے — جنگل سے ڈھکی پہاڑیوں کو صاف کرکے راستے بنائے گئے تھے اور پہاڑ کی چوٹیوں سے ان راستوں کے ذریعہ لٹھے بھیجے جاتے تھے اور نیچے پھسلتے دکھائی دیتے تھے، راستے میں ان کی رفتار تیز ہو جاتی، پہاڑ کے دامن میں پہنچکر وہ ذرا دیر کے لئے کھڈوں میں غائب ہو جاتے اور پھر اچانک اوپر دکھائی دیتے — لٹھے دھوپ میں چمک اٹھتے اور بڑے شور و غل کے ساتھہ دریا کے کنارے پر آ رہتے —

دن ختم ہو رہا تھا لیکن دریا پر حدنگاہ تک زور شور سے کام جاری تھا —

کسی نے میخائلو کا نام لیکر پکارا — وہ گھوما اور اس نے گالیچنکو کو سڑک پر آتے ہوئے دیکھا — وہ گاؤں سے آ رہا تھا — اس کے ہاتھہ میں ٹیڑھی چھڑی تھی اور کاغذات کا ایک بڑا پلندہ اس کی بغل میں دبا ہوا تھا —

''ارے، بابا!،، وہ دور سے چلایا ''بڑی اچھی بات

ہے کہ تم مل گئے — میں لوگوں سے بات چیت کرنے جا رہا ہوں — ،،

اب گالیچنکو میخائلو کے برابر آ گیا اور وہ دونوں ساتھہ ساتھہ چلنے لگے، لٹھوں کی بنی ہوئی کوٹھری تک جہاں بیڑے دار سوتے تھے — ان کے پہنچتے پہنچتے لوگ کام ختم کر چکے تھے — کمر تک ننگے یا تو دریا کے کنارے کھڑے بدن دھو رہے تھے اور صاف قمیصیں پہن رہے تھے — وہ اب گالیچنکو سے اچھی طرح واقف ہو گئے تھے اور اس کو سلام کرکے جلدی سے اس کی طرف بڑھے —

''شام بخیر — ،،

''کیسے ہو؟،،

بیڑے دار اپنی کلہاڑیاں، آرے اور برمے کوٹھری میں رکھہ آئے اور جلدی سے باھر آ گئے — وہ ایک نیم حلقے میں لٹھوں پر یا سادگی کے ساتھہ زمین پر بیٹھہ گئے —

گالیچنکو نے انتظار کیا یہاں تک کہ دیر میں آنے والے بھی پہنچ گئے اور جب سب اطمینان سے بیٹھہ گئے تو گالیچنکو جس ٹھنٹھہ پر بیٹھا تھا، اس سے اٹھا

اور اس نے بڑی سادگی اور بے تکلفی سے معمولی آواز میں کہا :

''ساتھیو، میں آپ کو اپنے یعنی سوویت عوام اور اپنے ملک کے متعلق کچھ بتانے آیا ہوں اور یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ آخر دنیا میں میرا اور آپ کا مقصد زندگی کیا ہے ۔،،

بیڑے داروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اپنے پائپ پینا بند کر دئے ۔

گالیچنکو ذرا دیر کے لئے رکا اور پھر اس نے اپنے لپٹے ہوئے کاغذات اٹھا لئے، ایک کاغذ کو کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ کھولا اور اس کو کوٹھری کی باہری دیوار پر لگا دیا ۔

''یہ فرانس ہے،، اس نے لکڑی کے ایک ٹکڑے سے نقشے پر بتائے ہوئے کہا ۔ ''اور یہ انگلستان ہے ــــ سمندر میں ایک چھوٹا سا جزیرہ اور یہ ہمارا سوویت ملک ہے، وہ ملک جس میں ہم رہتے اور کام کرتے ہیں ــ ،،

میخائلو اگلی صف میں بیٹھا اپنے ایک کان پر ہاتھ دھرے سب سن رہا تھا ۔ گالیچنکو نے یہ دیکھا اور اپنی آواز بلند کر دی ۔ پہلے اس نے اپنے ملک کی

دولت کا ذکر کیا، اس کے لوہے، اناج اور لکڑی کے متعلق بتایا — بڑے اطمینان اور سلیقے سے بول رہا تھا — اب وہ نقشے سے ہٹ آیا اور اس نے دوسرے کاغذ کھولے — ان کاغذوں پر ایسے فوٹو چپکے ہوئے تھے جو بہت سمجھہ بوجھکر پرانے اور نئے رسالوں سے کاٹ کر منتخب کئے گئے تھے — ان میں ملک کی تعمیری اسکیمیں، شہروں اور پنچائتی فارموں کے مناظر اور ملک کے نمایاں لوگوں کی تصویریں تھیں — جب گالیچنکو نے بیڑےداروں کو بتانا شروع کیا کہ کیسے ایک شاندار خواب سچا ہوا اور کیسے اسٹیپی کے بنجر میدان اناج کے سمندر میں تبدیل ہو گئے، پسماندہ اور دورافتادہ اضلاع تہذیب کے مرکز بن گئے، راخووہ کے پاس ایک کاغذ مل کی عمارت بننا شروع ہو گئی اور ماورائے کارپیتھیا کے کھیتوں کو ٹریکٹر بھیجے جانے لگے تو اس کو جوش آگیا اور اسے خود محسوس ہونے لگا کہ اس کی آواز کانپ رہی ہے اور وہ ھکلا رہا ہے، وہ اپنے اوپر قابو نہیں رکھہ سکا — بھلا وہ ایسی چیزوں کا ذکر ٹھنڈے دل سے کیسے کر سکتا تھا جن کو خود اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، بنایا تھا اور پھر جنگ کے سخت دور میں ان کی حفاظت کی تھی —

گالیچنکو کو پتہ نہیں چلا کہ اس کی تقریر کتنی دیر تک جاری رہی — شام کے سائے پھیل کر ختم بھی ہو گئے، پہاڑوں کے اوپر آسمان پر نئے چاند نے بھی جنم لے لیا، کسی نے الاؤ جلا دیا اور اس کے شعلوں کی چمک بیٹھے ہوئے خاموش آدمیوں پر پڑنے لگی — وہ یہ تمام باتیں اس جذبے کے ماتحت سن رہے تھے جیسے کوئی اپنے متعلق غیر جانبدارانہ بیان سنتا ہے — ان کو احساس تھا کہ جن کارناموں کی ان سے توقع کی جا رہی ہے وہ واقعی بہت شاندار ہیں اور وہ ان کو انجام دینے کی اہلیت رکھتے ہیں — وہ جانتے تھے کہ وہ سفید تیسا پر روزمرہ جو معمولی اور سادہ کام کرتے ہیں اس کی بڑی اہمیت ہے —

گالیچنکو کی تقریر ختم ہونے کے بعد بھی بیڑےدار چپکے بیٹھے رہے — کسی نے حرکت کی اور ایک لمبی سانس لی لیکن اس کو سب نے شوشو کرکے خاموش کر دیا — یہ خاموشی ایک دو منٹ برقرار رہی یہاں تک کہ گٹھے جسم کا ایک ادھیڑ بیڑےدار جس کی آنکھیں سیاہ تھیں اور دھوپ سے چہرہ تپا ہوا تھا اندھیرے سے سامنے آیا اور آگ کے پاس آکر کھڑا ہو گیا —

میخائلو نے اس کو غور سے دیکھا اور پہچان لیا ـــــ وہ متوفی میکولا سوبوتا کا بیٹا واسیل تھا ـ

''ارے چولی!،، واسیل نے اپنی نگاہ چاروں طرف دوڑاتے اور اندھیرے میں غور سے دیکھتے ہوئے کہا ''تم یہاں ہو؟،،

''ھاں،، ایک اونچی آواز نے اندھیرے سے جواب دیا ـ

''تم جانتے ھو کہ ھر شخص کے سامنے میں تم سے کیا کہنے جا رہا ھوں، چولی؟ تم اب بیڑے کھینے میں مجھے نہیں ھرا سکوگے ـ،،

''اچھا، دیکھہ لینگے،، چولی نے روشنی میں آتے ہوئے جواب دیا ''تم مجھے چیلنج دے رہے ھو؟،،

''ھاں، میں چیلنج دے رہا ھوں،، واسیل نے چولی کی طرف ھاتھہ بڑھاتے ہوئے کہا ـ ''ایک گھنٹہ بھی بیکار نہ جائیگا، ایک مرتبہ بھی دیر نہ ھوگی اور بیڑا بھی پہلے سے ڈیوڑھا ھوگا ـ،،

بڈھا بیلانیوک یہ باتیں سن کر بھونچکا رہ گیا ـ

''مانا،، چولی نے بڑھا ہوا ھاتھہ ملاتے ہوئے مختصراً کہا ـ

اس کے بعد دوسرے آدمیوں نے بھی بڑھہ کر اپنے ساتھیوں کو چیلنج کیا ـ ایک معمر منیم آگ کے پاس

بیٹھا بڑی محنت سے ان کے نام رجسٹر میں درج کرتا رہا : سوبوتا بنام چولی، پوپووچ بنام گلوشچاک، سیروتا بنام مدائی — یہ سب ان بیڑےداروں کے بیٹے اور پوتے تھے جو میخائلو کے ساتھی رہ چکے تھے — ان میں سے کچھہ دوست اور ساتھی مر چکے تھے اور کچھہ اپنی زندگی الگ تھلگ گزار رہے تھے لیکن سفید تیسا کے کنارے ان کے نام زندہ تھے — ان کے نام اس زندگی میں شامل ہو گئے تھے جس کا ذکر گالیچنکو نے کیا تھا اور شاید دون‌باس یا ماسکو میں بھی گالیچنکو جیسا کوئی آدمی لوگوں کے سامنے ان کا ذکر کرے لیکن بیلانیوک کا نام ان میں نہیں ہوگا —

بڈھے بادشاہ کے دل پر چوٹ لگی اور اس کو ایسا معلوم ہوا جیسے وہ سکڑ کر بہت چھوٹا ہو گیا ہے — اس کو ایسی تنہائی محسوس ہوئی جیسے اس کو سڑک پر گاڑی سے اتار کر تنہا چھوڑ دیا گیا ہو اور وہ ایک شاندار زندگی سے الگ ہو گیا ہو —

دوسرے دن مقابلے میں شرکت کرنےوالوں کے نام گاؤں سوویت کے سامنے نوٹس بورڈ پر لگا دئے گئے لیکن بیلانیوک کا نام کسی نے بھی میخائلو کو پڑھہ کر نہیں سنایا —

تمام دن اور تمام رات میخائلو اپنی کاٹج میں رہا — اس نے پائپ بنانے کی کوشش کی لیکن وہ اس کی انگلیوں سے پھسل پھسل جاتے — دوسرے دن صبح کو وہ کئی مرتبہ باھر گیا — وہ اپنے دروازے کو ڈنڈا لگا کر بند کر گیا لیکن ھر مرتبہ دروازے سے دس قدم چلنے کے بعد وہ واپس آتا — بھر صورت وہ روانہ ھوگیا اور دو دن میں اس نے تیس کلومیٹر کا راستہ طے کر لیا — اب وہ جنگل کے نگراں کے گھر پہنچ گیا تھا —

میخائلو بڑی دیر تک گھر کے چکر کاٹتا رہا — وہ اندر جانے کے متعلق فیصلہ نہیں کر پاتا تھا کہ سولہ برس کے لگ‌بھگ کے ایک لڑکے نے جو صحن میں گھر کا کوئی کام کر رھا تھا، اسے دیکھا — گھاس کا ایک تنکا چباتا پہاڑیوں کے ھلکے اور پرسکون انداز میں قدم رکھتا وہ بڈھے کے پاس آیا — اس کی چال ڈھال، اس کا دھوپ سے تپا ھوا چہرہ جس پر سبزہ آغاز تھا، اور اس کی پتلی سیدھی ناک بڑی حد تک پیوتر سے ملتے جلتے تھے — صرف اس کی گول ٹھوڑی اور اس کے بھرے بھرے ھونٹ اس کی ماں سے مشابہ تھے —

”یورکو، تم نے مجھے پہچانا نہیں؟“، بڈھے آدمی نے پوچھا، اس کے بازو سن ھوتے معلوم ھو رہے تھے —

لڑکے نے غور سے بڈھے کو دیکھا اور شرما کر مسکراتے ہوئے کہا :

''بابا؟،،

''ہاں، میں ہوں، میں،، میخائلو نے جواب دیا۔ وہ خوش تھا کہ اس کو لڑکے نے پہچان لیا ھے۔

دونوں کاٹج کے اندر گئے۔ ایک عورت چوڑے اور نیچے چولھے کے قریب ننگے پیر کسی کام میں مصروف تھی۔ دو چھوٹے بچے جن کی عمر چھه اور نو سال تھی فرش پر بیٹھے کتے کے پلے سے کھیل رہے تھے۔

اولیونا نے بڈھے کو دیکھا اور چولھے کے سہارے جھک گئی۔ اس کو میخائلو کے آنے کی توقع نہ تھی۔ اس کے دل میں پرانے جھگڑوں کی آگ اب بھی سلگ رھی تھی لیکن اب وہ اتنی تیز نہ تھی کیونکہ وہ اس کی جوانی کی یادوں میں مل جل گئی تھی۔

''بابا، بیٹھو،، اولیونا نے کہا۔

میخائلو آھستہ سے بیٹھ گیا۔ کبھی وہ اپنے پوتے کو دیکھتا اور کبھی اپنی سابق بہو کو۔ ایک اور لڑکا جو یورکو سے تین سال چھوٹا تھا اندر آیا۔ اس نے اجنبی کو سلام کیا اور دروازے ھی پر رک گیا۔

''تمہارا؟،، میخائلو نے عورت سے پوچھا۔

''ھاں، میرا،، اولیونا نے جواب دیا ''اگنات تو زیادہ‌تر ڈیوٹی پر رھتے ھیں — بس یہ اور یورکو گھر کے کاموں میں میری مدد کرتے ھیں — ارے لیکن میں یہاں کھڑی کیا کر رھی ھوں — تم اتنا سفر کرنے کے بعد بھو کے ھو گے!،،

''بالکل نہیں،، میخائلو نے سر ھلایا — حالانکہ وہ تھک کر چور ھو چکا تھا اور معلوم ھوتا تھا کہ اس کے پیٹ میں اب کچھہ بھی نہیں رہ گیا ھے —

لیکن عورت نے اس کی باتوں کی پروا نہیں کی — اس نے کچھہ روٹی اور ایک پیالہ دودھہ لا کر میز پر رکھہ دیا — میخائلو نے کانپتے ھاتھوں سے پیالہ چھوا اور اچانک اپنی بھو کی طرف دیکھنے لگا —

''اولیونا، یورکو کو مجھے دیدو!،،

وہ ایک قدم پیچھے ھٹ گئی —

''ارے بابا، آپ نے کیا کہا؟،،

یورکو کا چہرہ سرخ ھو گیا — وہ گھبرا گیا اور اپنی ماں اور پھر اپنے دادا کو تکنے لگا —

''تمہارے تین اور بچے ھیں، اولیونا — یورکو کو مجھے دیدو!،، میخائلو نے پھر بات دھرائی اور چپکے سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، جس طرح بوڑھے روتے ھیں —

* * *

وسط مئی میں ایک شام کو دیر سے میں اور میکسم گالیچنکو پہاڑوں میں لٹھے جمع کرنےوالے کیمپوں سے واپس ہو رہے تھے — ہم اتنے تھک گئے تھے کہ ہم سے کھڑا نہیں ہوا جاتا تھا اور ہم میں گاؤں کے مرکزی حصے تک پہنچنے کی سکت بھی نہیں رہ گئی تھی — اتنی دیر ہو چکی تھی کہ کسی کے یہاں رات بھر ٹھہرنے کے لئے جانا بھی مشکل تھا — اس وقت گالیچنکو نے رائے دی کہ ہمیں رات بڈھے میخائلو بیلانیوک کے یہاں بسر کرنا چاہئے جس کی کاٹج کافی قریب تھی —

بڈھے نے بڑے خلوص سے ہمارا خیر مقدم کیا لیکن کاٹج کے اندر پہنچنے کے بعد وہ اس طرح دھیمی آواز میں بولنے لگا جیسے کسی کے جاگنے کا ڈر ہو — مٹی کے تیل کے لیمپ کی دھندلی روشنی میں میں نے ایک آدمی کو چوڑی بنچ پر سوتا پایا — اس کا سنہرے بالوں والا سر ذرا پیچھے کی طرف ڈھلکا ہوا تھا اور اس کے ننگے پیر گھر کے بنے ہوئے کمبل سے باہر نکلے تھے —

''کوئی بات نہیں،، بڈھے نے چپکے سے کہا،، یہ یورکو بیلانیوک ہے، میرا پوتا... وہ ایک بڑا بیڑا بناتے بناتے تھک گیا ہے — تم جانتے ہو کہ کل کیسا

دن ہے! دیکھو! کل وہ اپنا پہلا بیڑا دریا میں چلائیگا — اپنی زندگی میں پہلا بیڑا!،،

بڈھے کی آواز میں مسرت اور پریشانی دونوں کی جھلک تھی —

''بہرحال کسی نہ کسی طرح اولیونا نے مجھے اس کو یہاں لانے دیا...،، میخائلو کہتا رہا — ''میں نے اس کو ایک سال سکھایا، راخووہ تک دریا میں کنارے کنارے اس کو لے بھی گیا — ہر پایاب جگہ اس کو بتائی، ایک ایک پتھر تک... وہ کیسا اچھا بیڑےدار ہوگا!.. ساتھیو، لیٹو... لیٹو... میں بیٹھونگا — بہر حال مجھے تو کسی طرح نیند آئیگی نہیں —،،

گالیچنکو اور میں اپنے میزبان کے لکڑی کے تخت پر لیٹ گئے اور انتہائی تھکن کی وجہ سے گہری نیند سو گئے —

میں کسی کا ھاتھہ لگنے سے جاگ اٹھا اور آنکھیں کھولدیں — پہاڑوں کی خاص قسم کی نیلی نیلی صبح نیم روشن کمرے میں پھوٹ رہی تھی — میں نے دیکھا کہ میخائلو میرے اوپر جھکا ھوا ہے —

''کیا تم بھی میرے ساتھہ دریا تک چلوگے؟ گتیار*

---

* گتیار — پہاڑوں میں بند کا نگراں —

نے بند کھول دیا ہے — سن رہے ہو آواز، ہے نا؟،،

مجھے معلوم تھا کہ اس نے یہ مشورہ نہیں دیا تھا بلکہ ہمارے میزبان کی یہ درخواست تھی کہ ہم بھی اس کے پوتے کو پہلا بیڑا چلاتے دیکھیں —

ہم نیند سے گرے پڑ رہے تھے لیکن اٹھہ بیٹھے، کپڑے پہنے اور کاٹج سے روانہ ہو گئے — یورکو بکرے کی کھال کا بنا ہوا ایک نیا ہتسول کوٹ پہنے پھاٹک کے پاس کھڑا ہمارا انتظار کر رہا تھا — اس کے کاندھے پر ایک کلہاڑی تھی اور ایک چھوٹے تھیلے میں بندھا کھانا کلہاڑی سے لٹک رہا تھا — ہم کو دیکھہ کر یورکو نے ٹوپی اتار لی جس کے فیتے میں مرغ کا پر لگا تھا اور ہمارے پاس آیا —

''صبح بخیر، کامریڈ —،،

اس کے طور طریقوں میں متانت اور سنجیدگی پائی جاتی تھی — اس کی چال آہستہ اور بےآواز تھی —

''اچھا، یورکو،، گالیچنکو نے پوچھا ''کیا واسیل سوبوتا نے تمہارا چیلنج قبول کر لیا؟،،

یورکو نے شرما کر جواب دیا ''پہلے تو واسیل مجھہ پر برس پڑا کہ میں نے، ایک لونڈے نے اس کو

چیلنج دینے کی جرأت کیسی کی — لیکن پھر اس نے کچھه سوچ کر میرا نام اپنے مقابل لکھه دیا —،،

''سوبوتا سے مقابله ذرا سخت رهیگا —،،

''هاں، مجھے معلوم هے — لیکن بابا کہتے هیں که مقابله سخت هونا اچھا هے —،،

''ٹھیک هے، ٹھیک هے، بیٹے،، بڈھے نے سر هلا کر همت‌افزائی کی —

راسته ڈھلوان تھا — پہاڑوں کے اوپر آسمان ایک الٹے پیالے کی طرح معلوم هو رها تھا — پچھم کی طرف زرد هوتے هوئے ستارے اب بھی گہرے سبزی‌مائل آسمان پر جھلملا رهے تھے — دو لمبے پھولے پھولے بادل آسمان کے روشن پوربی حصے پر منڈلا رهے تھے — پہلے تو وه بھورے معلوم هوتے تھے پھر وه پیلے پڑنا شروع هوئے اور اچانک سنہرے هو گئے — پہاڑوں کی چوٹی پر گھنا جنگل ایسا صاف نظر آنے لگا که دور سے درخت گنے جا سکتے تھے —

جب تک هم اپنی منزل پر پہنچیں پہنچیں پہاڑوں کی چوٹیوں پر دھوپ کا سیلاب آ چکا تھا لیکن نیچے اب بھی نمی اور دھند تھی — اوپر پہاڑوں پر گتیاروں نے ذخیره کئے هوئے پانی کا بند کھول دیا تھا اور سفید

تیسا میں پانی بڑھ گیا تھا — بڑے بڑے بیڑے جاندار چیزوں کی طرح لہروں پر ادھر ادھر ڈگمگا رہے تھے — جابجا بیڑےداروں کی سفید قمیصیں اور ٹوپیاں چمک رہی تھیں — آخری تیاریاں ہو رہی تھیں —

بڈھا میخائلو دونوں ہاتھوں سے اپنی چھڑی پر جھکا تھا — اس کی آنکھیں بند تھیں، اب یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ دریا کی ہولناک گرج سن رہا تھا یا کسی اور آواز کا انتظار کر رہا تھا —

''اچھا، بابا، اب میں چلتا ہوں،، یورکو نے کہا — اس کو رخصت ہوتے وقت کچھ بات چیت کی امید تھی لیکن بڈھا گم‌صم رہا اور اس نے اپنی آنکھیں بھی نہیں کھولیں — بلکہ اندھے کی طرح اس نے ٹٹول کر یورکو کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ہاتھ میں دبایا —

''اچھا، رخصت!،، لڑکے نے ہم سے کہا —

''سلامت رہو!،،

یورکو دریا کے کنارے پہنچ گیا، ایک لمحہ رکا اور پھر بیڑے میں کود گیا جہاں اس کا ساتھی لمبے لمبے پتواروں کے پاس اس کا انتظار کر رہا تھا —

اچانک ایک زوردار اور تیز آواز پورے دریا پر گونج گئی — کلہاڑی کے وار چلنے لگے — میخائلو نے چونک کر آنکھیں کھول دیں — کسی نے وہ کھونٹا توڑ دیا جس سے بیڑا بندھا ہوا تھا — بیڑا کانپا اور پھر بہاؤ میں بہنا شروع ہوا — اب بیڑےداروں نے اپنے لمبے پتوار قواعد کے انداز میں اٹھائے اور پھسلواں لٹھوں پر دوڑتے ہوئے بیڑے کے اگلے حصے پر آگئے اور پتواروں کو تیزی سے پانی میں ڈال دیا — بڑے زور کی پھچاکے کی آواز ہوئی — بیڑا سیدھا ہو کر دریا کے بیچوں بیچ چل نکلا —

بڈھے بیلانیوک نے غائب ہوتے ہوئے بیڑے کو ذرا دیر غور سے دیکھا اور ان لوگوں کی طرح جو کنارے کھڑے تھے اس نے بھی بیڑے کی طرف اپنا ہاتھ ہلایا — اچانک اس نے اپنی چھڑی پھینک دی اور کنارے پر بیڑے کے پیچھے دوڑنے لگا، کنارے پر کھڑے ہوئے لوگوں کے بیچ سے گزرتا، تیز پتھروں سے ٹھوکر کھاتا اور غل مچاتا ہوا:

''لوگو، میں چلا! .. ارے تم سنتے ہو، میں چلا! ..''

اس کا جھریوں بھرا چہرہ خوشی اور کہن‌سالی کے تجربے سے چمک رہا تھا — اس کے لئے دوڑنا مشکل

تھا لیکن وہ اپنی تمام طاقت لگا کر دوڑتا رہا — اس
کی آنکھوں پر دھند چھا گئی تھی، اس نے خیال کیا
کہ تیز بیڑے پر یورکو نہیں بلکہ خود میخائلو کھڑا
ہے اور سفید تیسا اس کو صبح کی دھوپ سے نہائی
ہوئی دوردراز وادی کی طرف لئے جا رہا ہے —

موزوں جوڑا

مقامی بڑھئی میخائلو اسموژنیتسا اسنیگویتس ہوٹل کے سامنے ایک لٹھے پر بیٹھا ہے ۔

وہ صاف ستھرا، سفید بالوں والا ساٹھہ سالہ آدمی ہے ۔

اس نے اپنا چھوٹا چہرہ جو ایک مٹھی کے برابر ہے، شیو کرتے وقت کاٹ لیا ہے اور جہاں جہاں چرکے لگے ہیں وہاں سگریٹ کا کاغذ کاٹ کر بڑی احتیاط سے مرہم کے پھاھے لگائے گئے ہیں —

اتوار کا دن ہے اس لئے اسموژنیتسا ایک پرانی وضع کا سوٹ پہنے ہوئے ہے جس کا پتلون تھیلے کی طرح اور کوٹ چھوٹا ہے جو سامنے سے گول کٹا ہوا ہے — کسی زمانے میں یہ سوٹ کالا تھا لیکن اب اس نے کچھ سبزی مائل رنگ اختیار کر لیا ہے —

اسموژنیتسا اس حالت میں تقریباً ایک گھنٹے سے بیٹھا ہے — وہ گرجا گھر سے سیدھا یہاں آیا ہے اور غالباً کسی کا انتظار کر رہا ہے —

جون ختم ہو رہا ہے — دن صاف ہے — ماورائے کارپیتھیا کے میدان میں اب گرمی اور اُمس ہونے لگی ہے لیکن اسنیگویتس میں، جس کے چاروں طرف پہاڑ ہیں ایک خوشگوار گرمی ہے اور کل رات کی بارش کے بعد ہوا ایسی شفاف ہو گئی ہے کہ دور کی چیز بھی قریب معلوم ہوتی ہے —

ہوٹل کے صحن سے پہاڑی چرا گاہ اور اس کے تمام پیچ و خم صاف دکھائی دے رہے ہیں — یہاں سے وہ

چھوٹے خوشکن سفید سرحدی کھمبے دکھائی دیتے ہیں جو درے کی طرف جانے والی سڑک کے پہرے دار معلوم ہوتے ہیں — خود سڑک اور پہاڑی راستوں پر ان عورتوں کے رنگین رومالوں اور اسکرٹوں کا ایک سیلاب آیا ہوا ہے جو اپنے اپنے پہاڑی گاؤں سے اسنیگویتس کی طرف آ رہی ہیں —

لیکن حسین دن کی مسرتیں اسموژنیتسا کے لئے ہیچ ہیں — وہ دنیا سے پریشان ہے اور مصیبتوں نے اس کے دل میں خلش پیدا کر رکھی ہے —

اسموژنیتسا کو قطعی یقین ہے کہ اس نے ابھی تک اپنے کسی کام میں غلطی نہیں کی ہے — وہ ایک عملی اور محتاط آدمی ہے — وہ سو مرتبہ ناپ کر ایک مرتبہ کاٹتا ہے اور پھر بھی ایسا کرنے سے پہلے وہ ٹھنڈی سانس بھرتا ہے — ہر شخص جانتا ہے کہ خدا ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اپنی آپ مدد کرتے ہیں —

جب میخائلو جوان تھا تو اسی خدا نے اس کے استاد کے طور پر ایک بڑھئی کی دوکان کے مالک واسیلی استریژاک کو بھیج دیا — اس نے میخائلو کو اپنے یہاں کام سیکھنے کے لئے رکھ لیا —

استریژاک کپڑوں کی الماریاں، پلنگ اور دوسری چیزیں بنا سکتا تھا لیکن وہ تابوتوں، صلیبوں اور قبرستان کی باڑوں کے علاوہ کچھ نہیں بناتا تھا ــ

میخائلو کو اس قسم کے پیشے پر کوئی اعتراض نہ تھا لیکن جس لڑکی سے وہ شادی کرنا چاھتا تھا، اس کو تابوتوں، صلیبوں اور قبرستان کی باڑوں سے نفرت تھی۔ اس نے اسموژنیتسا سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

''کچھہ پروا نہ کرو،، مالک نے اپنے بددل اسسٹنٹ سے کہا ''کپڑوں کی الماریاں اور پلنگ کیوں بنائیں ــ وہ تو باپ کے بعد بیٹے کو مل جاتے ھیں ــ ھر آدمی نئی الماریاں اور پلنگ نہیں خرید سکتا لیکن تابوت اور صلیب ایسی چیزیں ھیں جن کی ھر ایک کو ضرورت ھوتی ھے چاھے عمر بھر میں ایک ھی مرتبہ کیوں نہ ھو... جہاں تک لڑکی کا تعلق ھے اس کے لئے پریشان نہ ھو ــ ھم تمہارے لئے دوسری تلاش کر دینگے ــ،،

اور اب اسموژنیتسا کو اس لڑکی کا نام تک یاد نہیں رھا ــ

اس نے استریژاک کی بیٹی گافیا سے شادی کر لی اور جب بڈھا مرا تو میخائلو اس کی دوکان کا مالک ھو گیا ــ

آپ خود سمجھہ سکتے ھیں کہ اس نے اس معاملے میں کوئی غلطی نہیں کی ـ

اسموژنیتسا اکیلا بلا کسی اسسٹنٹ کے کام کرتا تھا ـ وہ زیادہ پیسہ کمانے کی کوشش نہیں کرتا تھا ـ وہ زیادہ پیسہ کمانا نہ چاھتا ھو ایسا نہ تھا لیکن وہ زیادہ کام ھی نہیں کر پاتا تھا ـ اور اس معاملے میں بھی اس نے غلطی نہیں کی کیونکہ مثال کے طور پر اسنیگویتس میں لکڑی کے تاجر شاندر بیلا نے اپنے لئے دو منزلہ مکان بنوا لیا لیکن وہ ھاتھہ لگا پارٹی کی ضلع کمیٹی کے اور اسموژنیتسا کا چھوٹا سا گھر اسی کا اپنا رھا ـ

اس نے اپنی دوکان پر کوئی سائن بورڈ بھی نہیں لگایا تھا ـ وہ شہرت کا اتنا بھوکا نہ تھا جیسا کہ اس کا پڑوسی درزی جس کا نام استیپان لیوبکا تھا ـ بس لیوبکا اپنے سائن بورڈ بدلا کرتا تھا ـ جب آسٹریائی ھنگری کے لوگ وھاں رھتے تھے تو اس کا سائن بورڈ جرمن زبان میں تھا، پھر چیک زبان کا سائن بورڈ لگا اور اس کو بھی بدل کر ھنگری کی زبان میں سائن بورڈ لگایا گیا اور اب سوویت حکومت ھونے پر لیوبکا کو بالکل نیا سائن بورڈ لگانا پڑا ـ اسموژنیتسا نے حساب لگا کر

ان سائن بورڈوں کی لاگت کا بخوبی اندازہ کرلیا تھا ــ

جب اسموژنیتسا کی عمر چالیس سال کی تھی اس وقت اس کے یہاں بیٹی پیدا ہوئی ــ ڈاکٹر نے اسے بتایا کہ اب گافیا کے بچہ کبھی نہ ہوگا ــ

میخائلو کو بڑا دھکا لگا ــ اس کے مرنے کے بعد اس کی دوکان میں اب کون تابوت اور صلیبیں بنائے گا؟ اس کے بعد اس کا کام کون جاری رکھیگا؟ اس کو بیٹی کی نہیں بلکہ بیٹے کی ضرورت تھی...

بہر حال اس نے زیادہ دن تک اس کا افسوس نہیں کیا اور صبر کر لیا ــ اپنی دوکان میں جا کر کچھہ سوکھے تختے چھانٹے اور ایک پالنا بنانا شروع کیا، جیسا اس نے ایک مرتبہ ناظر رجسٹری کے یہاں دیکھا تھا ــ

اسموژنیتسا نے یہ غیر معمولی چیز بنانے میں بڑی محنت کی ــ وہ کئی دن پالنا بناتا رہا ــ اس نے اس بات کا لحاظ رکھا کہ لڑکی بڑھیگی اور پالنا کم از کم دس برس کی عمر تک اس کے لئے کافی ہوگا ــ

جب پالنا تیار ہو گیا تو اس نے پالنے کو اپنی دوکان کے بیچوں بیچ رکھہ دیا اور چند قدم ہٹ کر

دیکھنے لگا — اس کو ڈر سا معلوم ہوا — یہ پہلی چیز تھی جو اس نے کسی زندہ جان کے لئے بنائی تھی — یہ پالنا خود صلیبوں اور تابوتوں کے تختوں کے ڈھیر کے درمیان ایک جیتی جاگتی اور خوشگوار چیز معلوم ہو رہا تھا جیسے مردہ پتھروں کے درمیان ہری گھاس کی ایک کونپل —

بڑھئی کے دل میں ایک غم بیٹھہ گیا جس کو وہ خود بھی نہ سمجھہ سکا — کچھہ دیر تک یہ غم کروٹیں بدلتا رہا پھر غائب ہو گیا —

انہوں نے لڑکی کا نام آننا رکھا — اس کی آنکھیں بھوری اور خد و خال نازک تھے — وہ ان برائیوں اور ممنوعات سے ذرا سہمی سہمی رہتی جن کا اس زمانے میں رواج تھا — اس کو خدا سے ڈرنا اور والدین کی پوری طرح فرمانبرداری کرنا سکھایا گیا تھا —

لیکن خدا بہت مشغول تھا اس لئے اس کی طرف سے آننا کو پادری اور اس کے ماں باپ ہدایت کر رہے تھے —

کم گو اور بھاری بھرکم گافیا اپنی بچی کو گرجا گھر لے جاتی — وہاں وہ بڑی دیر تک ایک سیاہ تختے کے سامنے کھڑی رہتیں جو تقریباً آدھی دیوار کو ڈھکے

ہوئے تھا۔ اس پر خوفناک تصویریں بنی تھیں ۔ یہ ان عذابوں کی فہرست تھی جو دنیا میں کئے ہوئے گناہوں کے لئے آدمی پر دوزخ میں نازل ہوں گے۔ لڑکی کا دل خوف سے بیٹھہ جاتا اور پھر بھی وہ گناہ کرتی... وہ گنہ گار تھی کیونکہ گرجا گھر میں اس کو خدا کا خیال نہ آتا بلکہ مرغزار کا خیال آتا... ہرا بھرا مرغزار جو بڑی بطخوں کے نرم نرم پروں سے ڈھکا تھا۔ یہ مرغزار اسنیگویتس کی سرحد پر ندی کے کنارے پھیلا ہوا تھا۔ وہاں لڑکیاں بڑی بطخیں چگنے چرنے لے جاتیں ۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں مرغزار میں ملتیں، گھیرا بنا کر بیٹھتیں، اپنی باریک اور تتلی آواز میں لوریاں دے دے کر اپنی کپڑوں کی گڑیاں سلاتیں۔ یہ گناہ کی زندگی ضرور تھی لیکن اس میں خوف نہ تھا۔

بڑھئی کو خوشی تھی کہ آننا متین اور فرماں بردار لڑکی تھی۔ وہ اس زمانے کا نقشہ اپنے سامنے کھینچتا جب آننا کافی بڑی ہو جائیگی اور وہ اس کی شادی کر دیگا۔ وہ اس کی شادی صرف کسی معتبر اور کھاتے پیتے آدمی سے کریگا۔ لیکن یہ اتنی دور کی بات تھی کہ اس کے لئے سوچنا بہت قبل ازوقت معلوم ہوتا تھا۔

ایک صبح گافیا نے جو سب سے پہلے اٹھی تھی اپنے شوھر سے پکار کر کہا :

''میخائلو، یہاں آؤ — دیکھو آننا کیسے سو رھی ھے — ''

میخائلو اپنے پروں والے بستر سے نکلا اور لڑکھڑاتا ھوا ننگے پیر پالنے تک آیا جو اب اڈوں پر قائم کر دیا گیا تھا تاکہ جھولے یا ڈگمگائے نہیں —

آننا پوری طرح پیر پھیلائے سو رھی تھی اور اس کے ننگے پیر اب پالنے کے سیخچوں کے باھر نکلے ھوئے تھے —

''چھوٹا ھے،، اسموژنیتسا نے کہا اور اپنی بیوی کی طرف دیکھنے لگا —

اب اس کو خیال آیا کہ اس کی بیٹی بارہ سال کی ھو چکی ھے اور پانچ سال کے بعد وہ شادی کے قابل ھو جائیگی —

انہوں نے پالنا لےجا کر دوکان کے دور والے کونے میں رکھہ دیا — آننا کو لمبا پلنگ اور پروں والا گدا مل گیا جس پر ایک زمانے میں متوفی واسیلی استریژاک سویا کرتا تھا اور اب ماں باپ باورچی خانے کے پاس والے چھوٹے کمرے میں چلے گئے اور ٹوٹ کے پلنگوں پر سونے لگے —

جب بھی اسموژنیتسا اور اس کی بیوی اپنے دوستوں سے ملتے تو سرسری طور سے ان سے کہتے :

''ہاں... اب ہم بڈھے ہو چلے... اب ہماری بیٹی کافی بڑی ہو گئی ہے...،،

اب وہ اپنی بیٹی کے بر کی تلاش میں آدمیوں کا جائزہ لینے لگے — وہ یہ کام عموماً اتوار کو کرتے جب آننا اپنی سہیلیوں کے ساتھہ گھومنے چلی جاتی اور بڈھے گھر پر رہ جاتے —

وہ پھاٹک پر دو کرسیاں ڈال کر اس طرح بیٹھہ جاتے جیسے فوٹو کھنچوانے والے ہوں — وہ دیکھتے رہتے کہ سڑک پر کیا ہو رہا ہے — اتوار کی یہ تفریح بڑھئی کی اپج نہیں تھی بلکہ اسفیگویتس میں یہ ایک پرانا رواج تھا —

گذرے زمانے میں اسموژنیتسا اور اس کی بیوی پھاٹک پر گھنٹوں بالکل خاموش بیٹھے رہتے تھے — لیکن اب حالات مختلف تھے — وہ یہ سوچتے رہتے کہ آننا کا ہونے والا شوہر ناظر رجسٹری، بینک کا کلرک یا ڈیری کا مالک ہوگا — یہ ضرور ہے کہ وہ ان آدمیوں کی عمر تقریباً پندرہ سال گھٹا دیتے تھے اور جہاں تک آننا کا سوال ہے وہ تو بہرحال ان کے خیال میں جوان ہو ہی چکی تھی—

"...بس وہ ایک دوسرے کو پیار کرتے ہوں...،،
گافیا آہ بھر کر کہتی —

"بیوقوف عورت،، میخائلو جھڑک کر کہتا "اور جب
تم نے مجھ سے شادی کی تو تم کو کیا محسوس ہوتا
تھا؟،،

* * *

کارپیتھیا میں طوفانوں کا زور شروع ہوا — سیکڑوں
سال پرانے بیچ اور جمیز کے درخت ایک دوسرے کو
تھپیڑ مار مار کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور جڑوں سے
اکھڑ گئے — درزی لیوبکا اپنی دوکان کے سائن بورڈ بدلتا
رہا لیکن اسموژنیتسا جونیپر کی چھوٹی اور سخت جان
جھاڑی کی طرح زمین سے چپکا اور طوفانوں کے اثرات سے
بچا رہا —

طوفان کا آخری تھپیڑا ان میں سے بہت سے لوگوں
کو سمیٹ لے گیا جن کو اسموژنیتسا آننا کا شوہر بننے
کے قابل سمجھتا تھا اور ان میں سے ایک کے لئے اسموژنیتسا
کو تابوت بھی بنانا پڑا — وہ سابق ناظر رجسٹری تھا
جس کی موت قلب کی حرکت بند ہونے سے واقع ہوئی
تھی —

بہرحال تبدیلیاں جو بھی ہوئیں، ان سے بڑھئی کو زیادہ پریشانی نہیں ہوئی — صرف آننا اور گاھک پہلے کی طرح اس کی پریشانی کا باعث بنے رہے —

اسموژنیتسا ایک ایک پیسہ دانت سے پکڑتا تھا لیکن اپنی بیٹی پر خرچ کرنے میں ذرا بھی تکلف نہیں کرتا تھا — اسنیگویتس کے اس حصے میں آننا سے زیادہ کوئی لڑکی خوش پوش نہ تھی اور ھفتے کے دن تو وہ دولھن کی طرح سجی ہوتی تھی — پہلے تو وہ ذرا اس سج دھج سے گھبراتی تھی لیکن بعد کو اس کی عادی ہو گئی اور سمجھنے لگی کہ یہی ٹھیک ہے —

اس کو کوئی کام نہیں کرنے دیا جاتا تاکہ اس کے ھاتھہ میلے نہ ھوں اور جاگیردار کی بیٹی کی طرح صاف رھیں — آننا بیکاری کی وجہ سے مرجھاتی گئی اور جوانی میں کاھلی کی وجہ سے بھداپن پیدا ہونے لگا — اس نے کتابوں میں دعا کی کتاب کے علاوہ اگر کوئی کتاب پڑھی تھی تو وہ بوبولسکی کی ''خوابوں کی کتاب،، تھی — اس نے خوابوں کی تعبیر جاننے کے متعلق پڑھا تھا اور وہ اپنی قسمت کا حال کتاب کے حلقوں میں روٹی کی گولیاں ڈال کر بتاتی تھی —

سترہ سال کی عمر میں آننا کو سائبیریا کا ایک سارجنٹ

بھا گیا جس کا نام نووادیموف تھا — جس سرحدی چوکی پر وہ تعینات تھا وہ اسنیگویتس کے قریب تھی —

یہ سارجنٹ ہر اتوار کو اسنیگویتس پیدل آتا — وہ تھوڑی سی بیر پیتا اور لڑکیوں کے ساتھہ تفریح کرتا — سارجنٹ ایک چھوٹے قد کا آدمی تھا — اس کے چہرے سے سادگی کا اظہار ھوتا تھا اور اس کی نگاھوں میں صفائی اور دیانت داری جھلکتی تھی — وہ لڑکیوں سے دوستی کرنے میں بڑا استاد معلوم ھوتا تھا — لیکن کسی وجہ سے وہ آننا سے شرماتا تھا — دوسری طرف آننا بھی گڑبڑا سی جاتی اور اس کے سوالوں کا جواب نہ دے پاتی — سارجنٹ سے اس کی محبت ظاھر ھو گئی اور اس کی سہیلیوں نے کانوں ھی کانوں میں سارا قصہ پورے محلے میں پھیلا دیا —

یہ رازدارانہ افواہ اسموژنیتسا کے کانوں تک پہنچی اور وہ کافی پریشان ھوا — ممکن تھا کہ میخائلو کو بھی سارجنٹ پسند آ جاتا لیکن آننا کی ضرورت کے متعلق اس نے اپنا نظریہ پہلے ھی سے بنا رکھا تھا —

اس نے اپنی بیٹی سے چلاکر کہا ''اس کو اپنے دماغ سے نکال دو — وہ تم کو کیا دے سکتا ھے؟ نہ روپیہ نہ پوزیشن — ابھی اس کو

اپنے پیروں پر کھڑے ہوتے ہوتے دس سال لگ جائیں گے...،،

آننا کو جس قسم کے آدمی سے شادی کرنا چاہئے اس کا ایک نظریہ اسموژنیتسا نے بنا رکھا تھا — یہ سچ ہے کہ جن آدمیوں کو اس نے پہلے اس قابل خیال کیا تھا ان کو طوفان سمیٹ لے گیا — اس کو اس خیال ہی سے پسینہ آ جاتا تھا کہ اگر آننا دس سال پہلے پیدا ہوتی... خدا نے بچا لیا! اس موقع پر بھی خدا نے اس کو غلطی سے بچا لیا اور صرف مرنے والے ہی تو اس دنیا میں آدمی نہ تھے — آج کل بھی کچھ آدمی اس قابل ہیں جو آرام سے رہتے ہیں اور اپنے مفاد کو نہیں بھولے ہیں —

آننا اپنے باپ کا سخت فیصلہ سن کر رونے لگی لیکن اس میں نافرمانبرداری کی مجال نہ تھی — شاہ بلوط کے ایک تختے میں ٹھونکی ہوئی کیل سے زیادہ فرمانبرداری اس کے اندر پیوست ہو چکی تھی —

سارجنٹ نوواديموف کی ملاقات دو اتواروں سے آننا سے نہیں ہوئی تھی اس لئے وہ تیسرے اتوار کو بڑھئی کا گھر ڈھونڈھنے نکلا —

اسموژنیتسا سارجنٹ سے بڑے اخلاق کے ساتھ پیش

آیا لیکن اس سے کہا کہ آننا کی منگنی ایک شخص سے ہو چکی ہے اور ایسی لڑکی کا کسی دوسرے مرد سے ملنا بالکل نامناسب ہے —

''میں سمجھا، میں سمجھا،، مایوس سارجنٹ باربار یہی جملہ دھراتا رہا —

وہ سر جھکائے واپس چلا گیا — اس وقت اسموژنیتسا کو بھی اس پر ترس آیا —

''وہ برا تو نہیں ہے، ہے نا،، اس نے نووادیموف کو دیکھتے ہوئے سوچا ''دیکھو کیسا آدمی اس سے محبت کرنے لگا!،،

لیکن اچانک اس کو اپنے اوپر غصہ آ گیا ''جہنم میں جائیں یہ سب — اس طرح تو آننا مجھ کو خبر ہونے سے پہلے ہی میرے ہاتھ سے نکل جائیگی!،، پھر اسموژنیتسا نے یہ طے کیا کہ جو جھوٹ وہ سارجنٹ سے بولا ہے، اس کو جلد ہی سچ بنا کر رہیگا —

اب گافیا بڈھی میراثن کے پاس گئی جو شادیاں کرواتی تھی، پھر اس نے اپنے عزیز داروں سے ملاقات کے لئے نیژنیے کا سفر کیا اور ہر ایک سے معتبر اور خوشحال شوہر تلاش کرنے کے لئے کہا —

ایک ہی ہفتہ گذرا تھا کہ بر اس کے یہاں آنا شروع ہو گئے — لیکن اسموژنیتسا نے ان سب کو بڑی سختی کے ساتھہ نامنظور کر دیا — ایک تھا بہت بڈھا (''کیا تم یہ چاہتے ہو کہ آننا غیروں پر نظر ڈالے؟،،) دوسرے کی زندگی مشکوک رہی تھی (''آننا دوسرے کے پھٹے میں کیوں پیر دے؟،،) تیسرے کا رویہ ایسا تھا جیسے اس کی بیٹی سے شادی کرکے وہ اسموژنیتسا پر بڑا احسان کریگا (''آننا کی خود یہ حیثیت ہے کہ دوسروں پر احسان کر سکے!،،) حتی کہ ان بروں میں پنچایتی فارم کا ایک چیرمین بھی تھا لیکن وہ شرابی تھا (''اس زمانے میں ایسے آدمی اپنے عہدے پر زیادہ دن نہیں رہ سکتے،،) —

حالات اچھے نہیں تھے — اسموژنیتسا پریشان تھا — جب تب اس کے سامنے سارجنٹ کی تصویر آجاتی، اپنا سر جھکائے واپس جاتا ہوا — لیکن اس کو اپنے اس خیال پر غصہ آ جاتا —

ایک دن شام کے قریب دروازے پر دستک ہوئی اور اس کا ایک عزیزدار فیودر تانینیتس جو ویرخنیے گاؤں کا رہنے والا تھا اندر آیا — تانینیتس کسی دفتر کی طرف سے چوبی کھپرے یا شاید چٹخنیاں خریدنے کا کام کرتا

تھا لیکن اس کا رویہ دیکھہ کر یہ گمان ہوتا تھا کہ اسی کی بدولت دنیا کا تختہ اب تک نہیں الٹا ھے اور اس کی باتیں سن کر آدمی یہ یقین کرنے لگتا تھا کہ اگر اس کے چوبی کھپرے اور سٹکنیاں نہ ہوتیں تو انسانیت پھر بربریت کی طرف واپس جاتی —

''ارے، کومے! رات بھر کے لئے تمھارے یہاں مہمان آئے ہیں،، تانینیتس نے اس طرح چلا کر کہا جیسے اسموژنیتسا بہرا ہو ''میں ایک بہت ھی اھم کانفرنس میں شرکت کے لئے دفتر آیا تھا، ہوٹل میں جگہ نہیں ھے — لیکن میں اکیلا نہیں ہوں، کومے — میرے ساتھہ میرا ایک بہت ھی عزیز دوست ھے — وہ ویرخنیے کی ایک دوکان میں سامان بیچتا ھے — اندر آجاؤ، کامریڈ گیچکا!،،

اور اپنے میزبان کی دعوت کا انتظار کئے بغیر تانینیتس نے لمبی ٹانگوں اور سکڑے ہوئے شانوں والے تیس سالہ آدمی کو اندر ڈھکیل دیا — اس کا چہرہ لمبوترا اور ھڈیاں ابھری ہوئی تھیں — اس آدمی کی مسکراھٹ بڑی دلکش تھی اور اسموژنیتسا کے دماغ میں یہ خیال فوراً آیا ''اس بانکے کو دیکھو! تجارت کے لئے مسکراھٹ

بڑی چیز ہے — مسکرا کر تو آدمی ہر ایک کو انگلی پر نچا سکتا ہے!،،

اسموژنیتسا نے اس شخص کا غور سے جائزہ لیا اور دیکھا کہ اس نے سفری لباس نہیں پہن رکھا ہے — اگرچہ اس کا سوٹ خالص اون کا نہیں تھا لیکن اس پر اچھی طرح لوھا کیا گیا تھا اور اس کی قمیص تو ایسی صاف تھی جیسے بس اس نے وھاں آنے سے پہلے ھی پہنی ھو —

''اوھو!،، بڑھئی نے اپنے تئیں سوچا ''میرے خیال میں شاید وہ اس آدمی کو آنتا کے لئے لایا ھے —،،

لیکن نہ تو تانینیتس نے کچھ کہا اور نہ اسموژنیتسا نے کچھ پوچھا — اس نے صرف گافیا سے چپکے سے کہا کہ وہ ذرا دیر بعد آنتا کو مہمانوں سے ملاقات کے لئے بھیج دے —

''مجھے یاد نہیں آتا کہ میں نے تم کو پہلے کبھی ویرخنیے میں دیکھا ھو،، مہمانوں کے بیٹھنے کے بعد اسموژنیتسا نے گیچکا سے کہا —

''مجھے وھاں بہت دن نہیں ھوئے ھیں،، گیچکا نے جواب دیا ''ابھی تو ایک سال بھی نہیں ھوا —،،

''کہیں دور سے آئے ھو؟،،

''نہیں، سوالیاوا سے —''

''تم سوالیاوا سے ویرخنیے کو بہتر سمجھتے ہو، ہے نا؟''

''حالات کی وجہ سے'' گیچکا نے ٹالتے ہوئے کہا —

''ان کی بیوی مر گئی'' تانینیتس نے بیچ میں بات کاٹ کر کہا —

''ٹھیک ہے'' گیچکا نے کہا ''اور اب میرے لئے وہاں رہنا مشکل تھا —''

اسموژنیتسا نے ہمدردی سے سر ہلایا لیکن دل ہی دل میں سوچنے لگا ''میرے خیال میں خواہ مخواہ کی گپ مار رہا ہے — اگر دنیا بھر کے سب رنڈوے اسی طرح مارے مارے پھرنے لگیں تو نہ جانے اس کا کیا انجام ہو — بس، وہ دوکان کا انچارج تھا اور اب اس کو موقع ملا تو وہ دوسری جگہ چلا گیا —''

بڑھئی کے دل میں کسی طرح کا برا خیال نہیں آیا — وہ سوجھ بوجھ والے لوگوں کو پسند کرتا تھا حالانکہ اس میں خود یہ صفت نہ تھی —

''اچھا تو تم یتیم ہو'' اسموژنیتسا نے ذرا دیر رک کر کہا —

''نہیں، یہ رنڈوے ہیں،، تانینیتس نے پھر بیچ میں کہا ـ

''تو اس کا ارادہ ضرور شادی کا ہے،، اسموژنیتسا نے یہ بات طے کر لی ـ

اس کو گیچکا پسند تھا ـ اس نے سوچا ''وہ بیوقوف نہیں معلوم ہوتا ـ اس کو اپنا کام اچھی طرح معلوم ہے ـ زیادہ خوبصورت بیشک نہیں ہے لیکن اس وجہ سے تو وہ آننا سے زیادہ محبت کریگا اور اس کی ملازمت بھی منافع بخش ہے ـ اب مجھے ہی لے لو ـ میں نے گافیا سے شادی کر لی نا؟ وہ خوبصورتی سے تو اتنی دور تھی کہ اس کو دیکھہ کر مجھے ڈر لگتا تھا لیکن رفتہ رفتہ میں اس کا عادی ہو گیا اور اب سب ٹھیک ٹھاک ہے ـ،،

آننا آئی، مہمانوں کو اس نے سلام کیا اور بےتعلقی کے انداز میں کھڑکی کے پاس بیٹھہ گئی ـ لڑکی کی موجودگی میں گیچکا کی قوت گویائی جاتی رہی اور شرم کی وجہ سے وہ زیادہ بھدا معلوم ہونے لگا ـ

''اچھا، تو یہ بات ہے؟،، اسموژنیتسا نے سوچا ''مجھے یقین ہے کہ تم کاروبار میں بڑے چرب زبان اور تیز ہو لیکن یہاں... تم تو آننا کے اشاروں پر ناچوگے...،،

کبھی کبھی گیچکا آننا پر چوری چوری سے نظریں ڈالتا لیکن آننا نے تو اس کی طرف ایک مرتبہ بھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا — وہ کھڑکی کے پاس بیٹھی ان پودوں کی خشک پتیاں توڑتی رھی جو کھڑکی پر رکھے ھوئے تھے —

بارش سے کٹی ھوئی پہاڑوں کی بنجر زمین اسے کھڑکی سے دکھائی دے رھی تھی — آننا کو یاد آ گیا کہ تین سال پہلے جب وہ اسکول میں تھی سب طلبا اور اسنیگویتس کے باشندے اس بنجر زمین پر سیب کے درخت لگانے گئے تھے — اور جو دس ھزار درخت انہوں نے لگائے تھے وہ پہلی مرتبہ پھول رھے تھے اور ان کی بھینی بھینی مہک مئی کی اس شام کو کمرے میں پھیلی ھوئی تھی —

گیچکا کو باورچی خانے کے پیچھے ایک تنگ جگہ میں لٹایا گیا — گافیا آننا کے ساتھ سوئی اور اسموژنیتسا اور تانینیتس نے اپنے لئے دوکان میں بنچوں پر بستر بچھا لئے —

ان دونوں نے تانینیتس کی جیبی ٹارچ کی روشنی میں بستر پر جانے کی تیاری کی — روشنی کی ایک دھندلی

کرن دوکان کے ایک کونے تک پہنچ گئی اور تانینیتس نے پالنا دیکھا۔

''یہ کیا ہے؟،،

''پالنا ہے۔،،

''کیا اپنا پرانا کاروبار ترک کر رہے ہو؟،،

''ارے نہیں۔ یہ آننا کا ہے۔ کیا تم خریدنا چاہتے ہو؟،،

''تم اسے بیچ کیوں رہے ہو؟ اب آننا کی شادی ہوگی اور اس کو اس کی ضرورت پڑیگی۔،،

''لیکن اس سے شادی کرنے والا کون ہے؟،، اسموژنیتسا ایسا بن گیا جیسے وہ کچھ سمجھ ہی نہ رہا ہو۔

''کیا مطلب؟ گیچکا اس سے شادی کریگا۔ اس میں کیا خرابی ہے؟،،

''میں نے تو نہیں کہا کہ اس میں کوئی خرابی ہے۔،،

''گیچکا سے آننا کی شادی کرکے تم کوئی بھول نہیں کروگے،، تانینیتس نے کام کی بنچ پر بیٹھتے ہوئے کھنکھار کر کہا۔ ''یہ ٹھیک ہے کہ مجھے اس کے پیسے کے متعلق علم نہیں ہے لیکن جس آدمی کی جگہ

پر گیچکا ویرخنیے آیا ہے وہ آدمی وہاں سے سامان کا ایک انبار لے گیا ہے—،،

''لیکن شاید تمہارا گیچکا شادی کرنا نہیں چاہتا؟،، اسموژنیتسا نے پوچھا—

''عجیب آدمی ہو! میں تم سے بالکل یقینی کہہ رہا ہوں اور تم 'شاید، کہہ رہے ہو!،،

تھوڑی دیر بعد تانینیتس نے خراٹے لینا شروع کر دے— اس کے خراٹے ویرخووینا کے دوسرے سرے پر سنے جا سکتے تھے—

حالانکہ اسموژنیتسا کو تانینیتس پر اعتماد تھا لیکن اس نے فیصلہ کرنے سے پہلے ویرخنیے کے کم از کم دس آدمیوں سے تو گیچکا کے متعلق پوچھہ گچھہ کر ہی لی—

''ہاں، ٹھیک ہے،، ان سب نے کہا '' وہ خاموش طبیعت اور اچھا آدمی ہے— اور اچھا سامان بیچنے والا بھی... وہ آپ کی ضرورت کے مطابق ہر چیز مہیا کر دیگا— اور یہ بھی سچ ہے کہ جس آدمی کی جگہ پر وہ آیا ہے اس نے ڈھیروں روپیہ کمایا ہے—،،

اس کے بعد گیچکا نے اپنے بچوانی بھیجے— آننا صبح سے رات تک روتی رہی اور خودکشی کی دھمکی

دیتی رہی — سارجنٹ نوِوادیموف واقعی اس کے دل میں گھر کر گیا تھا — لیکن شادی ہو گئی...

* * *

... اور اب اسموژنیتسا یہاں ہوٹل کے سامنے ایک لٹھے پر بیٹھا ہے — جون کا صاف دن ہے — وہ بیٹھا تانینیتس کو کوس رہا ہے کہ وہ گیچکا کو اس کے گھر کیوں لایا، اپنے کو برا بھلا کہہ رہا ہے کہ وہ لالچ میں کیوں آ گیا اور آننا کو بھی کہ اس نے جلدی رونا دھونا کیوں بند کر دیا اور آخر میں اپنے والدین کی رائے کیوں مان لی؟

متعدد عورتیں ایک ساتھ اور الگ الگ صحن میں ہوٹل کی طرف آتی دکھائی دے رہی ہیں — یہ ضلع کی گوالنیں ہیں — وہ ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے اسنیگویتس آئی ہیں — اسموژنیتسا کی آنکھوں کے سامنے پھولدار اسکرٹ، آپرن اور جیکٹ لہرا رہے ہیں —

اسموژنیتسا چوکنا ہو گیا — اس نے گھور کر ہر جتھے کو دیکھا — اچانک اس نے اس عورت کو دیکھا جس کا اسے انتظار تھا —

وہ سہیلیوں کے ساتھ جا رہی تھی، صحن میں لگے

ھوئے بالو اور اینٹوں کے ڈھیر کے اس طرف — اس کے ھاتھہ میں لپٹی ھوئی کاپی ھے — وہ کچھہ گداز ھو گئی ھے اور ذرا متفکر سی معلوم ھوتی ھے — اس کے سر کے رومال سے بالوں کی ایک لٹ لٹک رھی ھے — وہ لٹ کو پھونکتی ھے، اپنا رومال ٹھیک کرتی ھے لیکن چھوٹی سی لٹ پھر کھل کر باھر آن پڑتی ھے —

''بیٹی!،، اسموژنیتسا نے پکارا اور لٹھے پر سے اٹھہ کھڑا ھوا —

آننا رک کر اپنی سہیلیوں سے الگ ھو جاتی ھے اور بڈھے کے پاس آتی ھے —

''آداب، ابا،، وہ اپنی آہ دباتے ھوئے کہتی ھے ''تم پھر یہاں آ گئے —،،

''میں اور کیا کر سکتا ھوں؟ تم کوئی غیر تو ھو نہیں،، اسموژنیتسا کی آواز بہت دھیمی ھو جاتی ھے ''اس کو چھوڑ دو، چھوڑ دو...،،

''کس لئے؟،، آننا نے جھٹک کر کہا ''میں تم سے کہہ چکی ابا، کہ میں اس کے ساتھہ خوش ھوں —،،

''خوش؟،، اسموژنیتسا نے ایک پژمردہ مسکراھٹ کے ساتھہ کہا ''خوش ھونے کی کیا بات ھے؟ جو دوسرے آدمی تجارت کرتے ھیں وہ خوب پیسہ کما رھے ھیں

لیکن اس آدمی کے پاس ایک کوڑی بھی نہیں ہے — دوسروں کی بیویاں آرام کی زندگی گذارتی ھیں اور اس نے تم کو فارم پر بھیج دیا ھے، گائیں دوھنے کے لئے...،،

''وھاں تو میں خود گئی —،،

''کوئی تعجب نہیں کیونکہ تمہارا شوھر گذر بسر کے لئے کافی نہیں کما سکتا ھے —،،

''ھم دونوں ملکر گذر بسر کر لیں گے،، آننا نے جواب دیا —

اس کو اپنے باپ پر ترس آیا لیکن ساتھه ھی وہ اس کے بڑبڑانے اور یہ نہ سمجھنے پر ناراض تھی کہ جو کچھه وہ کہه رھا ھے وہ آننا کے لئے توھین آمیز ھے — آننا اپنے باپ کی باتیں سنتی رھتی ھے اور اپنے ھونٹ چباتی جاتی ھے — وہ بہت ضبط کرتی ھے تاکہ کہیں کوئی سخت جواب اس کے منه سے نہ نکل جائے لیکن اسموژنیتسا کو اور زیادہ طیش آتا جاتا ھے —

''آننا، اس نے ھم میں تفرقه پیدا کر دیا — تم اسنیگویتس آئی ھو تو ھوٹل میں ٹھہری ھو، اپنے گھر پر نہیں — کیا اس نے، تمہارے فیودر نے تم کو منع کیا تھا؟،،

''نہیں،، آننا نے کہا ''میں نے خود ایسا کیا ھے — تم میرے شوھر کو برا بھلا کہتے ھو، مجھے یہ بات پسند نہیں ھے —،،

''اور تم کیا چاھتی ھو، ھم اس کی خوشامد کریں؟ آننا، میں تم سے آخری مرتبہ کہتا ھوں کہ اس کو چھوڑ دو، اگر کوئی بچہ ھوا تو ھم اس کی دیکھہ بھال کرینگے... تمہارے فیودر نے تم پر کیسا جادو کر دیا ھے؟،،

''میری زندگی اس کے ساتھہ بڑے لطف سے گذر رھی ھے —،،

''لطف سے؟،، اسموژنیتسا نے حیران ھوکر پوچھا — ابھی تک وہ یہی جانتا تھا کہ زندگی آرام‌دہ اور خوشحال ھو سکتی ھے لیکن —— پرلطف؟

''اور یہ کس قسم کی زندگی ھے، اونہہ؟،،

آننا نے ایک آہ بھری —

''ابا، تم زمانے سے بہت پیچھے رہ گئے ھو — تمہیں ھمیشہ اس بات پر فخر رھا کہ تم نے زندگی میں کوئی غلطی نہیں کی ھے — لیکن ابا، شاید تم نے صرف ایک مرتبہ غلطی نہیں کی اور وہ میری شادی کرنے میں؟،،

... پنچائتی فارم کی لاریاں ھوٹل کے سامنے کھڑی ھیں

تاکہ شام ہونے پر وہ گوالنوں کو واپس لیجائیں۔ اسموژنیتسا دیکھتا ہے کہ آننا جا کر ڈرائیور کے پاس بیٹھ گئی۔ ''اب تو لاری پر چڑھنے میں مشکل ہو رہی ہے۔ شاید جلد ہی بچہ ہونے والا ہے،، وہ سوچنے لگا ''اور میں پالنا بیچ ڈالنے والا تھا...،،

آخر کار لاریاں چل پڑیں اور ہر چیز گرد کے بادل میں نظر سے اوجھل ہو گئی۔

جب گرد بیٹھ گئی تو اس نے پھر اس لاری کو دیکھا جو آننا کو لئے جا رہی تھی۔ اب وہ دریا کے دوسرے کنارے پر تھی۔ وہ چکردار سڑک پر آھستہ آھستہ جا رہی تھی۔ وہ ایک موڑ پر غائب ہو جاتی اور پھر چند گز اوپر جا کر دکھائی دینے لگتی اور اسی طرح درے تک اس کا پورا راستہ طے ہوتا۔

لیکن اسموژنیتسا اب بھی لٹھے پر بیٹھا ہوا ہے۔ اس کو دلی تکلیف ہے۔ شاید وہ کسی سے کہہ کر اپنا غم ہلکا کر سکے لیکن اچانک اس کو خیال آتا ہے کہ وہ اپنے اس رنج کا اظہار کسی سے نہیں کر سکتا اور کوئی بھی اس رنج پر اظہار ہمدردی نہیں کریگا کہ اس کا داماد فیودر گیچکا ایماندار آدمی کیوں ثابت ہوا...

فرض کی پکار

ہوٹل میں کوئی رات گئے آیا تھا اور اب وہ اندھیرے میں چل پھر رہا تھا ــ وہ میرے قریب والے خالی پلنگ پر سونے کی تیاری میں مصروف تھا ــ

نیم بیداری کی حالت میں میں نے سنا کہ نووارد اپنا برف سے منجمد اوورکوٹ چولھے کے قریب ٹانگنے کی کوشش کر رہا ھے، اپنا چمڑے کا بیگ یا شاید سفری تھیلا اپنے تکئے کے نیچے رکھہ رہا ھے اور بستر پر بیٹھکر اپنے بوٹ اتار رہا ھے —

اس کے اوورکوٹ اور بوٹ جوتوں سے پالے کی بو آ رہی تھی — ایسا معلوم ھوتا تھا جیسے وہ پالے سے بسے ھوئے تھے، بالکل اسی طرح جیسے کوئی آدمی اور اس کے کپڑے تمباکو کی بو سے بس جاتے ھیں —

میں جلد ھی پوری طرح جاگ پڑا اور اب ذرا پریشان ھوکر سوچنے لگا کہ جنوری کا خوفناک طوفان تین دن سے آیا ھوا تھا اور پہاڑ کے گاؤں تک پیدل یا سواری پر جانا ناممکن تھا —

میرا پڑوسی لیٹ کر سو گیا — پلنگ اس کے وزن سے دبکر ایک غمگین آواز سے چرمرا رہا تھا —

اب بالکل خاموشی تھی — مجھے نیند نہیں آ رہی تھی اور میں طوفانی جھکڑ کی آواز سن رہا تھا جو نئے ساتھی کو میرے کمرے تک آدھی رات میں لایا تھا — یہ آدمی غالباً کسی فرض کی ادائیگی کے لئے آیا تھا —

اب میں اس چھوٹے سے لفظ ''فرض،، کی زبردست

طاقت کے متعلق سوچنے لگا — کیسے یہ لفظ کسی کی خواهش یا وقت کا لحاظ کئے بغیر لوگوں کو کام کرنے کے لئے اکساتا ھے، کمزوروں کو همت دیتا ھے اور استقلال نہ رکھنے والوں کو پائداری — ایک حکم ملتا ھے اور بس آدمی نہ جانے کہاں پیدل یا سواری پر چل پڑتا ھے اور کبھی کبھی تو ایسی مشکلیں حل کر لیتا ھے جو شاید اپنی مرضی سے سفر کرکے نہ حل کر سکتا —

یہ سوچتے سوچتے میں سو گیا —

اور جب میں جگا تو دن اچھی طرح نکل آیا تھا — کمرے میں میرے اور نووارد کے سوا کوئی نہ تھا —

وہ بستر کے کنارے بیٹھا ایک گلاس میں گرم چائے سڑک رہا تھا — وہ ملیشیا کا ایک مضبوط میجر تھا — اس کا سر صاف منڈا ھوا اور بھویں سرخی مائل تھیں —

هماری نظریں ملیں — هم ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے — هم دونوں جھجک رھے تھے — حالانکہ هم دونوں ایک دوسرے کو بہت دن سے پہچانتے تھے لیکن کبھی باقاعدہ ملاقات نہیں ھوئی تھی —

''یہ دنیا بہت چھوٹی ھے!،، میجر نے کہا اور

اپنا گداز جھریوں بھرا ہاتھہ میری طرف بڑھا دیا ''میرا نام استپانیوک، ایوان رومانووچ ہے —''

استپانیوک کو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ان آدمیوں میں سے ہے جو اعلی عہدہ نہ ذہانت سے حاصل کرتے ہیں اور نہ قسمت سے، بلکہ برسوں محنت سے کام کرکے اونچے درجے پر پہنچتے ہیں — ایسے آدمی اپنا فرض وفاداری، مستعدی اور سوجھہ بوجھہ کے ساتھہ ادا کرتے ہیں لیکن ان پر نازک جذبات سے متاثر ہونے کا شبہ بھی نہیں ہوتا —

''آپ زیادہ دنوں تک یہاں ٹھہرینگے؟''

''نہیں — میں ادھر سے گذر رہا تھا'' استپانیوک نے جواب دیا ''میں ایک ہفتے سے اس ضلع میں ہوں — لیکن مجھے ایک اور گاؤں جانا ہے —''

جس گاؤں کا اس نے نام لیا اسی طرف ایک جگہ میں بھی جا رہا تھا لیکن طوفان کی وجہ سے رک گیا تھا —

''تمہارا معاملہ دوسرا ہے'' استپانیوک نے کہا جب میں نے اس سے اس ڈر کا اظہار کیا کہ شاید ہم لوگوں کو اسنیگویتس میں زیادہ دن ٹھہرنا پڑے — ''تمہارا معاملہ دوسرا ہے — تمہارا وقت اپنا ہے لیکن میرے پاس

دو دن ھیں — میں آج ھی وھاں پہنچنے کی کوشش کرونگا —،،

''کیسے؟،،

''لٹھے لے جانے والے ٹرک ادھر جائیں گے — میں نے کل رات ان کے ساتھ جانے کا انتظام کر لیا ھے —،،

''تو پھر میں بھی آپ کے ساتھ چلونگا —،،

''ضرور،، میجر راضی ھو گیا ''ساتھی ملجانے سے تو پالے میں بھی گرمی آ جاتی ھے —،،

اس نے اپنی چائے ختم کی اور اس کے بعد جلد ھی سواری کا انتظام کرنے چلا گیا —

میں شیو کر کے کپڑے پہن چکا تھا کہ میجر واپس آیا — لٹھے لے جانے والے ٹرکوں کا ایک قافلہ دو گھنٹے میں روانہ ھونے والا تھا اور ڈرائیوروں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ھوٹل کے سامنے پہنچکر ھم کو اطلاع کر دینگے —

میں نے اور میجر نے فیصلہ کیا کہ ھم لوگ سونے کے ھال میں ھی بیٹھے رھینگے کیونکہ اسنیگویتس کے جائے کے کمرے کا خیال آتے ھی کپکپی آ جاتی تھی —

''ھاں، یقیناً وہ جگہ کچھ اچھی نہیں ھے،، میجر

نے کہا ''لیکن اس کو بہتر بنانے کے لئے کچھ زیادہ محنت کی بھی ضرورت نہیں ہے —،،

''بہت ھی معمولی بات کی ضرورت ہے،، میں نے جواب دیا ''بس، ذرا زیادہ توجہ کی ضرورت...،،

میجر کا چہرہ اداس ہو گیا — اس کی سرخی مائل بھویں کانپنے لگیں اور آہستہ کھنچ گئیں —

''ھمیں تکلفات ختم کر دینا چاھئے،، اس نے کہا ''لعنت ہو ان پر — ابھی تک یہ باقی ہیں — اور کبھی کبھی تو یہ انسان کو کہیں کا نہیں رکھتے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ 'انسان، کے لفظ میں کس قدر شان‌دار گونج ہے!،،

اس کے بعد بہت کم گفتگو ہوئی — کبھی کبھی ہم بہت ھی بد دلی سے کسی بات کے متعلق مختصر الفاظ میں بات‌چیت کر لیتے — مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ استپانیوک کا دھیان کسی اور بات کی طرف ہے اور وہ اس کے متعلق برابر سوچ رہا ہے — شاید وہ مجھ سے اس کی بابت کہنا چاھتا تھا لیکن اپنے کو روک رہا تھا —

میں نے یہ فیصلہ کرکے ایک رسالہ اٹھا لیا کہ اب اس کو چھیڑنا نہ چاھئے حالانکہ یہ رسالہ میں سیکڑوں

بار الٹ پلٹ چکا تھا — اچانک استپانیوک نے مجھے اشارے سے روکا —

''سنو،، اس نے کہا ''یہ ایک قصہ ہے، میں جس کے چکر میں آ گیا ہوں — ممکن ہے کہ ایسے واقعات پہلے بھی ہوئے ہوں اور میں نے ان پر غور نہ کیا ہو — بہرحال میں تم کو یہ قصہ سناؤنگا —

''ہاں — علاقائی دفتر میں تقرری سے پہلے میں اسنیگویتس کے قریب ضلع میں تحقیقات جرائم کے شعبے میں کام کرتا تھا — میرا کام خوش گوار نہیں ہے — کبھی کبھی تو زندگی کے بڑے تاریک پہلو دیکھنے میں آتے ہیں یا ایسی گندی اور ذلیل باتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے کہ چاہے تم یقین کرو یا نہ کرو، آدمی گھر واپس ہو کر اس طرح اپنی دھلائی کرتا ہے جیسے یہ گندگی اس سے چپک گئی ہو —

''اچھا — میں ضلع میں کام کرتا تھا — ایک دن مجھے ایک چوری کا مقدمہ ملا —

''یہ شروع اس طرح ہوا کہ ایک پنچائتی فارم میں اناج کے دو بورے غائب ہوگئے اور پھر اچانک طاعون کی طرح اس علاقے میں چوریوں کی ایک لہر دوڑ گئی — ایک ہی آدمی تمام چوریوں کا ذمہ دار تھا — وہ آدمی

بہت باھمت بلکہ یہ کہنا چاھئے نڈر تھا لیکن وہ کبھی ھاتھہ نہ آتا — ھم چور کے 'نشانات، سے بتا سکتے تھے کہ وہ ناتجربہ کار اور اناڑی تھا اور پھر بھی ھم اس کا پتہ نہیں لگا پاتے تھے — بہرحال ھمارے آدمیوں کے ذریعہ ھمیں معلوم ھوا کہ فارم کا لوھار جو ایک نوجوان جپسی تھا، کچھہ دنوں سے اپنی حیثیت سے زیادہ ٹھاٹھہ کی زندگی بسر کر رھا ھے — وہ خوب پیتا پلاتا اور پیسہ خرچ کرتا ھے — لیکن ساتھہ ھی یہ بات بھی بتانی ضروری ھے کہ یہ لوھار بہت ھی اچھا کاریگر اور ایماندار و خوش دل آدمی تھا — جہاں تک مشینوں کا تعلق ھے وہ کچھہ نہ کچھہ ھر مشین کے متعلق جانتا تھا —

''ویرخووینا میں پنچائتی فارموں کے قائم ھوتے ھی وہ ایک پنچائتی فارم میں شامل ھو گیا تھا — اس سے پہلے وہ ''پیرس،، میں رھتا تھا جو اس جپسی بستی کا مزاحیہ نام تھا، جو نیژنیے گاؤں کے باھر تھی — چھوٹی چھوٹی مٹی کی دس جھونپڑیاں —— بس یہ تھا پورا ''پیرس،،! یہ جپسی وھاں کیسے رھتا تھا؟ گرمیوں میں وہ مکان بنانے کے لئے مٹی میں بھوسہ ملاتا رھتا اور دوسرے زمانے میں برتنوں کی مرمت کرتا —

''یہ جپسی فارم پر آیا اور کہنے لگا 'مجھے کچھہ کام دو، میں پرانی زندگی سے تنگ آگیا ہوں —، اس سے پوچھا گیا کہ وہ کیا کر سکتا ھے اور اس نے جواب دیا کہ وہ ھر چیز سیکھہ سکتا ھے اور واقعی اس کو ھر چیز سیکھنے کا سلیقہ تھا — وہ ھر بات اتنی تیزی سے سمجھہ جاتا جیسے خشک لکڑی آگ پکڑتی ھے — بس آنکھہ جھپکتے ایک صاف اور زوردار شعلہ پیدا ھو جاتا ھے — معلوم ھوا کہ وہ کام کا بھی بہت شوقین ھے — چاھے وہ معمولی سا دھرا ھی کیوں نہ ڈھال رھا ھو لیکن اس کی ساری دوکان میں ھنگامہ ھوتا تھا —

''اس جوان لوھار پر لوگوں کو شبہ تھا — صرف شبہ ھی نہ تھا، لیکن... میں اس کو صاف صاف کس طرح سمجھاؤں؟ اچھا، تم جانتے ھو چراگاھوں میں کیا ھوتا ھے — صاف دن، صاف آسمان اور ھوا کا ایک بھی جھونکا نہیں پھر بھی گلہ بان کو معلوم ھو جاتا ھے کہ خراب موسم آنے والا ھے —

''میں نے اس لوھار کے متعلق چرچا تو سنا تھا لیکن اس کو دیکھا کبھی نہ تھا — اس لئے میں نے اس سے ملنے کا فیصلہ کیا —

''طلب کرنے پر وہ اسنیگوییتس آیا — جب وہ میرے

کمرے میں آیا اور میں نے اس کو دیکھا تو الفاظ میرے گلے میں پھنس کر رہ گئے... میرا منه کھلا رہ گیا — میرے منه سے ایک حرف بھی نه نکلا اور کوئی مبالغه نه ہوگا اگر میں یه کہوں که میں نے پہلے اس سے زیادہ خوبصورت آدمی نہیں دیکھا تھا حالانکه تم جانتے ہو که ویرخووینا میں حسن کی کوئی کمی نہیں ھے — لیکن شاید اس شخص کے بارے میں مادرفطرت نے کہا ہوگا 'دیکھو اور حیرت کرو میری تخلیق پر — کہو کیسا ھے یه جوان؟'،

''میرے سامنے لوھار کھڑا تھا، لمبا اور سیدھا — اس کی جیکٹ شانے پر پڑی تھی — اس کا رنگ سیاہ تھا لیکن اس میں سیاھی سے زیادہ سنہراپن جھلکتا تھا اور اس کی بادامی آنکھیں اس طرح چمک رھی تھیں جیسے بھٹی سے چنگاریاں اڑ کر ان میں جا پڑی ہوں، وھیں بس گئی ہوں اور ان کو کوئی انجانی ھوا اندر سے برابر سلگا رھی ھو —

''میں بیان نہیں کر سکتا که میرے دل میں اس بات کی کتنی پرزور خواھش پیدا ھوئی که کاش یه چور نه ھو — آخرکار میں نے اپنے حواس مجتمع کئے اور اس سے پوچھا :

'' 'تم میدویانیتسکی گاؤں کی دوکان کی چوری کے متعلق جانتے ہو؟'

'' 'ہاں، اس نے بڑے اطمینان سے جواب دیا —

'' 'اور 'اکتوبر، نامی فارم کی چوری کے متعلق؟'

'' 'ہاں —'

''میں نے اس کو تمام چوریاں گنوائیں اور اس نے میرے تمام سوالوں کا جواب 'ہاں، دیا —

'' 'اور تمہارے خیال میں یہ سب کون کر رہا ہے؟' میں نے یہ کہہ کر اپنا منہ پھیر لیا تاکہ میں اس آدمی کو نہ دیکھوں —

'' 'میں، اس نے کہا اور میں نے ایسا محسوس کیا جیسے میرے کسی نے زور سے کوڑا مار دیا ہو —

''خیال آیا کہ شاید میں نے اس کی بات ٹھیک سے نہیں سنی یا اس کا مطلب ٹھیک سے نہیں سمجھا یا شاید اس نے یہ بات محض شرارتاً کہی ہے — لیکن نہیں — میں نے اس کی طرف دیکھا اور مجھے نظر آگیا کہ یہ سچ ہے — وہ ہمیشہ کی طرح پرسکون بلکہ یہ کہنا چاہئے بےتعلق سا تھا — پتہ نہیں میں نے اس سے یہ سوال کیوں کیا 'اور تمہارے فارم کا دو بورے اناج؟'

''اچانک اس نے اس طرح منه بنایا جیسے اس کی دکھتی رگ پکڑ لی گئی هو اور اس کی آنکھوں سے غصے کا اظہار هونے لگا—

'' 'نہیں!، اس نے چیخ کر کہا اور اس کی سانس تیز چلنے لگی 'میں نے نہیں، میں نے وہ بورے نہیں لئے — لعنت هو ان پر!، ،،

میجر رک گیا اور اس نے اپنے صفاچٹ منڈے هوئے سر پر زور سے هاتھه پھیرا—

''هاں تو یه هوا،، اس نے ذرا وقفے کے بعد آهسته سے کہا ''کچھه واقعات اس طرح هوئے که یه دو بورے ایسے غائب هوئے جیسے وہ گھل کر بہه گئے هوں—

''فارم کمیٹی نے ایک جلسه کیا اور بہت دماغ لڑایا که وہ بورے کون لے گیا؟ چیرمین بہت هی پریشان تھا— پارٹی سکریٹری کی سمجھه میں کچھه نہیں آ رها تھا— وہ کہتا تھا که 'کوئی ایسا نہیں هے جس پر شبه کیا جا سکے—، لیکن ایک فورمین کھڑا هو گیا اور کہنے لگا 'ایک پاجی جپسی کے سوا جو اب همارے فارم میں هے هم کس پر شبه کر سکتے هیں؟،

''کسی آدمی نے فورمین کی حمایت نہیں کی لیکن سب سے اہم بات یہ ھے کہ کسی نے اس کی مخالفت بھی نہیں کی حالانکہ ہر شخص لوہار کو ایماندار اور اچھا کاریگر سمجھتا تھا... کبھی کبھی ایسا ھی ھوتا ھے...

''جب لوہار نے یہ بے انصافی کی بات سنی تو اس کو تاؤ آ گیا — وہ آتش مزاج تھا 'اچھا تو تم مجھ کو چور سمجھتے ھو تو اور لو!'، وہ پاگل ھو گیا اور برابر چوریاں ھونے لگیں —

'''جب میں لوہار کی پوری بات سن چکا تو مجھے اس پر اتنا غصہ اور اشتعال آ گیا کہ میں اپنے کو روک نہیں سکا اور میں نے اس سے کہا:

'''تم پر لعنت ھو — تم اس قابل نہیں ھو کہ تم پر ترس کھایا جائے — اگر میرا بس چلتا تو میں تم پر چوری کا مقدمہ نہیں چلاتا بلکہ تم نے اپنی عزت کو جس طرح خاک میں ملایا ھے اس کے خلاف کارروائی کرتا اور تم پر رحم نہ کرتا — تم کس کی انگلیوں پر ناچ رھے ھو؟ اس بیوقوف فورمین کی، ھے نا؟ ذرا سوچو تم کس فراخ دلی کے ساتھ اپنی عزت لٹا رھے ھو؟ اور کیا یہ عزت صرف تمہاری تھی؟ تمہاری قوم کے لوگ

ایک نئی زندگی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں اور تم اس میں اڑنگا لگا رہے ہو — اس آدمی نے تم کو پاجی جپسی کہا ہے لیکن تم جانتے ہو کہ پوشکن، گورکی اور تالستائی نے جپسیوں کے بارے میں کیا لکھا ہے؟ تم جانتے ہو کہ وہ جپسیوں کو بہت ہی ہونہار، آزادی پسند اور باوقار قوم سمجھتے تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے؟ نہیں، نہیں — میری طرف رحم کی توقع سے نہ دیکھو...،

''اور واقعی اس معاملے میں رحم کا سوال بھی نہ تھا — اس آدمی کو بچانا تھا — چوری بھی شراب خوری اور جوے کی طرح ہے — بس اس کا چسکا پڑ بھر جائے، پھر تو یہ مستقل لت اور عادت بن جاتی ہے اور پھر عادت چھوڑنا آسان کام نہیں ہے...

''جلد ہی مقدمہ کی سماعت ہوئی — میں بھی موجود تھا — ملزم نے جج کے تمام سوالوں کا جواب رک رک کر دیا اور آخری مرتبہ تو اس نے بالکل بولنے ہی سے انکار کر دیا — اس نے میری طرف خشمگیں نگاہوں سے دیکھا جیسے میں ہی تمام باتوں کا ذمہ دار تھا —

''یہ واقعہ چھہ سال سے کچھہ کم کا ہے — میں اس ضلع سے اوژگورد چلا گیا اور سچ پوچھو تو اس

واقعے کو بالکل بھول گیا — لیکن ذرا سوچو تو کہ پچھلے ھفتے میں اپنے دفتر میں بیٹھا کچھہ سرکاری کاغذات دیکھہ رھا تھا کہ اچانک میں نے کسی کو دروازہ کھٹکھٹاتے سنا — میں نے کہا 'اندر آجاؤ —، دروازہ کھلا اور میرا پرانا دوست وھی لوھار سامنے کھڑا تھا —

'' 'مجھے پہچانا، کامریڈ میجر؟،

'' 'ھاں، ضرور پہچانا، میں نے جواب دیا — 'اچھا تو تم واپس آ گئے؟،

'' 'ھاں اپنی مدت ختم کر کے —،

'' 'میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ھوں؟، میں نے پوچھا —

''اس نے میری طرف عجیب نظروں سے دیکھا اور جیسے کچھہ کھو سا گیا —

'' 'نہیں، کامریڈ میجر... میں بس یونہی... میں ادھر سے گزر رھا تھا... مجھے افسوس ھے کہ میں آپ کے کام میں ھارج ھوا —،

'' 'کوئی بات نہیں ھے، میں نے کہا —

''بس اتنی بات ھوئی اور وہ چلا گیا — میں اپنا کام کرنے لگا — میں لکھہ پڑھہ رھا تھا لیکن دل میں

ایک خلش تھی — میرا خیال برابر لوھار کی طرف جا رھا تھا — 'وہ کیوں آیا تھا؟'، میں سوچنے لگا — 'اس نے مجھے ڈھونڈنے کی زحمت کی — اس کی کوئی وجہ ضرور ھو گی — اس کو مجھہ سے ملنے کا اشتیاق کیوں تھا؟ شاید اس کو میری مدد کی ضرورت ھو؟ لیکن میں نے اس سے پوچھا کہ میں اس کے کچھہ کام آسکتا ھوں اور اس نے کچھہ نہیں کہا — پھر بھی وہ کسی نہ کسی وجہ سے ضرور آیا تھا —'، اور اچانک میں نے کچھہ بوکھلاھٹ اور شرم سی محسوس کی بالکل اس طرح جیسے کوئی خیال میں کھویا ھوا ٹہل رھا ھو، کوئی اس کو سلام کرے اور وہ اس کا جواب نہ دے پائے — بعد کو اس کا احساس ھو لیکن اب موقع ھاتھہ سے نکل گیا تھا... 'میں تمھارے لئے کیا کر سکتا ھوں؟'، لیکن وہ تو مجھہ سے مدد، پناہ یا سھولتیں نہیں چاھتا تھا وہ تو مجھہ سے کچھہ بھی نہیں چاھتا تھا — وہ تو صرف مجھہ سے ملنے آیا تھا اور کبھی کبھی کسی آدمی کے لئے کسی سے ملنے جانا بھی بڑی بات ھوتی ھے اور میں نے اس سے کس سرد مھری سے ملاقات کی گویا ایک تھپڑ مار دیا...

''میں باھر گیلری میں گیا لیکن لوھار جا چکا تھا — میں دوڑ کر سڑک پر پہنچا لیکن وہ وھاں بھی نہیں دکھائی دیا — اب میں کیا کرتا؟ میں نے طے کر لیا کہ اس کو تلاش کرکے رھونگا — نیک اور اچھے جذبے کا جواب بھی نیک اور اچھا ھونا چاھئے —،،

استپانیوک اپنی کہانی میں کچھه اور اضافه کرنے والا تھا لیکن ٹرک کے سگنل کی ایک طویل بھرائی ھوئی آواز کمرے تک آئی اور میجر اچھل کر کھڑا ھو گیا —

''یه ھم کو پکارا جا رھا ھے — کپڑے پہن لو —،،

... ایک گھنٹے تک تینوں لٹھے لیجانے والے ٹرک بڑے زوروں سے گرجتے ھوئے برف پوش پہاڑی سڑک پر رینگتے رھے — میں نے یه اندازہ لگانے کی کوشش کی که اسنیگویتس سے ھم کتنی دور آ گئے ھیں لیکن یه ناممکن تھا — تیز ھوا سیٹیاں بجاتی، برفانی دھول کے بادل اڑا رھی تھی جو بہت زیادہ ٹھنڈے اور گھنے تھے —

لاری کے اندر کیبن میں ھم لوگوں کے لئے جگه نه تھی — میجر اور میں کھلے پلیٹ فارم پر بیٹھے تھے اور سخت سردی سے اکڑ گئے تھے —

''ابھی تو زندہ ہو، نا؟،، اسٹپانیوک جب تب مجھ سے پوچھ لیتا —

''ابھی تک،، میں بڑبڑاتا اور دل ہی دل میں اپنے کو برا بھلا کہتا ''نہ جانے کیوں میں نے میجر کا ساتھ دیا؟ وہ تو ڈیوٹی پر ہے لیکن میرے لئے آنا کیا ضروری تھا؟ اس سے تو اسنیگویتس ہوٹل میں ہی ٹھہرنا اچھا تھا!،،

وقت کاٹے نہیں کٹ رہا تھا — میں نے ادھر ادھر کی باتیں سوچنے کی کوشش کی لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے خیالات بھی ٹھٹھر گئے ہوں — اب اسنیگویتس ہوٹل میں مجھے اپنا کونا جنت معلوم ہوتا تھا —

''ابھی تو زندہ ہو، نا؟،،

''خیال تو یہی ہے —،،

آخرکار ہم نے پل پار کیا — ہمارے داھنی طرف سڑک کے بالکل کنارے ایک لمبی زنگ آلود صلیب استادہ تھی جس پر یسوع مسیح کی ٹین کی ایک شبیہہ لٹک رہی تھی — اور پھر ایک برف سے ڈھکا ہوا گھاس کا ڈھیر یا کوئی گھر پاس سے گذر گیا —

''ارے،، میجر اچانک چلایا ''میرے خیال میں میں پہنچ گیا —،،

وہ اٹھ کر کھڑا ہوا، چاروں طرف دیکھا اور ڈرائیور کی کیبن کی چھت پر کھٹ کھٹانا شروع کر دیا —

''کیا بات ہے؟،، ڈرائیور نے اپنا سر نکالتے ہوئے پوچھا —

''یہاں رک جاؤ،، میجر نے کہا اور میری طرف پھرا ''اچھا، خدا حافظ، میں جا کر لوہار کو ڈھونڈونگا — معلوم ہوا ہے کہ وہ یہاں فارم پر کام کرتا ہے —،،

ٹرک رک گیا — استپانیوک دھم سے نیچے کودا — رخصت ہونے کے انداز میں اپنا سفری تھیلا ہلایا —

حالانکہ میں نے اپنا سفر تنہائی میں اسی کھلے پلیٹ فارم پر جاری رکھا لیکن آپ یقین مانیں گے کہ اب ٹھنڈک میں اتنی تیزی نہیں رہی تھی —

چشمہ

گرجتے ہوئے طوفان نے ہمیں اسنیگویتس کی سرحد پر آ لیا۔
اندھیرا ہو گیا اور دور پہاڑ بارش کے پردے میں
غائب ہو گئے — سڑک پر گرد کا ایک تیز بگولہ اٹھا

اور اس نے تمام کاغذ کے ٹکڑے اور سوکھی گھاس کے وہ گٹھے سمیٹ لئے جو کوئی وهاں ڈال گیا تھا — بوندا باندی سے سڑک داغدار هو گئی —

هم آنے والی بارش سے پناه لینے کے لئے قریب کے ایک مکان کی طرف دوڑ پڑے — یه لٹھوں کا بنا هوا مکان سڑک کی سطح سے بھی نیچے واقع تھا — اس کی چھت ڈھلوان اور پرانی تھی اور اس پر هر طرف کائی جمی هوئی تھی — زینے کے چند قدمچے زمین کھود کر اور کنارے پتھر لگا کر بنائے گئے تھے — یه زینه دروازے تک جاتا تھا —

هم لوگ مشکل سے اندر پہنچے هوں گے که تاریکی میں بجلی چمکی — ایسا معلوم هوتا تھا که جیسے کسی نے پریوں‌والے قصے کے درخت کی سنہری جٹاؤں والی جڑ اکھاڑ کر آسمان پر اونچی اچھال دی هے —

زمین کانپنے لگی اور موسلادھار بارش شروع هو گئی —

ڈیوڑھی سے کمرے کو جانے والا دروازہ آدھا کھلا هوا تھا اور ایسا معلوم هوتا تھا جیسے وهاں کوئی نہیں هے — لیکن اس خیال سے که شاید کوئی هو میں نے دروازے کے پاس رک کر آواز دی:

''کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟''

''ضرور، اندر آؤ''، ذرا بھرائی ہوئی آواز آئی —

ہم نے اپنے تھیلے اور چھڑیاں ڈیوڑھی میں چھوڑ دیں — یہ تھیلے اور چھڑیاں ہمارے دورے میں بہت کام آئی تھیں — ہم پہاڑی چراگاہوں میں گلہ بانوں کے یہاں گئے تھے — غرض ہم کمرے کے اندر چلے گئے —

کمرہ صاف ستھرا تھا لیکن ذرا سونا سونا سا معلوم ہوتا تھا — اس کا تمام فرنیچر ایک میز، دو بنچوں اور ایک لکڑی کے تخت پر مشتمل تھا — ایک ساٹھہ سالہ آدمی جس کے چہرے کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں اور چہرہ اداس تھا بستر کے کنارے بیٹھا تھا — بکرے کی کھال کا کوٹ اس کے شانوں پر پڑا ہوا تھا اور اس کے پیروں میں بھاری بلا فیتے کے جوتے تھے —

ہم نے اپنے میزبان کا چہرہ دیکھا — ہم کو دیکھہ کر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا، معمولی تجسس بھی پیدا نہیں ہوا —

''بیٹھو''، اس نے گھر کا بنا ہوا لمبا پائپ اپنے مونچھوں سے ڈھکے ہوئے منہ میں لگاتے ہوئے کہا اور دھوئیں کا ایک بادل نکال دیا —

تیز طوفان آیا ہوا تھا — ہر گرج کے ساتھ گھر ہل جاتا تھا اور لٹکی ہوئی الماری میں برتن ایک دوسرے سے ٹکرا کر بجنے لگتے تھے —

یہ آدمی ہر چیز سے بے تعلق معلوم ہوتا تھا —— ہم سے اور طوفان دونوں سے — وہ بار بار شانوں پر پڑا ہوا کوٹ سیدھا کرتا اور عجیب طریقے سے ہاتھوں سے یکے بعد دیگرے اپنے پیر گھسیٹتا —

میں نے باتیں چھیڑنے کے خیال سے اس سے پوچھا

''کیا آپ بیمار ہیں؟،،

''ٹھیک کہتے ہو،، اس نے تکلف کے ساتھ کہا —

''کیا بیماری ہے آپ کو؟،،

اس نے مجھہ کو دیکھا جیسے وہ سوچ رہا ہو کہ آیا اس بات کا جواب دے یا نہیں اور پھر اس نے ذرا تکلف سے جواب دیا :

''پیروں کی بیماری ہے —،،

''کیا یہ بیماری بہت دنوں سے ہے؟،، میرے ایک ساتھی نے پوچھا جو اوژگورد میں ڈاکٹری پڑھتا تھا اور بیمار کی فوراً ہی مدد کرنا چاہتا تھا —

بڈھے نے طالب علم کو بے تعلقی سے دیکھا —

''سورچیے کے زمانے سے'' اس نے کہا ''پہلی جنگ جرمنی کے زمانے سے۔''

''جنگ جرمنی'' کے الفاظ ایسے مخصوص روسی انداز میں کہے گئے تھے جیسے کہ بڈھے لوگ اب بھی اکثر دور دراز روسی مقامات پر کہتے ھیں۔

''آپ مقامی آدمی نہیں ھیں؟'' میں نے پوچھا۔

''میں مقامی آدمی ھوں'' بڈھے نے جواب دیا ''لیکن میں روس میں پیدا ھوا تھا۔''

''یہاں بہت دنوں سے ھیں؟''

''۱۹۱۵ء سے، جنگی قیدی تھا۔''

''اچھا تو آپ گھر کیوں نہیں چلے گئے؟''

''پتہ نہیں'' اس نے شانے جھٹک کر کہا ''یہاں کے لوگ میرے لئے اجنبی نہیں رھے۔ میں نے یہاں شادی کی۔ بچے ھوئے۔ وھاں میرا کوئی نہ تھا۔''

''آپ کس حصے سے آئے ھیں؟'' آننا مامولیا نے پوچھا۔ وہ ماھر حیوانیات تھی جو ھم کو گلہ بانوں کے یہاں لے گئی تھی۔

''میں اسمولینسک سے آیا ھوں'' بڈھے نے بھاری آواز میں کہا ''موضع پونیووا سے۔''

میں چونک پڑا۔

''کیا یہ جگہ آگریز کووا کے قریب ہے؟ ارے میں تو آپ کے گاؤں ابھی پچھلے ہی سال گیا تھا!،،

ہمارے میزبان کے چہرے پر پھر بھی کوئی اثر نہ ہوا — اس نے میرے الفاظ کو بڑی بے تعلقی سے سنا حالانکہ بعد کو اس کے خشک جوابات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ صرف پونیووا میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا بلکہ بیس سال کی عمر تک وہاں رہا بھی تھا — اس کے بعد وہ فوج میں بھرتی کر لیا گیا —

اس نے ہم سے کوئی سوال نہیں کیا اور جب ہم نے اس سے سوال کرنا بند کر دئے تو بظاہر اس کو اس کا افسوس بھی نہیں ہوا — میں یہ نہیں سمجھہ سکا کہ آیا یہ ایک ایسے انسان کی بے تعلقی تھی جس کو زندگی نے بڑی چوٹیں دی ہوں، ایسی چوٹیں جن سے اس کے اندر تمام چیزیں داغدار ہو گئی ہوں اور بے دردی سے بھر گئی ہوں اور کوئی خوشی حتی کہ ماضی کی پرمسرت یادیں بھی ان داغوں کو نہ مٹا سکتی ہوں یا یہ کسی فریب خوردہ انسان کی احتیاط تھی؟ یا شاید اس کا سبب بیماری ہو جس نے اس کو اپنے مرض کے سوا تمام چیزوں کی طرف سے بے نیاز کر دیا

ہو اور کون جانے کہ ان تمام باتوں نے ملکر اس کو ایسا بنا دیا ہو—

اس کے بعد ہم لوگ آپس میں باتیں کرتے رہے: اس ڈاک کے متعلق جو ہوٹل میں ہمارے لئے ہو گی، اس لکچر کی بابت جو ڈاکٹری کا طالب علم یوری لوکوتا کل اسنیگویتس کے قریب اپنے گاؤں میں دینے والا تھا اور پہاڑی چراگاہوں پر پنچائتی فارم کی بھیڑیں پالنے والے گلہ بانوں کی ضرورتوں کے متعلق باتیں ہوتی رہیں— غرض ہم سب باتیں کرتے رہے اور اپنے پر تکلف میزبان کی طرف توجہ نہیں کی—

اب طوفان گذر کر درے کے اس پار پہنچ گیا تھا اور ہم چھوٹی کھڑکی سے یہ دیکھہ رہے تھے کہ اس کے پیچھے پیچھے بھاپ اڑاتی ہوئی بارش چلی جا رہی ہے— پہاڑوں کے اوپر نیلے، صاف آسمان کا ایک ٹکڑا نکل آیا تھا اور برابر چوڑا ہوتا جا رہا تھا— دھوپ نکل آئی تھی لیکن ابھی اسنیگویتس میں ہلکی ہلکی خوشگوار پھوہار پڑ رہی تھی—

اب ہم روانہ ہو سکتے تھے— ہم نے اپنے میزبان کو خدا حافظ کہا لیکن وہ اپنا پائپ پیتا رہا اور جواب میں صرف سر ہلا دیا—

بارش بالکل تھم گئی — باہر گرمی اور نمی تھی — چھوٹے چھوٹے نالے سڑک پر بہہ رہے تھے — ان سے کلکاریوں کی آواز نکل رہی تھی اور وہ دھوپ میں چمک رہے تھے — ہم ان نالوں اور کیچڑ سے بھرے گڈھوں کو، جو سڑک کٹ جانے سے بن گئے تھے، کودتے پھاندتے شہر کے مرکز کی طرف چل دئیے — آنتا ماموليا گھر چلی گئی اور باقی ہم لوگ ہوٹل واپس گئے —

ہم لوگوں کو منہ ہاتھہ دھونے اور اپنے کپڑے صاف کرنے میں ایک گھنٹہ لگ گیا — لوکوتا اپنے گاؤں جا رہا تھا اور میں اس کو چوراھے تک رخصت کرنے جانا چاھتا تھا —

ہم نیچے جانے کے لئے اپنے کمرے سے نکلے لیکن ڈھلوان چوبی زینے کے پہلے ھی قدمچے پر حیرت سے رک گئے — ایک ھاتھہ سے اپنی چھڑی پر جھکا ھوا اور دوسرے ھاتھہ سے کٹھرا پکڑے ھوئے اس مکان کا مالک اوپر آ رہا تھا جس کے یہاں طوفان کے دوران میں ہم نے پناہ لی تھی —

اس کو اوپر چڑھنے میں مشکل ھو رہی تھی — وہ ایک ایک زینہ آھستہ آھستہ چڑھہ رہا تھا — اس کا چہرہ جس کی ھڈیاں ابھری ھوئی تھیں پسینے سے تر تھا اور

پسینہ اس کی آنکھوں میں پہنچ رہا تھا — وہ اس کو برابر گھر کے بنے ہوئے کپڑے کی قمیص کی آستین سے پونچھ رہا تھا —

اس کی آمد ایسی غیر متوقع بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ ناقابل یقین تھی کہ ہم دونوں سکتے میں کھڑے رہ گئے —

یقیناً کوئی ایسی ہی خاص بات ہو گئی ہوگی کہ وہ اپنا بستر چھوڑ کر اٹھا اور بیماری کی حالت میں اپنے گھر سے ہوٹل تک گھسٹتا ہوا آیا جس کا فاصلہ ایک کلومیٹر سے کسی طرح کم نہیں تھا —

ہم لوگوں کو دیکھ کر بڈھا رک گیا اور ہانپتے ہوئے پوچھنے لگا :

''تم پونیووا کب گئے تھے؟''

''پچھلے موسم گرما میں —''

''موسم گرما...'' بڈھے نے پھیکے پن سے دہرایا اور ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے اس نے آنکھیں اس طرح جما دیں جیسے وہ دور کچھ دیکھنا چاہتا تھا لیکن چکاچوند کرنے والی دھوپ اس کی راہ میں حائل تھی —

''وہاں ایک پہاڑی ٹیلہ ہے'' اس نے آہستہ سے کہا ''ہم وہاں بچپن میں گلی ڈنڈا کھیلا کرتے تھے...

اور ٹیلے کے دامن میں ایک چھوٹا سا چشمہ تھا... اور وھاں ھمارا گھر تھا، چشمے کے قریب... ارے واقعی وھاں سب کچھه بہت خوبصورت تھا!،،

بس اس نے اور کچھه نہیں کہا اور لنگڑاتا ھوا قدمچے کے نیچے اتر گیا۔

... لوکوتا کی آواز مجھے پھر اس دنیا میں واپس لائی۔

''ارے سنو،، اس نے میرا بازو پکڑتے ھوئے کہا ''کیا واقعی وہ جگہ بہت خوبصورت ھے؟،،

''بہت،، میں نے جواب دیا حالانکہ مجھے اچھی طرح وہ ویران پیلا پیلا ٹیلہ اور وہ حقیر چشمہ یاد تھا جو دلدلی چراگاہ میں تھا اور وہ گاؤں بھی، جو بدقسمتی سے جھاڑیوں کی گپھا میں واقع تھا اور کچھه ویران سا تھا۔ مجھے یہ بھی یاد آیا کہ پونیووا کے باشندے کسی دوسری خوشگوار جگہ منتقل ھو کر بسنے کے منصوبے بنا رھے تھے۔

اِبتدا

۱

بڈھا واسیل یاتسینا آدھے سال تک اسپتال میں پڑا رہا لیکن اس کی حالت دن بدن خراب ہی ہوتی گئی ـ ڈاکٹروں کے پاس بڈھے کا کوئی علاج نہ تھا ـ یاتسینا نے

اپنے گاؤں اور گھر جانے کی اجازت مانگی تا کہ وہ ویرخووینا میں اپنے آخری دن گذار سکے ـــ

وہ موت سے ڈرتا نہ تھا اور بہشت پر پکے عقیدے کے ساتھ اس کا انتظار کر رہا تھا ـــ

''بہر حال،، واسیل سوچتا ''کوئی نہ کوئی جگہ ضرور ایسی ہوگی جہاں انسان کو ان تمام مصیبتوں کا صلہ ملیگا جو اس نے اس دنیا میں برداشت کی ہیں ـــ اس کے پاس نہ تو اپنا گھر ہے اور نہ زمین، نہ گھوڑا ہے، نہ بیل... زندگی بھر وہ اجنبیوں کے پاس کام کی تلاش میں پھرتا رہا تھا...،،

وہ لکڑی کاٹنے میں استاد تھا اور ایسا استاد کہ کارپیتھیا میں کوئی بھی لکڑھارا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا ـــ

غالباً کنواری مریم کے پاس کوئی فرشتہ ہے جو یہ سب چیزیں لکھتا جاتا ہے ـــ ایک دن حساب لگا کر وہ اچانک کہیگا:

''دیکھئے، مسیح کی ماں، پاسیکا گاؤں کے اس آدمی واسیل یاتسینا نے کیا کیا مصیبتیں جھیلی ہیں!،، پھر فرشتہ کہیگا ''یہ صحیح ہے کہ جب ملک میں سوویت حکومت آئی تو اس نے یاتسینا کو ایک مستقل ملازمت

دے دی — اسے زمین کا ایک قطعہ اور مکان بھی دیا — اس طرح بڈھے کو اپنی زندگی کے آخری دنوں میں اطمینان کا سانس لینے کا موقع مل گیا...،،

اس موقع پر یاتسینا خود بولنے کی خواہش کریگا — وہ کہیگا کہ یہ بات تو بالکل سچ ھے کہ اب زندگی بہتر ہو گئی ھے — لیکن ہر شخص کو معلوم ھے کہ اس کے ایک لڑکی بھی ھے جس کا نام آننا ھے اور اس کی شادی ابھی نہیں ہوئی ھے کیونکہ وہ حسن سے محروم ھے — اگرچہ یاتسینا خود اس کو محسوس نہیں کرتا لیکن دوسرے لوگ کہتے ھیں — ممکن ھے کہ وہ واقعی خوبصورت نہ ہو — اس کا چہرہ دبلا پتلا ھے اور اس کی آنکھیں ہر وقت اس طرح لال رہتی ھیں جیسے وہ رو رہی ہو — دوسرے لوگ ایسے عیب کو چھپانے کے لئے جہیز دیتے ھیں اور یاتسینا بھی اس جہیز کے متعلق زندگی بھر سوچتا رہا تھا —

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آننا کے لئے ایک معقول شوہر مل گیا — یہ یاتسینا کے متوفی عزیزدار اندرئی کا لڑکا ایوان شیکیتا تھا جو چورنئے گاؤں میں رہتا تھا — ایوان ایک لمبا تڑنگا، مضبوط اور خوبصورت نوجوان تھا لیکن اس کے پاس گھربار نہیں تھا — جب کبھی قسمت

سے آرہ مل میں کوئی آرڈر آجاتا تو وہ لٹھے کاٹتا یا پہاڑوں میں بھیڑیں چراتا یا امیر زمیندار میکولا وارگا کے متفرق کام کرتا رہتا — بہر حال وہ ھمیشہ دوسروں کی ھی چاکری کرتا تھا —

بڈھے شیکیتا کی زندگی ھی میں دونوں دوستوں کے درمیان یہ سمجھوتہ ھو گیا تھا کہ اگر یاتسینا کی بیٹی کو جہیز میں زمین کا ایک چھوٹا قطعہ، مکان اور ایک گائے بھی مل گئی تو ایوان اس سے شادی کر لیگا — ایوان نے بھی اس وقت اپنی رضامندی کا اظہار کیا تھا — ممکن ھے کہ وہ اس وجہ سے راضی ھو گیا ھو کہ وہ اپنے باپ کی مخالفت نہیں کرنا چاھتا تھا یا وہ دوسروں کے گھروں میں رھتے رھتے عاجز ھو چکا ھو — بہر حال چڑیا بھی اپنا گھونسلا بناتی ھے —

اچھا تو اب یاتسینا نے جہیز کے لئے دوڑ دھوپ شروع کی اور اس نے اس کے لئے انتھک کوشش کی — اس نے کئی غیر ضلعوں کا سفر کیا لیکن اس کو کہیں کامیابی نہیں ھوئی — وہ چاھے سر پھوڑ لیتا لیکن کوئی فائدہ نہ ھوتا — اور وہ تو بھلا ھو سوویت حکومت کا ورنہ وہ کہیں کا نہ رھتا — وہ آننا کے لئے کیا چھوڑتا؟ لیکن اب آننا کے جہیز کے لئے ڈیڑھ ھیکٹر زمین تھی

اور گھر تھا جو نئی حکومت نے ان کو دیا تھا — یہ سب آننا کا تھا اور اسی ڈر سے وہ پنچائتی فارم میں بھی شامل نہیں ہوا تھا کہ کہیں اس کی بیٹی کا جہیز هاتھه سے جاتا نہ رہے — شاید فرشتہ یہ بات نہیں جانتا تھا کہ پنچائتی فارم میں شامل ہونے کے لئے اپنی زمین کا کچھه نہ کچھه حصہ فارم میں دینا ضروری تھا؟ اور بھلا بلا زمین کے جہیز کی کیا وقعت رہ جاتی ہے —

یہ تھیں وہ باتیں جو یاتسینا دل ہی دل میں کر رہا تھا جب وہ آننا کی لائی ہوئی کرائے کی گھوڑا گاڑی پر اسنیگویتس سے اپنے گاؤں واپس آ رہا تھا —

اس دن صبح صاف تھی اور پالا پڑ رہا تھا — سڑک تنگ وادی کے اوپر چکر کاٹتی ہوئی رفتہ رفتہ بلندی کی طرف چلی گئی تھی — چاروں طرف برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑ تھے — وہ جنگل جو موسم گرما میں بہت گھنے ہو جاتے ہیں اب بالکل ننگے کھڑے تھے اور ان جنگلوں کے اوپر پہاڑی چراگاہوں میں ایسا چمکدار سفید برف تھا جس کی چمک سے آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں —

آننا سڑک پر برف گاڑی کے ساتھه ساتھه چل رہی تھی اور یاتسینا کو اس کی چوڑی اور ذرا جھکی ہوئی

پیٹھہ کی جھلک دکھائی دے رہی تھی — برف گاڑی کے پٹرے چرمرا رہے تھے اور گھوڑے قدم قدم چل رہے تھے — لڑکی ان کو ایک لمبے کوڑے سے ہنکا رہی تھی —

''آننا،، بڈھے آدمی نے پکار کر پوچھا ''یہ کس کے گھوڑے ہیں؟،،

''میکولا وارگا کے،، آننا نے بلا پیچھے مڑے ہوئے جواب دیا —

''تم اس کو کتنا کرایہ دو گی؟،،

''دونوں طرف کے اسی —،،

''اسی،، بڈھے نے خاموشی سے دہرایا — وہ اس کو بہت بڑا خرچ سمجھتا تھا اور اس کو افسوس ہوا —

اب اس کے درد کو وقتی سکون مل گیا تھا، معلوم نہیں یہ تازہ ہوا کا اثر تھا یا اس بات کا کہ اس کی بیٹی اس کو گھر لئے جا رہی تھی اور وہ پھر اپنا نیا نیا گھر دیکھنے والا تھا جس سے وہ ابھی مانوس نہیں ہوا تھا — بڈھے یاتسینا کو پھر ''یہ دنیا،، اپنی طرف کھینچنے لگی تھی —

''آننا!،،

''کیا ہے، ابا؟،، اب وہ اس کی طرف گھومی —

واسیل نے اپنی بیٹی کا نیک چہرہ دیکھا اور سوچنے لگا کہ اس نے اپنی بیٹی کے ساتھہ زیادتی کی ھے — اس نے کبھی اس سے پیار کا ایک لفظ تک نہیں کہا تھا — اس کے بچپن سے لیکر اب تک کبھی اس سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ وہ کیوں پریشان رہتی ھے، اس کو کس چیز کی ضرورت ھے؟ انھوں نے اپنی پوری زندگی کام، روزمرہ کی روٹی روزی اور جاڑوں کے لئے گرم کپڑوں ھی کے متعلق بات چیت کی تھی — اس خیال نے بڈھے کے اندر ایک سرد لہر دوڑا دی اور فرکوٹ کے باوجود وہ کانپنے لگا — یہ لڑکی ھی ایک ایسی ھستی تھی جو پوری دنیا میں اس کو عزیز تھی —

''آننا، مجھے کچھہ بتاؤ — گاؤں کی نئی باتوں کے متعلق — ھوں؟،، یاتسینا نے اس سے پوچھا اور ایک آہ بھری —

''کونسی بتانے والی بات ھے؟،، آننا نے رک رک کر کہا ''وہ منصوبہ بنا رھے ھیں —،،

''وہ تو میں جانتا ھوں — وہ جنگلوں میں منصوبہ بنا رھے ھیں،، بڈھا بڑبڑایا — وہ اپنی بیٹی کے جواب سے مکدر ھو گیا تھا — ''لیکن کچھہ گاؤں کی بابت بتاؤ —،،

''اب وہ ہر جگہ منصوبہ بندی کر رہے ہیں ––
جنگل میں بھی اور پنچائتی فارم میں بھی––''
''اور فارم میں کیا نئی بات ہو رہی ہے؟'' یاتسینا نے ذرا چونک کر پوچھا–
''وہ لوگ کہتے ہیں کہ زمین بیشک کافی نہیں ہے لیکن میدانی فارموں سے اس فارم کی آمدنی کم نہ ہونی چاہئے––''
''ہوں، تو یہ ہیں ان کے منصوبے!''
لیکن آننا نے اس کی سنی ان سنی کر دی–
''وہ شہد کی مکھیاں پالنا چاہتے ہیں'' اس نے اپنی بات جاری رکھی ''اور انہوں نے چھتے بنانا شروع کر دئے ہیں––''
''ارے، واقعی؟'' حیرت سے بڈھے کی سانس پھنس گئی اور وہ کھانسنے لگا–
''اور آنےوالے موسم بہار میں وہ مویشیوں کی نسل بہتر بنانے کی کوشش کرینگے تاکہ ان سے زیادہ نفع ہو سکے––''
''یہ کیا ہے؟ مویشیوں کی نسل بہتر بنانا؟'' یاتسینا نے پوچھا ''خدا نے مویشی بنائے ہیں– تم کیا بک رہی ہو؟''

''میں بک نہیں رہی ہوں، ابا — میں بکتی کیوں؟،، آننا نے ذرا ناراض لہجے میں کہا ''بہت پڑھے لکھے اور قابل لوگ اسنیگویتس بلکہ کیئف تک سے آئے تھے اور انہوں نے لوگوں کو بہت سی باتیں بتائیں — لوہار کی لڑکی کالینا سیزاک مجھه سے ملنے آئی تھی — اب وہ ڈیری کی نگراں ہے — اس نے مجھه سے کہا ،آننا، ایک درخواست پنچائتی فارم میں شامل ہونے کے لئے دے دو — ہم تم کو پڑھنے کے لئے بھیج دینگے اور جب تم پڑھه جاؤگی تو تم ڈیری پر کام کرنے لگوگی —، پھر کمسومول کے ممبر بھی مجھه سے پرسوں ملنے آئے...،،

''چھوڑو اس کو،، یاتسینا گھبرا کر اپنے تکئے کے سہارے اٹھا ''آننا چھوڑو اس کو، سمجھیں؟ زمین کے بغیر تم ایسی ہو جائیگی جیسے درخت سے کٹی ہوئی شاخ — بغیر زمین کے تم سے کون شادی کریگا؟،، غصے سے بڈھے آدمی کا گلا رندھا جا رہا تھا — ''تمہاری عمر کی دوسری لڑکیاں بچوں والی ہو چکی ہیں — اگر تمہارے پاس زمین ہے تو تمہارے شوہر اور بچے بھی ہوں گے — تمہارے پاس سب کچھه ہو جائیگا! تم کو اس لوہار کی بیٹی کی سنگت نہ کرنا چاہئے! یاد رکھو، آننا!،،

''میں سمجھتی ہوں،، آننا نے جواب دیا ''آپ چلا کیوں رہے ہیں؟ یہی تو میں نے ان سے کہہ دیا ´کہ میں شامل نہ ہونگی ــ،،

بڈھا مطمئن ہو گیا ــ وہ تھوڑی دیر تک خاموش چلتے رہے ــ

یاتسینا نے اس طرح چاروں طرف دیکھا جیسے اس کو یہ ڈر ہو کہ کوئی اس کی بات نہ سن لے اور پھر کہا ــ

''اور کیا ایوان تم سے ملنے آیا تھا؟،،

آننا کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا اور اس نے آنکھیں نیچی کر لیں ــ

''آپ کے اسپتال جانے کے بعد صرف ایک مرتبہ،، اس نے آہستہ سے جواب دیا ــ

''کچھ کہتا تھا؟،، بڈھے نے خوش ہو کر پوچھا ــ

''وہ زیادہ‌تر چپکا ہی بیٹھا رہا ــ اس نے آپ کے متعلق پوچھا ــ پھر اپنا پائپ جلا لیا اور خاموش بیٹھا پیتا رہا ــ وہ نئے بوٹ اور نیا کوٹ پہنے تھا جس میں سبز بانات کی گوٹ لگی تھی ــ اب وہ آرہ مل میں کام کر رہا ہے... ہمارے نوجوانوں کی ملاقات ایوان سے

چھٹیوں کے دوران چورنئے میں ہوئی تھی اور اس نے سب کی بیر سے تواضع کی ۔،،

اس خبر سے یاتسینا کو حیرت ہوئی ۔ اچھا تو یاتسینا کے اسپتال میں پڑے رہنے کے دوران ایوان کے یہ رنگ رہے! لیکن اس میں ایسی غیر متوقع بات کیا تھی؟ کیا یاتسینا کی خود اپنی زندگی یا اس کے دائیں بائیں رہنے والے پڑوسیوں کی زندگی یا ان تمام لوگوں کی زندگی جو ماورائے کارپیتھیا میں رہتے ہیں ایک ایسے بیڑے کی طرح نہیں ہو گئی تھی جو بیچ دریا میں دھارے کے ساتھ اتنا تیز جا رہا ہو کہ اس کے ساتھ چلنا مشکل ہو؟ یہی صورت ایوان کی تھی...

یاتسینا پریشان ہو گیا ۔ بڈھا شیکیتا مر چکا ہے ۔ کیا ایوان اپنا وعدہ پورا کریگا؟ آجکل کے زمانے میں چھہ مہینے کا وقت بہت ہوا! اور ایوان کی موجودہ زندگی کا اس کی پچھلی زندگی سے کوئی مقابلہ نہیں ۔ واسیل کے پریشان دل کو مزید اطمینان کی ضرورت تھی ۔

''کوئی بات نہیں، کوئی بات نہیں،، بڈھے کے زرد ہونٹوں سے بڑبڑاہٹ کی آواز آتی رہی ''ایوان بلا اپنی ذاتی زمین کے کچھہ نہیں کر سکیگا! اور جہاں تک اس کے نئے بوٹوں اور کوٹ کا تعلق ہے وہ گھر اور

کھیت کی کمی نہیں پوری کر سکتے ــ،، بڈھے یاتسینا نے اس طرح اپنے کو اطمینان دلایا لیکن وہ یہ سب اپنے سے زیادہ اپنی بیٹی کی بھلائی کی خاطر سوچ رہا تھا ــ

آننا دوسری طرف مڑ کر خاموشی سے آنسو بہانے لگی ــ وہ بہت کم روتی تھی لیکن آج وہ اپنے آنسو نہ روک سکی ــ شاید اس کو اپنے باپ پر افسوس تھا یا اس بات کا رنج تھا کہ ایوان کی طرف سے اس کو اپنی محبت کا کوئی جواب نہیں ملا اور اس کے باپ نے پھر اس کو سہواً یہ بات یاد دلا دی کہ ایوان اس سے محبت نہیں کرتا تھا اور اس سے شادی کرنے پر محض اس لئے راضی ہوگیا تھا کہ دونوں کے باپوں نے یہ منگنی کی تھی ــ

اور اس وقت گھوڑوں کے پیچھے چلتے چلتے اور اپنی تنہائی کے متعلق سوچتے سوچتے نہ جانے کیوں آننا کو ایک قصہ یاد آگیا جو ایک نوجوان ٹیچر نے جاڑے کی شاموں میں گاؤں کی لائبریری میں ان سب کو پڑھ کر سنایا تھا ــ

کمسومول کے ممبروں نے گھر گھر جا کر سب کو لائبریری آنے کے لئے مدعو کیا تھا ــ انہوں نے آننا کا دروازہ بھی کھٹ کھٹایا تھا ــ پہلے تو آننا کو لائبریری

میں بیٹھنے سے گھبراہٹ ہوئی لیکن جوں جوں ٹیچر قصہ پڑھتا گیا کوئلہ مزدوروں کے چھوٹے قصبے کراسنودون کی لڑکیوں کے لئے آننا پریشان ہوتی گئی — جرمنوں نے ان کے قصبے پر قبضہ کر لیا تھا اور ان کی زندگی بالکل ابتر ہو گئی تھی — آننا کا خیال تھا کہ غالباً ان لڑکے اور لڑکیوں کا قصہ جو اس کو بہت عزیز ہو گئے تھے، ان کی موت پر ختم ہوگا — لیکن اس کے باوجود ان کی زندگی خوشی اور دوستی سے بھری ہوئی تھی — اس میں ایسی مسرت تھی جس کا آننا نے کبھی خواب بھی نہیں دیکھا تھا —

لیکن اس وقت اس کو یہ لڑکے اور لڑکیاں کیوں یاد آ رہی تھیں؟

آننا کے دماغ میں ایک طوفان برپا تھا اور وہ رو رہی تھی...

۲

تقریباً دوپہر کا وقت ہوگا — لگ بھگ پندرہ سال کی عمر کا ایک لڑکا گھوڑے پر سوار تیزی سے اس سڑک پر جا رہا تھا جو پہاڑوں میں لٹھا کیمپوں کی طرف جاتی تھی — گھوڑسوار کو دیکھ کر لکڑ ہاروں نے اپنا کام روک

دیا — وہ برف میں انتہائی ڈھلوان جگہ پر بیچ کے بڑے بڑے نیلگوں تنوں کے درمیان کھڑے ہوکر یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے کہ یہ لڑکا جو سرپٹ ان کی طرف تنگ گھاٹی سے آ رہا تھا، کیا خبر لا رہا ہے —

لڑکے نے گھوڑے کی لگام گھسیٹی، سر پیچھے کی طرف تانا اور دونوں ہاتھ منہ میں لگا کر زور سے چلایا:

''شیکیتا! ایوان!،،

وہ آدمی جس کا نام پکارا گیا تھا، ایک دھوپ سے تپا ہوا، سیاہ ابرو والا لکڑہارا تھا — اس کی آنکھیں بادامی تھیں اور پسینے سے تر سامنے کے بالوں کی ایک لٹ ہیٹ سے باہر لٹک رہی تھی — اس نے کلہاڑی درخت کے تنے میں مار کر لگا دی اور جواب میں چلا کر کہا:

''میں شیکیتا ہوں! کیا کام ہے؟،،

''بڈھا یاتسینا مر رہا ہے!،، لڑکے نے چلا کر کہا ''اس نے تم کو بلایا ہے — تم سے ملنا چاہتا ہے —،،

شیکیتا کی تیوریوں پر بل آگئے — ''بہت ہی برا ہوا،، اس نے آہستہ سے کہا —

ایوان شیکیتا بڈھے یاتسینا کا بڑا ادب کرتا تھا

اور اس کو اپنے باپ کے برابر سمجھتا تھا — اس کو اچانک یہ بات یاد آ گئی کہ کیسے وہ دونوں —— ایک محنت سے جھکا ہوا بڈھا اور دوسرا مضبوط اور پرجوش نوجوان —— کام کی تلاش میں جاتے تھے — اب بڈھا مر رہا تھا — حالانکہ یہ خبر غیرمتوقع نہ تھی کیونکہ کچھ دنوں سے لوگ کہہ رہے تھے کہ یاتسینا اب بچیگا نہیں پھر بھی شیکیتا کو بڑا رنج ہوا — اس کے رنج میں اس احساس جرم نے اور بھی اضافہ کر دیا کہ مرتے ہوئے آدمی سے اسے سچ بات کہنی پڑیگی — اس خیال سے ایوان کی پیشانی پر اور بھی بل آگئے — ایوان نے لڑکے سے پکار کر کہا کہ وہ اس کا انتظار کرے اور وہ ٹیم کے لیڈر سے چھٹی مانگنے گیا —

شیکیتا نے جھونپڑی میں جا کر کپڑے بدلے اور نیچے جا کر پسینے سے شرابور گھوڑے پر بیٹھ گیا، لڑکے کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور روانہ ہوگیا —

سفر کے پہلے حصے میں ایوان بڈھے کے متعلق سوچتا رہا — کیا آدمی کے لئے موت ضروری ہے، کیا آدمی کو ابدی زندگی دینے کے لئے کچھ نہیں کیا جا سکتا؟ سفر کے دوسرے حصے میں یعنی چورنئے سے

پاسیکا تک ایوان یہ سوچتا رہا کہ جاں بلب بڈھے سے سچ سچ بات کس طرح کہی جائے تاکہ وہ بات سمجھہ جائے اور اس پر ناراض نہ ہو لیکن کوئی طریقہ اس کی سمجھہ میں نہ آیا ــ

سڑک جنگل سے نکل کر وادی میں آتی تھی پھر پہاڑی پر چلی جاتی تھی اور اب پاسیکا کا گاؤں ایوان کی نگاہوں کے سامنے تھا ــ

یاتسینا کے مکان کے قریب کوئی نظر نہیں آ رہا تھا ــ دودکش سے دھواں آہستہ آہستہ نکل رہا تھا ــ ایوان سمجھہ گیا کہ اس کو زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے اور ابھی یاتسینا زندہ ہے ــ

مکان سے کچھہ فاصلے پر لکڑی کے گرجا گھر کے قریب ایوان نے لڑکے کو چھوڑ دیا اور خود پیدل چلنے لگا ــ اس کا خیال تھا کہ اگر بڈھے اور اس کے درمیان ملاقات تھوڑی دیر ملتوی رہے تو سب باتیں خودبخود ٹھیک ہو جائینگی اور اس کو مرتے ہوئے آدمی سے کسی بات کی وضاحت نہ کرنی پڑیگی ــ ان خیالات سے چھٹکارا پانے کے لئے ایوان نے جنگل میں اپنے کام کے متعلق سوچنا شروع کیا ــ اس کی پریشانی اچانک ختم ہو گئی لیکن اب اس کو ایک نئی پریشانی

ستانے لگی — یارو ویتس کی لٹھے کاٹنے والی ٹیم سے، جو اس کی چورنئے کی ٹیم سے مقابلہ کر رہی تھی، اس بات کا خطرہ تھا کہ وہ اس کی ٹیم سے بہت آگے نکل جائیگی اور اس کے سامنے سر جھکانے کے سوا کوئی چارہ نہ رھیگا — یہ ایک خوشگوار پریشانی تھی — ایوان کا خیال تھا کہ ایسی پریشانیوں کے بغیر زندگی بے کیف اور بیکار ھو جائیگی جیسی پہلے تھی — ان خیالات میں محو ایوان یاتسینا کے مکان میں داخل ھوا —

آننا اس سے ڈیوڑھی میں ملی جہاں دھندلکا تھا — انہوں نے خاموشی سے ھاتھہ ملائے لیکن نگاہ ملانے سے پرھیز کیا — آننا اس کو کمرے تک لے گئی لیکن خود اندر نہیں گئی بلکہ ڈیوڑھی میں رکی رھی —

کمرے میں گرمی اور امس تھی اور دوا کی بو بھری ھوئی تھی — بڈھا یاتسینا لکڑی کے اونچے بستر پر لیٹا تھا اور اس کے اوپر بکرے کی کھال کا ایک کوٹ پڑا تھا — اس کا سر پیچھے کی طرف ڈھلکا ھوا تھا — پتہ نہیں وہ سو رھا تھا یا چھت پر ٹکٹکی لگائے کچھہ دیکھہ رھا تھا — جب ایوان کے پیر کے نیچے فرش کا تختہ چرچرایا تو اس نے رویاں بھی نہیں ھلایا —

ایوان بستر کے قریب جا کر رک گیا — وہ سوچنے لگا کہ اب اس کو کیا کرنا چاہئے — لیکن اسی وقت بڈھے نے جنبش کی اور نگاہ چھت سے ہٹا کر ایوان کی طرف دیکھا — اس کی آنکھیں بے جان اور دھندلی تھیں — ان سے کسی جذبے کا اظہار نہیں ہو رہا تھا —

''تم ہو، ایوان؟،، یاتسینا بڑبڑایا —

''ہاں، ہاں،، ایوان اس کے اوپر جھک گیا ''آپ نے مجھے بلایا تھا — میں آگیا —،،

''ٹھیک ہے میں نے تم کو بلایا تھا،، یاتسینا نے اس طرح کہا جیسے وہ یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہو کہ اس نے کیوں اسے بلایا تھا — پھر غالباً اس کو یاد آ گیا کیونکہ اس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی — اس نے کوٹ کے اندر کروٹیں لینا شروع کر دیں اور کہنیوں کے سہارے اٹھ کر بیٹھ گیا —

''ایوان، دیکھو، میں مر رہا ہوں،، اس کے لہجے میں ذرا بوکھلاہٹ تھی — ''کیسی مصیبت آن پڑی ہے!،،

ایوان وہی کہنا چاہتا تھا جو عام طور سے ایسے موقعوں پر کہا جاتا ہے ''ارے، آپ یہ کیوں سمجھتے ہیں کہ آپ مر رہے ہیں — آپ اچھے ہو جائیں گے

اور ابھی زندہ رھیں گے!،، لیکن وہ جھوٹ نہ بول سکا اور اپنی ھیٹ ھاتھہ میں لئے خاموش کھڑا اس فر کی شاخ کی سوئیاں توڑتا رھا جو ھیٹ کے فیتے میں لگی ھوئی تھی۔

''ٹھیک ھے، ٹھیک ھے،، یاتسینا نے کہا ''بڈھوں کو مرنا اور نوجوانوں کو زندہ رھنا چاھئے ...،،

اچانک حواس متجمع کرکے اس نے کروٹ لی اور کوشش کرکے اپنی کمزوری پر قابو پا لیا۔ اس نے اپنے تکئے کے نیچے بھوسے کے اندر ھاتھہ سے کچھہ ٹٹولنا شروع کیا۔

یاتسینا نے ایک لپٹا ھوا کپڑا نکالا اور اس کو جلدی سے کھولا جیسے اس کو دیر ھو جانے کا ڈر ھو۔ اس میں کچھہ رقم تھی۔

''یہ لو، ایوان، یہ گھوڑے یا گائے کے لئے رقم ھے،، بڈھے نے زیرلب تیزی سے کہا اور یہ رقم کمزوری سے کانپتے ھوئے ھاتھہ سے ایوان کی طرف بڑھائی۔ ''شاید یہ رقم گاڑی کے لئے کافی نہ ھو لیکن اس کا انتظام تم خود کسی نہ کسی طرح کر لینا... بس میں اتنا ھی کر سکا... ایوان مجھے معاف کرنا...،،

ایوان کی پیٹھہ پسینے سے تر ھو گئی اور اس کے ھونٹ بالکل سن ھوگئے۔ جس طرح وہ ایک منٹ پہلے

بڈھے سے جھوٹ کہنے پر تیار نہ تھا اسی طرح وہ اب اس سے سچ بات نہ کہہ سکا۔

ایوان نے اپنی ہیٹ میز پر رکھہ دی اور یاتسینا کے ھاتھہ سے احتیاط کے ساتھہ رقم لیکر دو مرتبہ شمار کی۔ اس کے بعد اس نے رقم اپنی پتلون کی جیب میں رکھہ لی اور اس کو محفوظ کرنے کے لئے سیفٹی پن لگا لیا۔

بڈھے نے اطمینان کی سانس لی۔ اس پر بڑی تھکن طاری ھوگئی اور وہ پھر اپنے تکیوں میں دھنس گیا۔

ایوان رنجیدہ تھا۔ وہ اب بڈھے کی دعا کا انتظار کر رھا تھا، اس کے آخری الفاظ اور ھدایت کا۔ لیکن اس کو حیرت ھوئی کہ یاتسینا نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔

''ایوان، جاؤ،، یاتسینا نے اچانک کہا ''میں ذرا سوؤنگا۔ آننا سے بھی کہہ دو کہ میں ایک جھپکی لونگا۔،،

اور واقعی وہ فوراً سوگیا۔ اس کی سانس زور سے اٹک اٹک کر چل رھی تھی۔

ایوان خاموشی سے باھر آیا اور دروازہ بند کر دیا۔ آننا اس کا ڈیوڑھی میں انتظار کر رھی تھی۔ نہ تو

اس نے کوئی سوال ایوان سے کیا اور نہ ایوان نے اس سے کچھ کہا— وہ فوراً جانا چاھتا تھا لیکن کوئی چیز اسے روکے ھوئے تھی— اس کی موسم زدہ تپی ھوئی کھال کے نیچے اس کے گالوں کے عضلات پھڑک رھے تھے— وہ پوری دنیا کے خلاف غصے سے پاگل سا ھوگیا تھا اور وہ آننا سے وہ بات کہنے ھی والا تھا جو بڈھے سے نہ کہہ سکا تھا— لیکن اس نے آننا کی آنکھوں کی طرف دیکھا— وہ اس کی طرف غور سے دیکھہ رھی تھی، اس کی آنکھوں میں بڑی امیدیں کھیل رھی تھیں— یہ دیکھہ کر ایوان ٹھنڈا پڑ گیا— اس کا غصہ اسی طرح تیزی سے غائب ھوا جس طرح آیا تھا—

''اچھا، آننا،، اس نے ھیٹ سر پر نیچے جھکاتے ھوئے کہا ''اگر کوئی بات ھو تو ماکوویتس کے لٹھا کیمپ میں اطلاع کرنا— میں چوتھی ٹیم کے ساتھہ کام کر رھا ھوں—،،

آننا اس کو پیچھے کے صحن تک رخصت کرنے گئی جہاں سے جنگل کی سڑک کا نزدیک راستہ تھا— ایوان بڑی صفائی سے لکڑی کا جنگلا پھاند گیا— اس کی نئی سفید جیکٹ کی ایک جھلک دکھائی دی— کھلی جگہ میں ھونے یا کودنے سے اس میں گرمجوشی پیدا

ہوگئی — وہ یکدم مسکرایا اور آننا کی طرف گھومتے ہوئے نرمی سے کہا:

''آننا، زیادہ پریشان نہ ہونا... کوئی چارہ نہیں ہے...''

دو دن بعد واسیل یاتسینا کا انتقال ہوگیا — آننا نے اپنے باپ کی موت بڑے صبر سے برداشت کی — لوگوں کو حیرت تھی کہ وہ اپنے باپ کی لاش پر نہ روئی اور نہ سسکیاں بھریں — صرف اس کا چہرہ زیادہ لمبوترا ہوگیا اور اس کے خد و خال زیادہ تیکھے نظر آنے لگے —

آننا نے سب کچھ خود ہی کیا — گاؤں کے بڑھئی سے تابوت کے لئے طے توڑ کیا اور بڈھے کو خود تابوت میں لٹایا — اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ اپنی پوری زندگی کسی کی مدد کی عادی نہیں رہی تھی — بہرحال آننا نے جو کچھ بھی اس دوران میں کیا ہو وہ اپنے باپ کو یاد نہیں کر رہی تھی بلکہ وہ ایوان کے متعلق سوچ رہی تھی — پہلے تو یہ خیالات اس کو بڑا گناہ معلوم ہوئے اور وہ ان کو اپنے ذہن سے نکال نکال کر پھینکتی رہی لیکن وہ پھر بن بلائے آجاتے — آخرکار وہ ان خیالات میں اس خفیہ عقیدہ کے ساتھ محو ہوکر رہ گئی کہ اس کا یہ گناہ معاف ہو جائیگا —

تجہیز و تکفین کے بعد ایوان آننا کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ وہ سنیچر کو اس سے ملنے آئیگا —

قبرستان سے واپس ہوتے ہی آننا نے سنیچر کے لئے تیاری شروع کردی — اس نے دیواروں پر قلعی کی اور چولھا جلا دیا جیسے ایوان ایک ہفتہ بعد نہیں بلکہ فوراً ہی آ رہا ہو —

بھرے بھرے سینے اور سرخی مائل بالوں والی لوھار کی بیٹی کالینا سیزاک آننا کے پاس آئی اور کہا:

''شاید تم تنہا رہنے سے ڈرتی ہو — ھچکچاؤ نہیں، ہم انتظام کر دینگے کہ چند راتوں تک کمسومول کی لڑکیاں تمہارے ساتھ رہیں یا میں خود آجاؤنگی —،،

آننا پر اس دلاسے کا اثر ہوا لیکن کوئی دوسرا موقع ھوتا تو وہ بڑی خوشی سے کالینا کو اپنے پاس رہنے دیتی لیکن اب اس نے سر ہلا کر کہا:

''نہیں، کوئی ضرورت نہیں — مجھے ڈر نہیں لگتا —،،

اب وہ ایوان کے متعلق بلا ھچکچاھٹ سوچنے لگی — اس نے اپنی دونوں کی آئندہ زندگی کی تصویر تمام جانی پہچانی تفصیلات کے ساتھ ذھن میں کھینچی — یہاں دروازے کی کیل سے ایوان اپنی جیکٹ لٹکائے گا — اس کھڑکی سے میں ایوان کو کام پر سے گھر واپس ھوتے

ہوئے دیکھونگی اور اس میز پر ہم دونوں ایک ساتھه بیٹھه کر رات کا کھانا کھائیں گے ...

باہر صحن میں آ کر آننا نے دیکھا کہ سامنے کے پھاٹک کا ایک تختہ لٹک آیا ہے — اپنی عادت کے مطابق وہ ڈیوڑھی میں ہتھوڑا لینے گئی تا کہ پھاٹک کو ٹھونک کر ٹھیک کر سکے لیکن وہ ایک خیال سے رک گئی ''ایوان کریگا،، اور اس نے ایوان کو تختہ جڑتے ہوئے صاف طور سے دیکھنے کے لئے آنکھیں بھی بند کر لیں —

آننا جس کو پہلے بیکار بیٹھنے کی ذرا بھی عادت نہ تھی، اب بنچ پر بیٹھه کر گھنٹوں یہ یاد کیا کرتی کہ ایوان نے کس طرح اس سے باڑ کے پاس کہا تھا ''زیادہ پریشان نہ ہونا —،، کبھی کسی نے بھی نہیں، حتی کہ باپ نے بھی اس سے مہربانی کے الفاظ نہیں کہے تھے ...

۳

لکڑہارے پورے ہفتے پہاڑوں ہی پر رہتے تھے اور لٹھوں کی بنی ہوئی کوٹھریوں میں سوتے تھے — وہ صرف اتوار کو اپنے گھر والوں

سے ملنے آتے تھے اور گاؤں میں اچانک بڑی چھل پہل ہوجاتی تھی — عام طور پر آرہ مل کی لاریاں ان کو سنیچر کی شام کو نیچے پہنچا جاتیں اور دوشنبہ کے دن تڑکے واپس لیجاتی تھیں — لیکن اس سنیچر کو جس دن ایوان نے آنے کا وعدہ کیا تھا کوئی لاری پاسیکا نہیں پہنچی اور نہ تو دوسرے دن صبح کو اور نہ کھانے کے وقت — شام کا جھٹ پٹا پھیل چکا تھا جب لاریاں گاؤں پہنچیں —

آننا نے سنا کہ ایک لاری اس کے گھر کے قریب رکی — کھڑکی کے نیچے برف کی چرمراھٹ ھوئی — دروازہ زور سے بند ھوا اور ایوان کمرے کے اندر آگیا —

آننا اس کا انتظار کر رھی تھی لیکن اب انتظار ختم ھونے کے بعد وہ اس قدر بوکھلا گئی تھی کہ وہ لیمپ جلانے کے لئے دیاسلائی کی تیلی بھی نہیں سنبھال پا رھی تھی —

"میں خود لیمپ جلا دونگا،، ایوان نے میز کی طرف ٹٹول کر آتے ھوئے کہا اور لیمپ جلا دیا — ایوان اپنے ساتھہ پالے اور جنگل کی خوشگوار مہک لایا تھا —

جب لیمپ کی بتی اچھی طرح جلنے لگی اور شام کے دھندلکے نے کمرے کے کونوں میں پناہ لی تو ایوان

بنچ پر بیٹھه گیا اور اپنا پائپ سلگا لیا — آنا اب بھی میز کے پاس کھڑی ایوان کو ٹکٹکی لگائے دیکھه رہی تھی —

''سفر کے بعد تم بھوکے ھوگے، ایوان،، آخرکار اس نے کہا ،،میں کھانا لا رہی ھوں —،،

''نہیں،، ایوان نے کہا ''میں بھوکا نہیں ھوں—،، پھر ذرا رک کر کہا ''میں کل رات سے یہاں آنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ھم کو رکنا پڑا — یاروویتس کے لوگوں نے ھم کو شکست دینے کی ٹھان لی تھی اور واقعی وہ لوگ کام میں ھم سے آگے ھو گئے تھے کیونکه ھم کام بہت رساں رساں کر رہے تھے اور ھمارے پارٹی سکریٹری نے بھی ھم سے یہی کہا که ھم بہت آرام پسند ھوگئے ھیں— انھوں نے کہا 'تم کو اس کی فکر رہی که تمہارا کام پہلے سے کم نه ھو تم نے اس کے بجائے یه نہیں سوچا که کام زیادہ ھو — '،، پھر ایوان اس طرح بولا جیسے وہ کچھه سوچ رہا ھو ''یه انھوں نے ٹھیک ھی کہا کیونکه بہترین چیز ھمیشه بہترین نہیں رہتی —،،

،،لیکن کوئی پروا نہیں،، ایوان نے ذرا جوش میں آ کر کہا ''آئندہ ھم ان کو دکھا دینگے که ھم کیا ھیں — خدا کی قسم ھم جنگل کو نچا دینگے —،،

''آننا، ہماری ٹیم جس طرح منظم ہونا چاہئے اس طرح منظم نہیں ہے،، اس نے بات جاری رکھی ''مثال کے طور پر مجھ کو لے لو — میں ایک درخت کاٹ کر گراتا ہوں، اس کی شاخیں چھانٹتا ہوں اور پھر اس کو گھسیٹ کر سڑک پر لے جاتا ہوں — اب ذرا حساب لگاؤ کہ میرا کتنا وقت اس تمام کام میں لگ جاتا ہے!،،

ایوان اپنے جوش میں بالکل بہا چلا جا رہا تھا، اس کا اثر آننا پر بھی ہوا تھا —

,,آدمیوں کو ٹھیک کام پر لگانا چاہئے،، اس نے کہا ,,ایک جتھہ درخت کاٹ کر گرائے، دوسرا شاخیں چھانٹے اور تیسرا لٹھے سڑک تک پہنچائے —،،

,,اور ہمارا ایک اور خیال ہے،، ایوان نے رازدارانہ لہجے میں ایک طویل وقفے کے بعد کہا — صاف ظاہر تھا کہ وہ آننا کو کسی بہت اہم بات میں رازدار بنانے کے لئے بے چین تھا — ''ہمارا خیال ہے کہ ہم ایک خط ویرخووینا کے تمام لکڑہاروں کو لکھیں گے، اس خط میں لکھا ہوگا کہ ہم کیا کرنے کا عہد کر رہے ہیں — اس میں کام کی حد اور اس کے لئے مقررہ وقت لکھا ہوگا —،، یہ کہہ کر ایوان خاموش ہوگیا اور اپنے پائپ کے کش زور زور سے لینے لگا — ''لیکن کسی سے

کہنا نہیں — ابھی اس کا چرچا ٹھیک نہیں ھے — ابھی تو ہم خط کا مسودہ تیار کر رہے ھیں —،،

ایوان نے نگاھیں اٹھائیں اور جیسے آننا کو اپنے سامنے ابھی ابھی کھڑے دیکھا ھو اس کو یاد آیا کہ وہ یہاں یہ سب باتیں بتانے نہیں بلکہ بالکل دوسری غرض سے آیا تھا — اس یاد کے ساتھہ ھی اس کا سارا جوش و خروش جاتا رھا —

آننا نے اچانک ایوان کے چہرے کا رنگ بدلتے ہوئے دیکھا اور اس کا دل کسی آنےوالی مصیبت کے خیال سے بیٹھنے لگا —

''آننا تم کھڑی کیوں ھو،، ایوان نے اس کو دیکھے بغیر کہا ''بیٹھہ جاؤ...،،

آننا آھستہ سے بنچ پر بیٹھہ گئی —

''مجھہ سے ناراض نہ ھونا،، ایوان نے نرمی سے کہا ''میں تم سے جھوٹ بولنا نہیں چاھتا... مجھے تم سے محبت نہیں ھے اور نہ پہلے تھی... ابا نے اس کا خیال نہیں کیا — انہوں نے وھی کیا جو سب کرتے ھیں — یہ ان لوگوں کے زمانے کی بات ھے — لیکن میں یہ نہیں کر سکتا — میں اپنی زندگی کیوں تباہ کروں؟ آننا، مجھے برا نہ سمجھنا... میں تم کو رنج

پہنچانا نہیں چاہتا اور نہ اپنے کو... یہ بات ہے...،،

ایوان نے بات ختم کر دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اپنی جیب کا سیفٹی پن کھولا اور وہ رقم جو یاتسینا نے اس کو دی تھی، نکال کر میز پر رکھه دی۔

''آننا، دیکھو پوری رقم ہے ۔ میں نے یہ رقم لے لی تھی تاکہ ان کو مرتے دم پریشانی نہ ہو۔ اس وقت میں ان سے سچ بات نہ کہہ سکا۔ شاید تم یہ سمجھه رہی ہو کہ میرے لئے اب سچ بات کہنا آسان ہے؟،،

آننا بالکل سکتے میں تھی۔ نہ تو اس کو توہین محسوس ہو رہی تھی اور نہ رنج۔ اس کو نہ تو اپنے اوپر ترس آیا اور نہ اس نے ایوان سے نفرت محسوس کی۔ اس کو صرف ایک بات کا ڈر تھا، یعنی اس بات کا شدید احساس کہ سب کچھه تباہ ہو گیا ہے، اس کے تمام خواب اور امیدیں درانتی سے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کردی گئی ہیں۔

''کیا تم نے کوئی اور تلاش کر لی ہے؟،، آننا نے پوچھا ۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

''نہیں، میں نے کوئی اور تلاش نہیں کی،، ایوان نے اٹھتے ہوئے جواب دیا ''کسی نہ کسی دن وہ خود

ھی مل جائیگی... اور یہی صورت تمہاری بھی ھو گی —،،
آننا بالکل گم‌صم بیٹھی رھی — اس کے شانے جھول رھے تھے، اس کی آنکھوں میں آنسو نہ تھے اور وہ ایک طرف ٹکٹکی لگائے دیکھہ رھی تھی —— لیمپ کی زرد روشنی کی طرف — اس نے ایوان کے جاتے ھوئے قدموں کی آھٹ بھی نہیں سنی —

٤

آننا تین دن تک گھر کے اندر تن تنہا پڑی رھی — اس کے دماغ میں کوئی خیال اور دل میں کوئی خواھش نہ تھی لیکن تیسرے دن کے خاتمے پر اس کے لئے تنہائی نا قابل برداشت ھو گئی — اس کی سمجھہ میں نہیں آ رھا تھا کہ کیا کرے — وہ کمرے میں ادھر ادھر ٹہلتی رھی — شام کو اس نے شانوں پر ایک سیاہ شال ڈالی اور گھر کے باھر نکل کر آھستہ اھستہ گاؤں کی لمبی سڑک پر چل پڑی —
سردی کا زمانہ تھا — پورا گاؤں سو چکا تھا — پہاڑوں سے بہت بلند نیا چاند آسمان پر چمک رھا تھا — برف سے ڈھکے ھوئے درخت ساکت کھڑے تھے — ان کی

پتلی شاخیں ان سفید کیڑوں کی طرح معلوم ہو رہی تھیں جن کے پیٹ سیاہ ہوں —

آنتا گاؤں کے آخر تک چلی گئی لیکن کسی سے بھی اس کی مڈبھیڑ نہ ہوئی — بالکل سناٹا اور ویرانی تھی اور اس سناٹے میں برف سے پاک چھوٹے پہاڑی چشمے کی مدھم کلکاریاں اس طرح سنائی دے رہی تھیں جیسے کوئی مٹھی بھر روپہلے سکے بجا رہا ہو —

جس تنہائی سے گھبرا کر آنتا اپنے گھر سے باہر نکلی تھی وہی تنہائی اس کو گاؤں کی طرف پھر واپس لائی — وہ گھروں کی طرف سے گذری جو برف میں دبے سو رہے تھے — کسی کسی کھڑکی میں روشنی اب بھی جل رہی تھی اور آنتا کے دل میں یہ تیز خواہش پیدا ہوئی کہ وہ کسی کھڑکی کو کھٹ کھٹائے — لیکن وہ لوگوں سے کیا کہیگی کہ وہ اتنے رات گئے کیوں آئی ہے؟ جتنا ہی وہ اپنے گھر کے قریب ہوتی گئی اس کا احساس تنہائی اور ناقابل برداشت ہوتا گیا — یہ احساس اس پر ایسا طاری ہوا جیسے وہ کوئی بھاری بوجھ ہو اور اس کی قوت برداشت سے باہر — وہ جھک گئی حالانکہ وہ سیدھی ہوکر ایک گہری سانس لینا چاہتی تھی — وہ بلا سمجھے بوجھے یکدم

لوہار کے گھر کی طرف دوڑ پڑی جس میں نقش و نگار والی ایک چھوٹی سی گیلری اور پھوس سے چھائی ہوئی چھت تھی — کھڑکیوں میں روشنی نہ تھی — میکولا سیزاک اور اس کی سرخ بالوں والی بیٹی کالینا سو چکے تھے — لیکن آننا لٹھوں کی بنی ہوئی پلیا پر دوڑتی ہوئی سامنے کی ڈیوڑھی پر پہنچی اور کھٹ کھٹایا — برف سے منجمد ایک چھوٹی سی کھڑکی میں روشنی دکھائی دی اور دروازے کے پیچھے قدموں کی چاپ سنائی دی —

''کون ہے؟،،

''میں ہوں —،،

دروازہ کھلا — کالینا شب خوابی کا گاؤن پہنے نیند میں جھومتی ہوئی لیمپ لئے کھڑی تھی —

''ارے آننا، تم ہو؟ کیا کوئی خاص بات ہے؟،،

''نہیں، نہیں، کچھ بھی نہیں،، آننا نے ہانپتے ہوئے کہا ''میں ذرا اکیلی ڈرنے لگی تھی بس —،،

... کالینا بستر پر بیٹھی تھی، گھٹنے اٹھائے اور ان پر ہاتھ باندھے، اس کی ٹھڈی گھٹنوں میں گھسی ہوئی تھی — وہ آننا کی رام کہانی اسی مخصوص اور بے تصنع اشتیاق سے سن رہی تھی جیسے عورتیں عموماً

محبت کے قصے سنتی ہیں — لیکن آننا کے ہر لفظ کے ساتھہ اس کا اشتیاق کم ہوتا گیا — کالینا کے گداز اور موہنی والے چہرے پر فکر کے آثار بڑھنے لگے — اس نے بکرے کی کھال کا ایک کوٹ اپنے پلنگ کے پیچھے سے کھینچا اور اپنے شانوں پر ڈال لیا —

بڑے شش و پنج کے بعد آننا نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ایوان کا پورا واقعہ کالینا کو بتائیگی اور آننا کو یقین تھا کہ اس کی سہیلی ایوان کے خلاف اس کی حمایت کریگی — لیکن کالینا صرف ایک سرد آہ بھر کر رہ گئی —

''سمجھہ میں نہیں آتا کہ میں کیا کہوں، آننا — تمہیں یقین نہ آئے گا اگر میں تم سے یہ کہوں کہ یہ کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے، ہے نا؟ تم ایوان کو بھی ملزم نہیں ٹھہرا سکتیں — وہ ٹھیک ہی کہتا ہے — وہ بلا محبت کے شادی کرکے اپنی زندگی کیوں تباہ کرے؟ پرانے زمانے میں باپ زبردستی شادی کرتے تھے یا شاید ضرورت سے مجبور ہوکر ایسا کرتے تھے — لیکن یہ پرانے زمانے کی بات ہے — ہے نا ٹھیک؟ تم خود ہی مجھے بتاؤ...،،

آننا کے لئے اپنی سہیلی کے یہ الفاظ اتنے غیر متوقع تھے کہ اس کے دل کی دھڑکن رک گئی — کالینا

اور ایوان کے منہ سے وہ ایک جیسی بات سنکر حیران رہ گئی، جیسے وہ دونوں کوئی ایسی بات جانتے ہوں جس سے آننا نا واقف ہو —

''تو پھر میں کیا کروں؟،، آننا نے بے چارگی کے عالم میں پوچھا —

''اس کا خیال چھوڑ دو — اور جہاں تک تمہارا اپنا سوال ہے تم کو اپنی زندگی بدل دینی چاہئے — اب تم پرانے طریقے سے زندگی نہیں بسر کر سکتیں!،، کالینا کے چہرے پر اب حسب معمول شرارت آمیز تاثر کھیلنے لگا — ''آؤ، ہمارے ڈیری میں شامل ہو جاؤ، آننا — تم کو اس پر کبھی پچھتاوا نہ ہوگا اور تمہاری زندگی بالکل بدل جائیگی —،،

''وہ کیوں پنچائتی فارم اور ڈیری کے گن گاتی رہتی ہے؟،، آننا ذرا جھنجھلاہٹ کے ساتھہ سوچنے لگی — ''ارے! کیا میں نے کاؤنٹ کی جاگیر میں پورے پانچ سال تک گائیں نہیں چرائی ہیں؟ وہ بھی کام تھا اور یہ بھی وہی کام ہے —،،

''اور جانتی ہو شمال میں کیا ہوتا ہے،، کالینا نے اپنی بات جاری رکھی ''کوستروما کے قریب گوالنیں بعض گایوں سے روزانہ ساٹھہ لی‌ٹر تک دودھ حاصل کرتی ہیں —،،

''سب گپ ہے!،، آننا نے کہا —

''گپ؟،، کالینا کو جوش آگیا ''ارے میرے پاس تو ان گوالنوں کے فوٹو ہیں اور تم کہتی ہو کہ وہ گپ ہانکتی ہیں!،،

کالینا اپنے بستر پر سے اٹھی اور لکڑی کے ایک چھوٹے سے صندوق کا ڈھکن کھولکر چند فوٹو نکال لائی — ان میں نئے سال کے پوسٹ کارڈ تھے جن پر چمکدار فرشتے بنے تھے — اور کسی رسالے سے پھاڑا ہوا تصویردار ورق جس کے کنارے کافی پھٹ چکے تھے — یہ سب ایک رومال میں لپٹا ہوا تھا — کالینا نے رسالے کا ورق میز پر رکھکر اس کو احتیاط سے اپنے ہاتھوں سے برابر کیا —

سفید لباس پہنے مسکراتی ہوئی لڑکیاں صفحے سے آننا کی طرف جھانک رہی تھیں — ایک اور تصویر میں کچھہ چت کبری موٹی گائیں دکھائی گئی تھیں — یہ فوٹو کسی دور دراز اور اجنبی شہر میں لئے گئے تھے جس کا نام کوستروما تھا — اب کالینا نے فوٹو کے نیچے لکھا ہوا مضمون پڑھنا شروع کیا —

''یہ تو اچھا خاصا پڑھتی ہے،، آننا نے مضمون سنکر سوچا لیکن اس کو رشک بھی ہوا — اسے یہ شبہ

بھی نہیں ہوا کہ کالینا نے اس کی ہر سطر ازبر کر لی ھے —

آننا میز کے قریب کھسک آئی اور سننے لگی کہ کس طرح چمپین گائیں مینوتکا، حسینہ اور چیری کی دیکھہ بھال کوستروما کی گوالنیں کرتی تھیں —

''ھم کو بھی ایسی ھی نسل کی گائیں ملینگی،، کالینا نے کہا ''ھے نا؟ شاید اب ھم زیادہ صبر نہ کر سکیں؟ شاید ھم کو مدد نہ ملے؟ تو ھم دونوں کوستروما کے شہر چلیں گے اور ان گوالنوں سے ھدایت حاصل کرینگے،، وہ آننا سے لپٹ گئی اور چمٹی رھی ''ارے آننا، ذرا سوچو تو — ھر پنچائتی فارم میں ڈیری اور ھر ڈیری میں ایک 'حسینہ'! اور پھر اس طرح کی حسین گائیں ھماری چراگاھوں میں چرتی ھونگی! لوگ پوچھیں گے 'یہ کس کے مویشی ھیں؟' اور ان کو بتایا جائیگا کہ یہ پاسیکا گاؤں کے مویشی ھیں ان کے اپنے فارم کے!،،

ایک لمحے کے لئے تو آننا پر بھی کالینا کا جادو چل گیا — اس کو ایسا معلوم ھوا کہ کالینا ھی نہیں بلکہ وہ بھی لمبی گھاس میں بڑی بڑی موٹی گائیں دیکھہ رھی ھے اور لوگوں کو یہ پوچھتے ھوئے سن رھی ھے

''کس کے ہیں یہ مویشی ؟،، لیکن آننا کو اچانک یہ یاد آیا کہ اس کے باپ نے اس کے سکھہ چین کے لئے زمین حاصل کرنے میں کتنی جدوجہد کی تھی! اور اس کو چھوڑ دیا جائے؟ کبھی نہیں! میں اس زمین کے بغیر کیا رہونگی؟ ایک کٹی ہوئی شاخ — اور اگر ایوان نے پھر اپنی رائے بدل دی تو کیا ہوگا؟ تو پھر میں اس کو کیا پیش کرونگی؟ اور تب کون میری مدد کریگا؟ نہیں، میں اپنی زمین پر قابض رہونگی اور کسی کو بھی نہ دونگی — کبھی نہیں، کبھی نہیں!

اس خیال سے کہ وہ کالینا کے کہنے میں آ گئی تھی اس کو اتنی دہشت ہوئی کہ اس کے پورے جسم میں کپکپی دوڑ گئی —

''وہ جھوٹ بول رہے ہیں،، آننا نے یکایک کہا ''یہ بالکل جعل ہے!،، اب اس نے اپنی آواز اونچی کر دی اور ان تصویروں کی طرف غصے سے اشارہ کرتے ہوئے کہا ''اس میں سے کسی کا وجود نہیں ہے! اور ایسا کوئی قصبہ بھی نہیں ہے!،،

اور بلا الوداع کہے وہ وہاں سے چل پڑی —

۵

اسنیگویتس میں بازار کے دن آننا نے ایک گائے خریدی — یہ بادامی رنگ کی دبلی پتلی گائے ایک رسی کے سہارے اپنی مالکہ کے پیچھے پاسیکا جانے والی سڑک پر گھسٹ رہی تھی — آننا کا خیال تھا کہ وہ اندھیرا ہونے سے پہلے گھر پہنچ جائیگی لیکن اس نے اپنا خیال بدل دیا اور نئی بستی میں رات بھر کے لئے رک گئی — دوسرے دن وہ کھانے کے وقت گاؤں سے ہوتی ہوئی گائے لیکر اپنے صحن میں داخل ہوئی — لوگوں کو اس کی خریداری پر تعجب تھا حتی کہ گاؤں سوویت کا چیرمین بھی اپنی برساتی میں آ گیا اور کہنے لگا:

''ارے اس بیوقوف عورت کو دیکھو — اس نے خزاں کے موسم میں گائے خریدی ہے!،،

لیکن آننا نے اس کی باتوں کی کوئی پروا نہ کی — اس کو اس بات پر فخر تھا کہ اب وہ خود ایک گائے کی مالک ہے — جب یہ گائے اس کے پیچھے ٹھاٹھہ سے سینگ ہلاتی آ رہی تھی تو ہر شخص گائے کو دیکھہ رہا تھا، یہ دیکھہ کر آننا پھولی نہ سماتی تھی —

پھر آننا نے میکولا وارگا سے ایک پرانی گاڑی اور

گاڑی بھر سوکھی گھاس خریدی — اس کے پاس ان چیزوں کی قیمت ادا کرنے کے لئے کافی رقم نہ تھی اس لئے اس نے وارگا سے وعدہ کیا کہ وہ موسم بہار میں کام کر کے اس کا قرض ادا کر دیگی —

تقریباً دو پہر کو آنتا گاڑی بھر سوکھی گھاس لیکر گاؤں سے گذری اور پھر لوگوں کو اس کی خریداری پر تعجب ہوا — گھاس اتارنے کے بعد وہ گاڑی کی مرمت کرنے لگی — اس نے لکڑی کاٹنا اور تختوں پر رندہ کرنا شروع کر دیا — لوگ اس کو اپنے صحن میں دن بھر کام کرتے سنتے — بار بار وہ اپنا کام چھوڑ کر باڑے میں گائے کو دیکھنے دوڑ جاتی — گائے خوبصورت نہ تھی لیکن آنتا کو اس کی پروا نہ تھی — اس کا خیال تھا کہ اب اس نے اپنی زندگی اور اس زندگی کے درمیان ایک ناقابل گذر باڑ کھڑی کر لی ھے جس میں کالینا اس کو کھینچنا چاھتی تھی — کوئی اس باڑ کو پار نہیں کر سکتا — آنتا کو اس سے خوشی تھی — اب وہ سوچتی تھی کہ وہ کالینا کا بھی سامنا کرسکتی ھے — بھلا وہ لوھار کی چھوکری اب اس سے کیا کہہ سکتی تھی —

لیکن جب وہ کالینا سے ملی تو کالینا اس سے ھمیشہ کی طرح دوستانہ طریقے سے پیش آئی اور اس نے نہ تو

اپنی گفتگو میں اور نہ اپنے چہرے سے آننا کی باتوں پر اعتراض کیا نہ ان کو سراہا۔ اس نے ڈیری کا بھی ذکر نہیں کیا حالانکہ آننا کو دوسروں سے معلوم ہو چکا تھا کہ کالینا کو شمال کے دوردراز شہر کوستروما سے اپنے خط کا جواب مل چکا ہے۔

لیکن نہ تو گائے کی دیکھہ بھال نے آننا کے احساس تنہائی اور افسردگی میں کمی کی اور نہ گھربار کی فکروں نے۔ اس کی زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ پہلے کی طرح اب بھی زندگی تنہا اور بے کیف تھی۔ پہلے اگر اس کی زندگی میں اکتاہٹ تھی تو اب وہ اور بھی افسردہ رہنے لگی...

ایوان پھر پاسیکا نہیں آیا اور اس کا خیال اب آننا کے لئے بہت زیادہ کوفت و اذیت کا باعث نہ تھا لیکن آننا اس کو نہ بھلا سکی تھی اور نہ بھلانا چاہتی تھی۔

سنیچر کی راتوں کو جب آرہ مل کی لاریاں تیزی سے اس کی کھڑکی کے پاس گزرتیں تو آننا کو انتظار رہتا اور وہ سوچتی کہ بس اب کوئی لاری اس کے گھر کے قریب رک جائیگی۔ لیکن لاریاں بلا رکے گزر جاتیں اور گاؤں سوویت کے سامنے والی چوک پر ان کے انجنوں کی بھراہٹ اور لکڑھاروں کی آوازیں اپنے اپنے گھروں

کو جاتے وقت ایک دوسرے کو پکارتے سنائی دیتیں —
نہ‌جانے کیوں اس بیکار انتظار کے لمحے بھی آننا
کو بہت عزیز تھے...

٦

جنوری کے اوائل میں ماکوویتس پہاڑ کے پانچوں
گاؤں میں یہ افواہ پھیل گئی کہ مقامی لکڑھارے
ویرخووینا کے تمام دوسرے لکڑھاروں کو چیلنج دینےوالے
ھیں اور آئندہ اتوار کو وہ انھیں ایک مشترکہ خط
لکھیں گے جس میں وہ اپنے کام اور وقت کا تعین کرینگے —
یہ خبر پاسیکا کی گاؤں سوویت تک پہنچی اور اس
کے بعد اس کو پروپیگنڈا کرنے والوں یعنی کالینا سیزاک
اور کمسومول کے دوسرے ممبروں اور دو اسکول ٹیچروں
نے اپنے اپنے پروپیگنڈے کے حلقے میں پھیلایا جو پانچ
پانچ خاندانوں پر مشتمل تھے —
گاؤں کا ڈھنڈوریہ یورکو پتیلیتسا جو اسی سال کا
ھونے کے باوجود اب بھی ھٹا کٹا تھا پہلے لکڑھارا بھی
رہ چکا تھا لیکن اب اس کے تین لڑکے جنگل میں کام
کرتے تھے — اس نے جب یہ خبر اپنے پوتے سے سنی

تو گاؤں سوویت پہنچا اور ھاتھہ ھلاتے ھوئے چلا کر کہنے لگا :

''کامریڈ چیرمین، آپ کا بہت بہت شکریہ — جب کبھی کسی کھوئی ھوئی چیز، جلسے یا سینما شو کے متعلق اعلان کرنا ھوتا ھے تو یورکو پتیلیتسا یاد آتا ھے لیکن ایسے موقعوں پر اس کو دودھہ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دیا جاتا ھے— آج سے تم خود ڈھنڈورا پیٹنا، کومے، یہ رھا نقارہ...،، اور ناراضگی سے سرخ ھوکر اس نے اپنے نقارہ کا تسمہ گردن سے نکالنا شروع کیا —

اس ھنگامہ پرور بڈھے سے چھٹکارا پانے کے لئے سوویت کے چیرمین نے پتیلیتسا سے کہا کہ وہ گاؤں بھر میں اعلان کردے کہ یہ خط چورنئے میں اتوار کے دن آرہ مل کے دفتر میں لکھا جائےگا اور جو بھی جلسے میں شرکت کرنا چاھے کر سکتا ھے —

بڈھا پتیلیتسا فوراً ٹھنڈا پڑ گیا اور بڑی شان سے گاؤں کی طرف نقارہ پر چوبیں لگاتا ھوا چل پڑا —

وہ سگریٹ پینے کے لئے لوھار کی دوکان کے قریب رک گیا — یہاں آس پاس کے گھروں کے لوگ پہلے ھی سے جمع تھے — ان میں آننا بھی تھی — وہ لکڑھاروں کے ارادوں سے سب سے پہلے واقف ھو چکی تھی اور اس

طرح سے وہ بھی اپنے کو اس پورے واقعے کا ایک جز سمجھنے لگی تھی —

''دیکھو کیا ہو رہا ہے،، لوہار نے حیرت سے اپنی گدی کھجلاتے ہوئے کہا ''بھلا ان کو کیا ضرورت تھی کہ خواہ مخواہ اتنی ذمہ داری اپنے سر لے لیں؟،،

''اور اگر وہ اپنا وعدہ نہ پورا کر سکے؟،، ایک بڈھے نے آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا جس کے بیٹے اور پوتے جنگل میں کام کرتے تھے —

''کومے، کیسی باتیں کر رہے ہو تم — دیکھنا تمہارے منہ میں چھالا پڑ جائے گا،، ڈھنڈوریہ کو تاؤ آ گیا —

ہر شخص ہنس رہا تھا لیکن ہر ایک ذرا پریشان بھی تھا کیونکہ ان کو یاد تھا کہ پچھلے سال کامنیتسا کے لکڑھاروں نے ایک ذمہ داری لی تھی اور اس کو پورا نہیں کر پائے — ان کی بدنامی پاسیکا تک پھیل گئی تھی حالانکہ کہاں پاسیکا اور کہاں کامنیتسا — گھوڑے پر بھی یہ فاصلہ طے کرنے میں ایک دن سے زیادہ لگتا تھا —

پتیلیتسا نے پرانے لکڑھاروں کی طرح سگریٹ پیر

سے مسلی اور اپنے نقارہ کی چوبیں اٹھا کر روانہ ہوگیا — اس کی ضعیفی سے کانپتی ہوئی آواز اور نقارے کی ضربیں بڑی دیر تک سنائی دیتی رہیں —

"ممکن ہے کہ ہمارے آدمیوں کے دل میں یہ خیال کچھ دنوں سے ہو،" بڈھے نے پھر آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا — "وہ ہر بات بڑی ہوشیاری سے کرتے ہیں — بڑے چالاک ہیں وہ!"

"وہ اپنی طاقت کا اندازہ لگا رہے تھے،" لوہار نے فیصلہ کیا "اور اسی لئے وہ چپکے رہے —"

"اور میرے شوہر نے بھی مجھ کو کچھ نہیں بتایا،" ایک تیز عورت نے جلدی سے کہا — وہ جوتوں کے بغیر صرف گلوشے پہنے تھی "صرف پچھلے ہفتے اس سے ضبط نہ ہو سکا اور اس نے مجھ کو بتایا کہ وہ کوئی بڑا کارنامہ کرنے والے ہیں — لیکن میں نے یہ نہیں پوچھا کہ وہ کیا کارنامہ ہے —"

سب نے ایک ساتھ باتیں کرنا شروع کردیں — کسی کے شوہر جنگل میں کام کرتے تھے اور کسی کے بیٹے — صرف آننا اجنبی بنی کھڑی تھی — ہر شخص کو معلوم تھا کہ اب یاتسینا کی بیٹی کا جنگل سے کوئی تعلق نہیں ہے اور کوئی اس کی طرف مخاطب بھی نہیں ہوا —

اس بات سے اس کو اتنی تکلیف ہوئی کہ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا —

''میں اس خط کے متعلق بہت دنوں سے جانتی تھی!،، وہ اچانک چلائی ''ایوان شیکیتا نے تو مجھے مہینہ بھر ہوا بتایا تھا،، اور اس نے گلوشے والی عورت کی طرف حریفانہ انداز میں دیکھا —

۷

اتوار آیا — صبح ہی سے لوگ جوق در جوق چورنئے کی سڑک پر جاتے دکھائی دینے لگے — اپنی کھڑکی سے آننا نے لکڑ ہاروں اور ان کی بیویوں کو اتوار کے اچھے کپڑے پہنے جاتے ہوئے دیکھا— مرد گھر کے بنے ہوئے کپڑے کی بھوری جیکٹیں پہنے تھے جن میں سبز یا سیاہ فلالین کی گوٹ لگی ہوئی تھی اور سروں پر ہیٹ تھے جن کے فیتوں میں صنوبر کی ایک ٹہنی ضرور لگی تھی — عورتیں گرم اور روئیں دار گونیا * اور گھیردار سفید اسکرٹ پہنے ہوئے تھیں —

---

* گونیا —— عورتوں کا اوپر کا لباس —

کمسومول کے ممبروں نے گھوڑا گاڑیاں جوت لی تھیں اور ان بڈھوں کو لیجا رہی تھیں جو چورنئے تک پیدل نہیں جا سکتے تھے — گھوڑے پوری رفتار سے گھنٹیاں بجاتے اور راھگیروں پر برف اچھالتے چلے جا رہے تھے —

جب سڑک خالی ھو گئی تو آننا کھڑکی سے ھٹی — اس نے اپنی گونیا پہن کر اور رومال سر پر باندھ کر مکان میں قفل لگایا اور چورنئے کی طرف روانہ ھو گئی —

کوئی دو گھنٹے بعد وہ آرہ مل کے دفتر کی دو منزلہ عمارت میں پہنچ گئی —

ابھی جلسہ شروع نہیں ھوا تھا اور گاؤں سے لکڑھاروں کے اور بھی جتھے آ رھے تھے — دفتر کے سامنے صحن میں بڑا مجمع تھا میلے جیسی چہل پہل تھی —

اس بڑے مجمع سے آننا پریشان ھو گئی — اس نے دروازے تک جانے کی کوشش کی تاکہ وہ اپنے لئے کوئی زیادہ الگ تھلگ جگہ ڈھونڈھ لے لیکن وہ ابھی برساتی میں پہنچی تھی کہ اسے ایوان نظر آیا — وہ نوجوانوں کے ایک جتھے کے بیچ میں کھڑا کچھہ بتا رھا تھا — اف خدا، وہ کتنا لمبا ھے اور اس کے شانے کیسے چوڑے چکلے! کتنے بانکپن سے اپنی جیکٹ پہنے ھے — اس کی ھیٹ اور نئے بوٹ بھی اس پر بہت سج رھے تھے —

وہ بالکل کھلا جا رہا تھا ــ شاید اس نے یہ محسوس کیا کہ آننا کی آنکھیں اس پر جمی ہوئی ہیں کیونکہ وہ ایک لمحے کو مڑا اور کسی کو نہ دیکھ کر پھر تقریر کرنے لگا ــ

بہتر تو یہی ہوتا کہ آننا وہاں سے چلی جاتی اور اس کو نہ دیکھتی لیکن یہ اس کے بس میں نہ تھا ــ آننا نے بھیڑ کے اندر گھس کر اپنا راستہ بنایا اور شیکیتا کے برابر جا کھڑی ہوئی ــ

''ہیلو، ایوان،، اس نے آہستہ سے کہا ــ

ایوان مڑا اور یک دم اس کے چہرے کی خوشی رفوچکر ہو گئی ــ

''میں یہاں نہیں آ رہی تھی،، آننا نے جلدی سے کہا جیسے وہ اپنے یہاں آنے کا جواز اس کے سامنے پیش کر رہی ہو ''میں بستی جا رہی تھی اور میں ایسے ہی ادھر آ گئی ــ،،

وہ پھاٹک کی طرف چل پڑے جہاں مجمع ذرا کم تھا ــ

''اچھا، آننا، زندگی کیسی گزر رہی ہے؟،، ایوان نے لمبی خاموشی کے بعد پوچھا ــ

''بالکل ٹھیک ــ،،

''دیکھو آج کیسا شاندار جلسہ ہو رہا ہے — اتنے سارے لوگ تو دفتر کی عمارت میں سمائیں گے بھی نہیں... ہمیں یہ جلسہ اسکول میں کرنا پڑے گا — وہاں جگہ زیادہ ہے... ہاں، تم ٹھہروگی یا جاؤگی؟،،

''میں دیکھونگی،، آننا نے جواب دیا ''شاید میں ذرا دیر کو ٹھہر ہی جاؤں... ارے ایوان! تم نے اپنی جیکٹ کیسے پھاڑ لی،، اس نے اس کی بغل کے نیچے ایک کھرونچا دیکھہ کر اچانک پوچھا —

''خدا جانے،، ایوان نے شرم سے سرخ ہوکر کھرونچے میں انگلی ڈالتے ہوئے کہا ''شاید میرا ڈیل ڈول بڑھہ رہا ہے — ممکن ہے کہ اس وجہ سے جیکٹ پھٹ گئی ہو —،،

''اتار دو،، آننا نے اس طرح کہا کہ مشکل سے سنا جا سکے ''میں اس کو سی دونگی — میرے پاس سوئی تاگہ ہے —،،

''لیکن کہاں؟ یہاں مجمع میں؟،، ایوان نے پیچھے نگاہ ڈالی اور شرم سے سرخ ہو گیا —

''اچھا، چلو وہاں گاڑیوں کے پیچھے،، آننا نے کہا ''وہاں کوئی نہیں ہے —،،

وہ صحن کے دوسرے سرے پر چلی گئی اور ایوان بادل نخواستہ پیچھے پیچھے ہو لیا — گاڑیوں کے پیچھے

پہنچ کر اس نے جیکٹ اتار دی اور خالی قمیص پہنے کھڑا رہا — آننا نے اپنے بلاؤز سے سوئی تاگہ نکالا اور کھلا ہوا جوڑ سینا شروع کیا — اگر ایوان اس کے پاس یوں کھڑا رہتا تو وہ بڑی خوشی سے اسی طرح پورا دن سینے میں گزار سکتی تھی —

''پاسیکا کے لوگ کہتے ہیں کہ تم نے ایک گائے خریدی ہے — کیا یہ صحیح ہے؟،، ایوان نے خاموشی کے بعد پوچھا —

''ہاں، ایک گاڑی اور کچھ سوکھی گھاس... آکر کسی دن دیکھو، ایوان،، اس نے ایوان سے رکتے رکتے کہا —

''اچھا، میں کسی دن آؤں گا،، اس نے جواب دیا تاکہ آننا کے جذبات کو ٹھیس نہ لگے ''مجھے وقت ہی نہیں ملتا — اور آننا تم پنچائتی فارم میں شریک نہیں ہوتیں یہ بڑی غلطی ہے — تمہارے یہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ 'پاسیکا کے تین شخص فارم سے باہر ہیں: دو سابق کورکل* اور یاتسینا کی بیٹی!' ،،

---

* کورکل — مالدار کسان جو کھیت مزدوروں کے کام سے ناجائز فائدہ اٹھاتا تھا —

''کون کہتا ہے کہ میرا کورکلوں سے میل ہے؟،، آننا نے غصے سے جواب دیا ''لوگوں کو میرے متعلق ایسی باتیں کہتے ہوئے شرم نہیں آتی!،،

''ممکن ہے کہ کورکلوں سے تمہارا میل نہ ہو لیکن تم کورکلوں کے ھاتھه میں کٹھه پتلی ضرور ہو—،،

''اور فارم پر میں کیا کرونگی؟،، آننا نے ناراضگی سے پوچھا اور اپنی سلائی پر زیادہ جھک گئی—

''جو دوسرے کر رہے ھیں—،،

''میرے پاس بھی گھربار ہے—،،

''اور اس سے تمہیں کیا خوشی نصیب ہوتی ہے؟،،

''اس سے میرا پیٹ بھرتا ہے —— خدا کا شکر ہے—،،

''یہ سوال نہیں ہے،، ایوان نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا ''میں تم کو کیسے سمجھاؤں؟ سب لوگ ایک ساتھه ھیں تم الگ ہو، بالکل تنہا، جیسے تم دوسروں سے بری ہو—،،

''اگر میں ان سے بری ہوں تو مجھے پروا نہیں! مجھے بالکل پروا نہیں!،،

آننا نے دانت سے تاگہ کاٹا اور جیکٹ جھاڑ کر خاموشی سے ایوان کو دیدی—

''اوہ، بہت بہت شکریہ،، اس نے اطمینان سے کہا ''اچھا، آننا، اب مجھے چلنا چاہئے ورنہ لوگ مجھ کو ڈھونڈینگے — تم ٹھہرو، بستی تک پہنچنے کے لئے ابھی بہت وقت ہے —،،

''کہہ نہیں سکتی،، اس نے افسردگی سے جواب دیا، حالانکہ وہ بہت خوش تھی کہ ایوان نے اس سے ٹھہرنے کو کہا —

ایوان اپنے ساتھیوں کی تلاش میں روانہ ہوگیا اور آننا کھڑی اس کی ٹوپی دیکھتی رہی جس میں صنوبر کی ٹہنی لگی تھی اور جو سر پر کافی پیچھے کھسکی ہوئی تھی — وہ مجمع میں چلا جا رہا تھا —

جلسے کو واقعی اسکول میں منتقل کرنا پڑا — دو درجوں کا درمیانی دروازہ کھول دیا گیا اور ڈسکیں قریب قریب کرلی گئیں پھر بھی بہت سے لوگوں کے پاس گیلری میں کھڑے ہو کر اور گردنیں تان تان کر دیکھنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا —

آننا اس حصے میں جہاں افسر بیٹھے تھے، ایک سیٹ کے کونے پر ٹکی ہوئی تھی — اتفاق سے اس کے پاس پاسیکا کا بڈھا ڈھنڈوریہ پتیلیتسا بیٹھا تھا جو سب سے پہلے چورنئے پہنچ گیا تھا —

ایوان صدارتی میز کے پاس لٹھا کیمپ کے نوجوان

اور سرخ گالوں والے نگراں نیمیش اور کسی اور بھاری بھر کم شخص کے درمیان بیٹھا تھا جس کا چہرہ بڑا تھا اور اس کی بھوری آنکھوں سے خوشی کا اظہار ہو رہا تھا — یہ کمیونسٹ پارٹی کی ضلع کمیٹی کا سکریٹری اول روسینکو تھا —

روسینکو کے قریب ایک اور شخص بیٹھا تھا جس کا سر گنجا تھا — اس ادھیڑ عمر کے آدمی کے گلے میں ایک اونی مفلر لپٹا تھا — آننا نے اس آدمی کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا — اس کو اس آدمی پر ترس آ رہا تھا کیونکہ وہ بہت ھی بیمار آدمی کی طرح مضمحل نظر آ رہا تھا — کبھی کبھی وہ سکریٹری کی طرف مڑ کر مسکراتے ہوئے کچھ کہتا — لیکن اس کی مسکراھٹ مریضوں جیسی تھی —

''بابا، یہ گنجا کون ھے؟،، آننا نے پتیلیتسا سے پوچھا —

''ڈاکو،، ڈھونڈوریہ نے جواب دیا —

''ارے نہیں!،،

''میں سچ کہہ رہا ہوں — وہ ڈاکو ھے،، پتیلیتسا نے اپنی بات دھرائی ''اور اس کے پیچھے یارووِیتس لٹھا کیمپ کے جو لوگ بیٹھے ھیں، وہ بھی سب لٹیرے ھیں اور وہ ان کا سردار ھے!،،

''ارے، کیا انھوں نے کسی کو مار ڈالا ہے؟،،
آننا نے یقین نہ کرتے ہوئے پوچھا۔
''نہیں،، ڈھنڈوریہ نے اپنا سر ہلا دیا۔ ''میں
جھوٹ نہیں کہونگا۔ لیکن انھوں نے ہمارے آدمیوں
کو دو مرتبہ ہرا کر نشان جیتا ہے اور اب وہ ہم کو
تیسری مرتبہ ہرانے پر تلے ہوئے ہیں، ہم کو ذلیل کرنا
چاہتے ہیں۔ وہ واقعی لٹیرے ہیں!،،
آننا ہنسنے لگی ''اس سے تو وہ لٹیرے نہیں ہو
جاتے۔،،

بہر حال اس وقت سے اس کو مفلر والے آدمی سے کوئی
ہمدردی نہیں رہی بلکہ جب نیمیش نے اس کو سگریٹ
دی تو اس کو برا بھی لگا۔

ہال میں بڑا شور غل تھا۔ لوگ کرسیاں ادھر
ادھر کھسکا رہے تھے اور ایک دوسرے کو پکار رہے تھے۔
روسینکو اب کرسی پر نہیں بیٹھا تھا وہ میز کے
پاس کھڑا تھا اور لال میزپوش کے شکنیں احتیاط
کے ساتھ ہاتھ سے مٹا رہا تھا۔ وہ کھڑا انتظار
کرتا رہا اور اس طرح غور سے مجمع کی طرف دیکھتا
رہا جیسے وہ کسی کا منتظر ہو۔ آخرکار اس نے کہا
''ساتھیو!،، اور پھر بڑے اعتماد سے کہنے لگا:

''ساتھیو! میں آپ سے کہنا چاھتا ھوں کہ انسان پر جتنی بھی مصیبتیں پڑ سکتی ھیں ان میں تنہائی کی مصیبت سب سے زیادہ ڈراؤنی ھے۔ تنہائی میں زندگی گزارنا، سفر کرنا یا کام کرنا بہت ھی تلخ ھوتا ھے۔ اس سے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ھے۔ آپ خود اس کے متعلق جانتے ھیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ جب کوئی آدمی دوستوں کے درمیان ھوتا ھے تو اسے ایسا محسوس ھوتا ھے جیسے اس کے پر لگ گئے ھوں؟ تنہائی ھم سوویت عوام کے پاس سے اس طرح بھاگ رھی ھے جیسے سورج نکلنے پر کہرا رفو چکر ھو جاتا ھے۔ یہ بات انتہائی پرمسرت اور اھم ھے کہ ھم یہاں ایک اھم دستاویز پر مشترکہ طور سے تبادلۂ خیال کرنے جمع ھوئے ھیں۔ یہ دستاویز ھمارے ملک کو زیادہ دولتمند بنانے اور ھم میں سے ھر ایک کو زیادہ خوش کرنے میں مدد دے سکتی ھے۔ اور کیا دنیا میں کوئی ایسا شخص ھے جس کو مسرت کی ضرورت نہ ھو؟''

پہلے تو آننا نے سکریٹری کی تقریر گھبراھٹ کے ساتھہ سنی جیسے وہ اسی کی بابت، اس کی تنہائی اور اس کی خوشی کے حصول کی ناکام کوشش کے متعلق ذکر کر رھا ھو لیکن رفتہ رفتہ اس کی گھبراھٹ دور ھوتی

گئی اور پھر بالکل جاتی رہی — سکریٹری بولتا رہا لیکن اب اس کی تقریر کا تعلق آننا سے نہ تھا بلکہ وہ پتیلیتسا کے بیٹوں اور چورنئے کے استیپان فیودرووچ کے بیٹوں، ایوان شیکیتا اور بہت سے دوسرے لوگوں کا ذکر کر رہا تھا — یہ ان کی زندگی اور کام کے متعلق باتیں تھیں — گرما گرم بحث شروع ہو گئی، مسائل پر بحث ہونے لگی لیکن ان سب باتوں میں آننا کا کوئی ذکر نہ تھا —

اب نیمیش نے خط پڑھ کر سنایا — جب وہ خط پڑھ چکا تو لکڑھاروں نے میز کے قریب جا کر اس پر دستخط کرنا شروع کر دئے — انہوں نے اپنے کو بالکل پرسکون ظاہر کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے جوش کو چھپا نہ سکے — شیکیتا کو بھی اپنے جذبات پر قابو نہیں رہا — وہ کاغذ پر جھکا ہوا تھا اور آننا نے گردن بڑھا کر دیکھا کہ اس کے ہونٹ حرکت کر رہے تھے اور ہاتھ میں قلم کانپ رہا تھا —

بالکل غیر متوقع طور پر بڈھا یورکو پتیلیتسا بھی میز کے سامنے جا پہنچا — آننا نے دیکھا بھی نہیں کہ اس نے اس کے برابر کی سیٹ کب چھوڑی تھی —

''بابا، تم کیا چاہتے ہو؟،، نیمیش نے بڈھے کو قلم کی طرف ہاتھ بڑھاتے دیکھ کر پوچھا —

''تمہارا کیا مطلب ہے؟،، بڈھے نے حیرت سے پوچھا ''کیا تم مجھه کو مخالف یا کوئی ایسا ویسا سمجھتے ہو؟،،

''آج صرف لکڑھارے دستخط کر رہے ہیں،، نیمیش نے مسکراتے ہوئے کہا —

''اور ہمارا کیا ہوگا؟،، پتیلیتسا نے ناراضگی سے پوچھا ''ہم کوئی باغ کے گھاس پھوس ہیں؟ خدا کا شکر ہے کہ ہم پنچائتی فارم میں شامل ہیں اور ہم میں کوئی خرابی نہیں ہے!،،

''میں متفق ہوں — اور میں بھی یہی کہتا ہوں،، استیپان فیودرووچ نے چلا کر کہا اور اپنی کہنیوں سے راستہ بنانے لگا تاکہ پتیلیتسا کے قریب آجائے —

لیکن نیمیش نے ان کی بات نہیں مانی ''پنچائتی فارم اور بات ہے اور لٹھے کاٹنا اور بات ہے — ایک کا تعلق دوسرے سے بالکل نہیں ہے —،،

''یہ اچھی رہی،، پتیلیتسا نے اپنے ہاتھه نچاتے ہوئے کہا ''اب ہم پنچائتی فارم کے کسان ہیں، کوئی معمولی مزدور نہیں ہیں اور چونکہ ہم پنچائتی فارم کے کسان ہیں اس لئے ہمارا تعلق ہر چیز سے ہے، کامریڈ چیرمین!،،

''لیکن تم تو ذمے داری نہیں لے رہے ہو، ہے نا؟،، نیمیش نے غصے سے چلا کر کہا۔

''ایک منٹ ٹھہرو، ناراض نہ ہو میخائلو،، سکریٹری نے اس کا شانہ چھوتے ہوئے کہا۔ ''اتنا ناراض نہ ہو۔ ان کا اور ہم سب کا یہ مشترکہ کام ہے۔،،

اس کی تائید میں ہال شور اور تالیوں سے گونج اٹھا۔ بڈھے پتیلیتسا نے فاتحانہ انداز میں گہری سانس لی اور روشنائی میں دو مرتبہ اچھی طرح اپنا قلم ڈبو کر بڑی محنت سے دستخط کرنے لگا۔ اس نے کوشش کر کے جلی حروف میں دستخط کئے تاکہ بعد میں لوگ شہر میں اس کا نام دیکھیں۔

آج کل جس طرح سے بھی گفتگو شروع ہو، خواہ پاسیکا میں یا چورنئے یا یاروویتس میں یا پھر سڑک پر بہرحال اس گفتگو کا خاتمہ لکڑھاروں کے معاملے پر ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ لکچرر انسان کی ابتدا کے متعلق تقریر کرنے اوژگورد سے پاسیکا آیا۔ کافی مجمع تھا اور سب نے اس کی تقریر غور سے سنی۔ تقریر ختم ہونے کے بعد لکچرر نے پوچھا کہ کوئی سوال ہے۔

''ضرور،، ایک دور کے کونے سے آواز آئی ''کامریڈ

لکچرر، یہاں آنے سے پہلے آپ یاروویتس گئے تھے — وہاں لکڑھارے کیسا کام کر رہے ھیں؟،،

''ایک اور سوال،، کسی نے پوچھا ،، پوروشکووہ میں لوگوں نے کونسی مشین بنائی ھے؟ لوگ کہتے ھیں کہ وہ پانچ آدمیوں کا کام کر سکتی ھے، پورے پورے درخت اٹھا سکتی ھے — ،،

لکچرر ناراض ھوگیا — ان سوالوں کا انسان کی ابتدا سے کوئی تعلق نہ تھا اور وہ ان سوالوں کا جواب نہ دے سکا — دوسری طرف سننےوالے بھی اس کی تقریر سے بہت ھی غیر مطمئن رھے —

اس کے بعد کمسومول کے ممبروں نے گاؤں سوویت کے سامنے لکڑی کا ایک بورڈ لگا دیا — ھر صبح کالینا سیزا ک اس پر پچھلے دن کے کام کا نتیجہ لکھہ دیتی تھی اور اگر آج کا نتیجہ کل کے نتیجے سے کم ھوتا تو لوگ فوراً دفتر جا کر چیرمین سے اصرار کرتے کہ وہ فوراً نیمیش کو ٹیلیفون کرکے اس کی تصدیق کرے — ''ایسا نہیں ھو سکتا، ھے نا؟ کچھہ غلطی ھو گئی ھے —،،

ھر صبح نوٹس بورڈ کے قریب بڑا جوش و خروش نظر آتا — لوگ یا تو خوش ھوتے یا ناراض ھو جاتے لیکن آننا کے لئے اس کی ایک مخصوص ذاتی اھمیت تھی —

یہ نوٹس بورڈ ایوان کی زندگی دیکھنے کی ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی — اسی کھڑکی سے دیکھ کر وہ پتہ لگا لیتی تھی کہ اس کے محبوب کی زندگی کیسی کٹ رہی ہے —

بہت ہی سویرے جب لوگ اپنے گھریلو کاروبار میں مشغول ہوتے آننا تیزی کے ساتھ گاؤں سوویت میں یہ آکر دیکھتی کہ اس دن چوتھی ٹیم کی کیا پوزیشن رہی — آیا وہ بلند پرواز ہوائی جہاز کے قریب ہے یا خدا نخواستہ نیچے کچھوے کے پاس؟

اس تنہا لڑکی کے دل میں چہل پہل، پریشانیوں اور خوشیوں کی خواہش تھی —— ہر اس چیز کی خواہش جس سے الگ تھلگ رہنے کی وجہ سے محروم ہو گئی تھی —

۸

فروری کے وسط میں پہاڑوں پر کئی دن تک خوب برفباری ہوئی — درخت بھاری اور پھولے پھولے برف میں لپٹے لپٹائے کھڑے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے جنگل میں خاموشی ہے لیکن ایسا صرف دور سے معلوم ہوتا تھا — پہاڑ کی سڑکوں پر آتے ہی جمود و سکوت کا تاثر فوراً ختم ہو جاتا تھا —

موڑ پر سے ہر منٹ برف سے اٹے ہوئے گھوڑے اور تین ٹن لٹھے لیجانے والے ٹرک درختوں سے لدے دکھائی دیتے — لاری ڈرائیور بے صبری سے ہارن بجا کر گھوڑا گاڑیوں سے ہٹنے کے لئے کہتے یہاں تک کہ وہ سڑک پر ایسی جگہ پہنچ جاتے جہاں وہ اپنی لاریاں گھوڑا گاڑیوں سے آگے نکال سکتے — پہاڑوں پر جابجا برف کے پردے کو پھاڑ کر کیمپ کے الاؤں کا دھواں نظر آتا اور آروں اور کلہاڑیوں کے چلنے کی آوازیں سنائی دیتیں —

کہیں اوپر سے ہوشیار رہنے کی پکار سنائی دیتی — پھر ایک لمحہ خاموشی رہتی اور ایک شاندار بیچ کے درخت کی پھننگ ہلکے ہلکے ہلنے لگتی — ایک لمحہ اور گزرتا پھر ایک طویل گھڑگھڑاہٹ پہاڑوں پر پھیل جاتی اور برف کی چھری اڑ کر درختوں کی چوٹیوں سے بھی زیادہ بلند ہو جاتی جیسے کسی آتشگیر دھماکے کے بعد دھواں بلند ہوتا ہے — لکڑھارے جو گرے ہوئے درخت کی شاخیں چھانٹنے کے لئے دوڑ رہے ہوتے اس میں چھپ جاتے —

آخرکار برفباری رک گئی —

غیر متوقع طور پر جنوبی ہوا چلنے لگی اور موسم بہار جیسی گرمی ہو گئی — برف پگھل پگھل کر پہاڑوں

کے نیچے چھوٹے چھوٹے چشموں کی شکل میں جانے لگی ــ پتھروں پر ان چشموں کے بہنے سے ایک مدھم موسیقی پیدا ہوتی ــ لیکن دوسرے دن بارش ہو گئی اور اب موسیقی زوردار ہوگئی ــ برف اتنے زور میں پگھلنے لگی کہ معلوم ہوا پہاڑوں پر تالابوں کے پھاٹک کھول دئے گئے ہیں اور پانی زور شور سے بلا روک ٹوک نیچے آ رہا ہے ــ

گھاٹیاں میلے چشموں سے بھر گئیں اور یہ چشمے تنگ گھاٹیوں سے نکل کر آزادی سے باہر نکل آئے ــ ان کا پانی صنوبر کی نوکیلی پتیوں اور پھولے ہوئے جھاگ سے ڈھکا ہوا تھا ــ

سڑکیں پانی کی وجہ سے کھوکھلی ہو کر اندر بیٹھ گئیں ــ پل زوردار آواز کے ساتھ ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور بھنور میں غائب ہو گئے ــ چھوٹے چھوٹے دریا بھی امنڈ آئے اور انہوں نے وادیوں کی چراگاہوں میں سیلاب پھیلا دیا ــ

اس رات پاسیکا یا دوسرے گاؤں میں روشنیاں گل نہیں کی گئیں ــ لوگ یا تو اپنے مکانوں کے باہر کھڑے رہے یا گاؤں سوویت کے چاروں طرف جمع ہو گئے ــ وہ دور گھڑ گھڑاہٹ اور پانی میں چیزیں گرنے سے بھچاکوں

کی آواز سن رہے تھے — یہ آواز ایسی تھی جیسے کسی بہت بڑے دیوقامت برتن میں چٹانیں ابل رہی ہوں اور طوفان‌خیز پانی ان کو ادھر ادھر پھینک رہا ہو —

ٹیلی‌فون پر لٹھا کیمپ کے دفتر کو پکارتے پکارتے پاسیکا کی گاؤں سوویت کے چیرمین کا گلا پڑ گیا لیکن ڈیوٹی‌والی لڑکی نے جواب نہ دینا تھا نہ دیا حالانکہ چیرمین برابر چلاتا رہا ''اکس‌چینج، اکس‌چینج!،، صبح تک گاؤں ایک جزیرہ معلوم ہونے لگا — اس کے چاروں طرف کی وادی گدلے پانی سے بھری ہوئی تھی —

ہر چیز اچانک بدل گئی تھی — پہاڑ جو پہلے سفید و خوبصورت تھے اور شاہانہ خاموشی کے ساتھ کھڑے تھے اب سیسے کے رنگ کے بھدے اور اجڑے پجڑے دکھائی دینے لگے — ایسا معلوم ہونے لگا کہ وہ رات‌بھر میں زیادہ اونچے بھی ہوگئے ہیں جیسے وہ کسی وحشتناک آواز کو سن کر ان نشستوں پر سے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جن پر وہ مدتوں سے بیٹھے تھے — پہاڑوں کی چوٹیوں پر بادل منڈلا رہے تھے اور اپنے پھٹے پھٹے ٹکڑے خاردار جنگلوں سے الجھا کر پھاڑتے جا رہے تھے —

آننا کے لئے گھر کے اندر رکنا دشوار ہو گیا اور وہ گاؤں سوویت جا پہنچی — وہاں بڑا مجمع تھا اور تمبا کو کا دھواں بھرا ہوا تھا — وہ بھیڑ کو چیرتی ہوئی دروازے تک گئی اور اس نے کالینا کو دیکھا — لوہار کی بیٹی ایک کھڑکی کے قریب بیٹھی تھی — وہ بالکل زرد پڑ گئی تھی اور بڑھیا معلوم ہوتی تھی —

''کیسی زبردست تباہی ہے، کیسی زبردست تباہی ہے!،، بڈھا پتیلیتسا برابر آہیں بھر رہا تھا—

اس نے یاد کرنا شروع کیا کہ بیس سال پہلے اسی طرح برف پگھلی تھی اور پانی ہر چیز کو بہا لے گیا تھا — پراگ سے انجنیر آئے تھے اور ان کو پھر سے پل اور سڑکیں آنے جانے کے قابل بنانے میں پانچ مہینے لگے تھے—

''پانچ مہینے!،، چیرمین نے منہ بنایا اور پیشانی پر ھاتھہ پھیرنے لگا —

''پانچ مہینے نہیں!،، کالینا یک دم چلائی ''ہم نے قول دیا ہے، ہے نا؟ اب اس میں پانچ مہینے نہیں لگیں گے —،،

''بیٹی غل مت مچاؤ — بات کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہوتا ہے،، اس کے باپ نے کہا —

''اس کے لئے تو کوئی وقت نہیں مقرر کر رہا ہے،،

چیرمین نے کہا ''لوگ صرف یہ بتا رہے ہیں کہ پہلے کیا ہوا تھا —،،

''اب ایسا نہیں ہوگا!،، کالینا نے اصرار کے ساتھ کہا —

تیسرے دن شام کو پاسیکا کے کچھ لڑکوں نے چورنئے کی طرف سے کئی سوار آتے ہوئے دیکھے — لڑکے کیچڑ اڑاتے ہوئے سڑک پر دوڑے اور گاؤں سے دور ایک سیلاب‌زدہ قطعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے:

''وہاں، دیکھو! تین ہیں!،،

آننا دوڑتی ہوئی مکان کے باہر آ گئی — سب گاؤں والے پہلے ہی نکل کر سڑک پر آ چکے تھے — وہ اس طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے تھے جدھر بچوں نے اشارہ کیا تھا — وہ یہ قیاس کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ ایسے وقت میں پاسیکا آنے کے لئے کون اپنی جان جوکھم میں ڈال سکتا تھا —

گھوڑے چلنے کے مقابلے میں پیرتے ہوئے زیادہ معلوم ہو رہے تھے — پانی ان کے پیٹ تک آ رہا تھا — سواروں کو گاؤں کے کنارے تک آنے میں کافی وقت لگا — وہاں پانی نسبتاً اتھلا تھا لیکن گھوڑوں کو کیچڑ میں چلنے

میں دشواری ہو رہی تھی — اب لوگوں نے روسینکو، نیمیش اور جنگل کے نگران پوپووچ کو پہچانا — ان کا شیو بڑھا ہوا تھا اور ان کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں اور اندر دھنس گئی تھیں حتی کہ روسینکو بھی پہلے کی طرح لمبا تڑنگا اور طاقتور نہیں معلوم ہو رہا تھا — وہ بلا ہیٹ کے تھا کیونکہ وہ گرمی جاڑے کبھی ہیٹ نہیں پہنتا تھا چاہے سردی کتنی ہی کڑاکے کی کیوں نہ ہو —

سواروں کو لوگوں نے گھیر لیا اور اس بلائے ناگہانی کے متعلق سوالات شروع کردئے — تمام عورتیں ایک ساتھ غل مچانے لگیں —

''کامریڈ نیمیش ! ہمیں واسیل گابوودا کی خیریت بتاؤ!،،

''وہ ٹھیک ہے،، نیمیش نے جواب دیا —

''اور میرا شوہر، مہربانی کرکے استیپان موگولا کا حال بتاؤ!،،

''وہ بالکل ہٹا کٹا ہے! اس پر کوئی آنچ نہیں آئی ہے!،،

''پاسیکا کے سب لوگ بخیریت ہیں!،، جنگل کے نگران نے زور سے کہا ''لیکن چورنئے کے کچھ لوگ

هلکے سے ضرور زخمی ہوئے ھیں،، اور اس نے کئی نام بتائے —

آننا سہمی ہوئی انتظار کر رہی تھی کہ اب اس نے ایوان کا نام لیا — لیکن نہیں — کسی نے بھی شیکیتا کا نام نہیں لیا — وہ زندہ تھا، اس کا ایوان زندہ تھا!

آدمی چوک پر گھوڑوں سے اترے اور تھکن سے لڑکھڑاتے ہوئے وہ گاؤں سوویت کی طرف چلے — چیرمین لوگوں کو اندر آنے سے منع کرنے والا تھا، سواروں کو آرام کرنے اور اپنے کپڑے سکھانے کا موقع ملنا چاھئے تھا — لیکن سکریٹری نے اس کا شانہ پکڑ کر کہا:

''اس وقت آدمیوں کی سخت ضرورت ھے — جتنے ھی زیادہ آدمی ہوں اتنا ھی اچھا ھے —،،

کسی کو بلانے کی ضرورت نہیں پڑی کیونکہ جوان اور بڈھے، سب وھاں موجود تھے — وہ دفتر میں جمع تھے اور نوواردوں کی طرف بڑے اشتیاق و انتظار سے دیکھه رھے تھے —

روسینکو حسب معمول تھوڑی دیر رکا رھا، پھر اس نے کہا:

''ساتھیو، پانی کم ہونا شروع ہو گیا ہے لیکن یہ بات معلوم کی جا چکی ہے کہ ماکوویتس پہاڑوں کے آس پاس پچیس کلومیٹر سڑک بالکل کٹ گئی ہے اور چھوٹے بڑے اٹھارہ پل بہہ گئے ہیں — ہمارے انجنیروں کا تخمینہ ہے کہ سڑک اور پلوں کی دوبارہ تعمیر میں تین مہینے لگیں گے تب کہیں جا کر لٹھا کیمپوں تک موٹر اور گاڑیاں جا سکیں گی — اس کا مطلب یہ ہوا کہ تین ماہ تک ملک کی ضرورت کے لئے ماکوویتس پہاڑوں سے لکڑی نہیں فراہم کیجا سکے گی — ،،

''تین مہینے، یعنی چوتھائی سال!،، کالینا نے کہا —

''ہاں،، روسینکو نے تصدیق کی ''چوتھائی سال ... اور اسی لئے تو ہم یہاں آئے ہیں تا کہ تم لوگوں سے مشورہ لیں اور تم سے پوچھیں کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا تم کو یہ بات منظور ہے کہ تین مہینے تک لکڑی نہ بھیجی جائے؟،،

کسی کو یہ توقع نہ تھی کہ یہ سوال اس طرح صاف صاف کیا جائے گا — ہر شخص یہی جواب دینا چاہتا تھا ''نہیں ہم کو یہ منظور نہیں ہے،، لیکن کسی کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ اس سے پہلے یہ کام کیسے پورا کیا جا سکتا ہے — اسی لئے کسی کے

اس سوال پر سب چونک پڑے ''اور کامریڈ سکریٹری آپ کی رائے اس کے متعلق کیا ہے؟،،

''صوبائی پارٹی کمیٹی کا خیال ہے کہ سب کام صرف تیس دن میں ہو سکتا ہے بشرطیکہ سب لوگ خود اس کی ذمہ‌داری لیں،، روسینکو نے جواب دیا —

حالانکہ ان لوگوں نے ابھی یہ نہیں بتایا تھا کہ یہ سب کام تیس دن میں کیسے ہوجائیگا لیکن سب لوگوں کو بڑا اطمینان اور یقین ہو گیا کہ ایسا کیا جا سکتا ہے — ہر شخص ادھر ادھر آنے جانے اور باتیں کرنے لگا —

''ہاں، ہمارا بھی یہی خیال ہے،، بڈھے پتیلیتسا نے پکار کر کہا — ''ہم نے قول دیا ہے اور ہم کو اسے پورا کرنا چاھئے — بس ہم لوگوں کو ایک ہو کر کام کرنا چاھئے — شاید عورتوں کو بھی، کامریڈ سکریٹری ! وہ ہماری مدد کر سکتی ہیں — ،،

''عورتوں کو صرف مددگار کیوں ہونا چاھئے؟،، روسینکو نے مسکرا کر کہا ''وہ خود ایک طاقت ہیں،، اس نے مجمع پر تیزی سے ایک نظر دوڑائی اور آننا پر پہنچ کر اس کی نگاہ رک گئی — وہ کھڑکی کے پاس کھڑی تھی — ''تمہارا کیا نام ہے؟،، روسینکو نے پوچھا —

آننا نے ذرا گھبرا کر جواب دیا —

''اچھا،، روسینکو نے اپنی بات جاری رکھی ''تو کیا تمہارا خیال ھے کہ اگر سرکاری مال اور لکڑھاروں کی عزت کا سوال ہو تو آننا یاتسینا ھاتھہ پر ھاتھہ دھرے اپنے مکان میں بیٹھی رھیگی؟ کیا تمہارا خیال ھے کہ اس مال اور عزت کی قدر و قیمت اس کی نگاہ میں مردوں سے کم ھے؟ اس کی شرم آلود نگاھوں پر نہ جاؤ ــ اس کی آنکھیں بتاتی ھیں کہ وہ محنت کش لڑکی ھے! اور اگر ھم اس مسئلے پر ذرا زیادہ غور کریں اور سوچیں تو ھمیں معلوم ھوگا کہ ان پلوں اور سڑکوں کے ذریعہ صرف لکڑی نہیں بلکہ ھمارا مستقبل بھی آتا ھے، ھمارا اور اس کا ـــــ آننا یاتسینا کا ــ ٹھیک ھے نا؟،،

''ٹھیک ھے،، آننا کے برابر سے کسی نے کہا ــ
آننا نے پلٹ کر دیکھا تو وہ کالینا تھی ــ

''پانی کے بالکل گھٹنے کا انتظار کئے بغیر ھمیں کام شروع کر دینا چاھئے،، روسینکو نے اپنی بات جاری رکھی ــ ''ھمیں اپنے پھاؤڑے، کلہاڑیاں، آرے اور بیلچے سب فوراً اکٹھا کر لینا چاھئے ــ اور جو کچھہ بھی قابل مرمت ھو اس کو فوراً لوھار کی دوکان بھیج دینا چاھئے ــ،،

''اس کا انتظام ہم کر لیں گے،، لوہار نے سر ہلا کر کہا —

''اور پلوں کے لئے لکڑی کا کیا بندوبست ہوگا؟،، چیرمین نے پوچھا ''ہمیں بہت سی لکڑی کی ضرورت ہوگی —،،

روسینکو کے ماتھے پر شکنیں پڑ گئیں اور نیمیش نے تو اتنے زور کی ٹھنڈی سانس لی کہ لیمپ کی لو لہرانے لگی اور تقریباً بجھتے بجھتے رہ گئی —

''لکڑی ھی کی بڑی مصیبت ھے،، نیمیش نے کہا ''ہم اسے کس طرح نیچے لائیں؟ ہم کو لٹھا کیمپوں سے نئی سڑک بنانی پڑیگی —،،

''یہ مشکل کام ھے،، بڈھے پتیلیتسا نے کہا —

''اور بڑی بات تو یہ ھے کہ اس میں وقت لگتا ھے،، سکریٹری نے کہا — ''اس کے علاوہ ہم کو لکڑھاروں کے چار جتھے اوپر بھیجنا ھوں گے — ہم نے اس کا تخمینہ کر لیا ھے —،،

''یعنی اس مہینے نہ صرف لکڑی بھیجنے میں کمی ہوگی بلکہ لکڑی کاٹنے میں بھی؟،، چیرمین نے پوچھا —

''معلوم تو یہی ھوتا ھے، کچھہ ایسا ھی،، روسینکو نے سوچتے ھوئے کہا —

آننا کو چورنئے کا وہ اتوار یاد آیا جب ایوان کاغذ پر جھکا ہوا تھا اور قلم اس کے ہاتھہ میں کانپ رہا تھا — اس کو گاؤں سوویت کے سامنے کا وہ نوٹس بورڈ بھی یاد آیا جس کو اب کوئی نہیں دیکھتا تھا کیونکہ اب اس کے اعداد و شمار ایک جگہ پہنچ کر رک گئے تھے — آننا مغموم و رنجیدہ ہو گئی جیسے اس کے ایوان کے اور ہر ایک کے ہاتھہ بندھے ہوں —

۹

پانی بہت ہی دھیمی رفتار سے کم ہوتا گیا اور لیسدار کیچڑ، کوڑے کے ڈھیر، پتھر اور درختوں کے تنے چھوڑ گیا — اس کا انتظار کئے بغیر کہ پانی بالکل غائب ہو جائے سب گاؤں کے مرد و عورت ماکوویتس پہاڑ کی سیلاب‌زدہ اور ٹوٹی پھوٹی سڑکوں کی طرف چل پڑے — ان کے پاس پھاوڑے اور مٹی اٹھانے کی ڈولیاں تھیں — جب وہ ان علاقوں کو پہنچ گئے جو الگ الگ الاٹ کئے گئے تھے تو انہوں نے خندقیں کھودنا، پشتے بنانا اور ان کو پتھروں سے مضبوط کرنا شروع کردیا —

پنچائتی فارموں کے ممبروں کو شفٹوں میں تقسیم کردیا گیا — ایک شفٹ دن میں کام کرتی تو دوسری

رات میں ــ شام کو پوری سڑک پر الاؤ جلا دئے جاتے اور پہاڑوں کی بلندیوں پر لٹھا کیمپوں میں کام کرنے والوں کو یہ الاؤ کیمپ کی روشنیوں کی ایک لڑی معلوم ہوتے ــ

آننا نے کالینا کی ٹیم میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی، لوہار کی بیٹی بھی اس سے خوش ہوئی ــ دونوں ساتھ ساتھ کیچڑ میں گھسٹتی ہوئی اپنے کام کے علاقے میں پہنچیں ــ یہاں دریا ایک پہاڑی گھاٹی سے نکل کر وادی میں داخل ہوتا تھا ــ

صرف اپنی منزل پر پہنچ کر ان کو پتہ چلا کہ کتنی زبردست تباہی ہوئی ہے ــ جہاں تھوڑے دن پہلے لٹھوں کے پل تھے وہاں اب صرف ٹوٹے پھوٹے اور آڑے ترچھے شہتیر پانی سے نکلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے ــ جو سڑک پہاڑوں کو کاٹ کر بنائی گئی تھی اسے یا تو سیلاب بہا لے گیا تھا یا پہاڑیاں پھٹ پڑنے سے ان کے نیچے دفن ہو گئی تھی ــ بہت سی جگہوں پر مٹی کی تہہ بہہ گئی تھی اور ایک سرخی مائل چٹان نکل آئی تھی جس میں بڑی بڑی دراڑیں تھیں ــ درختوں کی جڑوں کے بڑے بڑے جھونٹے سیلاب کی تباہ کاریوں سے ہوا میں دیوزاد مکڑوں کے پیروں کی طرح لٹک رہے تھے ــ

''مقدس مریم!،، آننا نے زیرلب کہا ''یہ سب کیسے ٹھیک ہوگا؟،،

حتیٰ کہ کالینا بھی اپنی پر جوش طبعیت کے باوجود طوفان کی ان تباہ‌کاریوں کو دیکھہ کر سہم گئی — ایک لمحے کے لئے وہ بھی آننا کی طرح ناامیدی کے احساس سے سکتے میں کھڑی رہ گئی — لیکن جلد ھی ان خیالات کی جگہ عزم، قدرت کی طاقتوں کو فتح کرنے اور ان کو قابو میں لانے کی خواھش نے لے لی —

چنانچہ جب آننا نے دوسری مرتبہ زیرلب ''مقدس مریم،، کہا تو کالینا نے جھڑک کر کہا ''آننا، بڑبڑانا بند کرو! چلو!،،

انھوں نے خاموشی سے کام کرنا شروع کردیا — آنکھیں جھکائے جھکائے اور کسی کی طرف دیکھے بغیر آننا اپنے پھاوڑے سے مٹی اٹھاتی اور ڈولی میں پھینک دیتی — ڈولی میں مٹی کا ڈھیر اس مٹی کے مقابلے میں ایک چٹکی معلوم ھوتا تھا جو سڑک بنانے کے لئے کھودنا تھی — ''تیس دن، ارے اس کے لئے تو تین مہینے بھی کافی نہ ھوں گے،، آننا سوچنے لگی — ''اور میں بھی خوب ھوں کہ جو کچھہ انھوں نے جلسے میں کہا سب میں نے مان لیا!،،

جتنا زیادہ وہ کام کرتی گئی اتنا ھی اس کو غصہ آتا گیا اور وہ ڈولی میں زیادہ مٹی پھینکتی گئی اور جب کالینا نے جو آننا کے ساتھہ کام کر رھی تھی کہا کہ ڈولی کا بوجھہ بہت بھاری ھوا جا رہا ھے تو آننا نے بلا اوپر دیکھے ھوئے حقارت سے کہا ''کوئی پروا نہیں — اس سے تم مروگی نہیں!،، کالینا کا چہرہ سرخ ھوگیا — اس نے حیرت سے آننا کی طرف دیکھا لیکن کچھہ کہا نہیں —

کوئی دو گھنٹے بعد پورے علاقے میں کام زوروں پر ھونے لگا اور اس نے ایک ترنم اختیار کرلیا جس کو کوئی باھر والا نہیں سمجھہ سکتا تھا لیکن ھر کام کرنے والا اس کو محسوس کرتا تھا اور اس ترنم کو توڑتے ھوئے ڈرتا تھا — وہ اپنا کام بڑی محنت سے کر رھے تھے — آدمی کو پھاؤڑوں کے زمین پر پڑنے کی آواز اور ان ٹوٹے ھوئے پتھروں کی کھڑکھڑاھٹ کے سوا کچھہ اور نہیں سنائی دیتا تھا جن کے ڈھیر لگائے جا رھے تھے — ان لوگوں کو گرمی معلوم ھونے لگی — آننا نے اپنی گونیا اتار دی اور پھر جیکٹ بھی اور اب وہ اپنا پرانا سوتی بلاؤز پہنے کام کر رھی تھی — بڈھے پتیلیتسا نے بھی اپنا کوٹ اتار ڈالا اور دوسروں نے بھی اس کی پیروی کی —

کالینا نے ہر گھنٹے کام کے بعد پانچ منٹ آرام کے لئے مقرر کئے — وہ اپنے باپ کی گھڑی جس کا شیشہ چٹخا ہوا تھا ساتھہ لائی تھی — اس نے سڑک کے کنارے ایک درخت کی شاخ سے یہ گھڑی لٹکا دی اور جب ایک گھنٹہ ختم ہو جاتا تو ایک لمبی ھانک کے ذریعہ اپنے جتھے کو آرام کرنے کے لئے مطلع کر دیتی —

دن ختم ہونے کے قریب روسینکو نیمیش اور کچھہ دوسرے لوگوں کے ساتھہ جن کو آننا نہیں جانتی تھی وھاں آیا — روسینکو کے بھاری بھر کم جسم کے سامنے اس کا بڑا ڈفیل گھوڑا چھوٹا معلوم ہوتا تھا — اس کے جوتوں پر کیچڑ جم گئی تھی اور کیچڑ کے تھکے اس کے کالے کوٹ پر جمے ہوئے تھے — رات رات بھر جاگنے کی وجہ سے اس کا چہرہ اتار ہوا تھا —

''سلام !،، اس نے گھوڑے کی لگام کھینچتے ہوئے آواز دی —

''سلام، سلام، کامریڈ سکریٹری !،، کام کرنے والوں نے بے جوڑ آوازوں میں جواب دیا —

روسینکو نے کام کے پورے علاقے پر نگاہ دوڑاتے ہوئے مسکرا کر کہا :

''بہت اچھے، ساتھیو — معلوم ہوتا ہے کہ تم

لوگوں نے کافی کام کیا ہے۔ کام بہت تیزی سے ہو رہا ہے،، اور اپنے ساتھیوں کی طرف مڑتے ہوئے اس نے کہا ''یہاں کا کام اتنا ہی اچھا ہے جتنا یاروویتس کے لوگوں کا ۔ تمہارا کیا خیال ہے؟،،

''شاید بہتر؟،، کالینا نے جرأت سے کام لے کر کہا ۔

''مجھے اندیشہ ہے،، روسینکو اپنی پرمسرت آنکھیں گھماتے ہوئے بولا ''مجھے ڈر ہے کہ تم سب اس سڑک کو ایک مہینے کے بجائے بیس ہی دن میں ٹھکانے لگا دوگے، ایں؟ لیکن باتیں بنانے سے کیا فائدہ! اگر سب مل کر کام کریں تو بہت کام ہو سکتا ہے!،،

آننا نے سکریٹری کو گھور کر دیکھا ۔ ''کیا وہ مذاق کر رہا ہے؟ یا ہم کو دلاسا دے رہا ہے؟ بیس دن! میرے خدا! یہاں اتنا تو کام ہے!،،

اس نے اپنے چاروں طرف غور سے دیکھا اور محسوس کیا کہ روسینکو بالکل مذاق نہیں کر رہا ہے اور نہ تو دلاسا دے رہا ہے ۔ آج صبح کو پہاڑیاں ایسی مسطح تھیں جیسے طوفان نے ان کو برابر کر دیا ہو اور اب زمین کا دور تک پھیلا ہوا ایک قطعہ پہاڑوں میں کاٹ لیا گیا تھا ۔ یہ قطعہ اتنا چوڑا تھا کہ اس پر تین آدمی ایک ساتھ چل سکتے تھے ۔

روسینکو گھوڑے پر سوار آگے بڑھتا گیا — کالینا اس کے برابر بھیگے پتھروں پر چلتی گئی — سکریٹری اس سے کہہ رہا تھا کہ کل سے ہر علاقے میں میدانی باورچی خانے قائم کر دئیے جائیں گے اور یہ بہتر ہوگا کہ دن کی شفٹ پر کام کرنے والوں کو رات کو گھر نہ جانا پڑے کیونکہ راستہ بہت لمبا اور دشوار ہے — بہتر ہوگا کہ ان کے عارضی کوارٹروں کے لئے اونچی جگہوں پر جو خشک ہو چکی ہیں سائبان بنا دئیے جائیں —

نیمیش ذرا زیادہ دیر ٹھہرا — بڈھوں نے اس کو گھیرلیا اور پوچھنے لگے کہ لٹھا کیمپ میں کیا حال ہے اور جب نیمیش نے ان کو بتایا کہ چوتھی ٹیم چند دن بالکل نیچے ''کچھوے،، کے پاس رہنے کے بعد اب پھر ''ہوائی جہاز،، تک بلند ہو گئی ہے تو سب بڈھوں نے خوش ہو کر نعرۂ تحسین بلند کیا —

آننا نے یہ باتیں سنیں —

''ہاں، ہاں ہم بھی اپنی پوری کوشش کرینگے، کامریڈ نگراں،، پتیلیتسا نے بڑی سنجیدگی سے کہا — اس کے بیٹے چوتھی ٹیم میں تھے — ''اگر پلوں کا سوال نہ ہوتا...،،

''ارے، یہ پل!،، نیمیش کی زبان سے نکل ھی گیا لیکن اس نے فوراً اپنے کو روک لیا ــــ لوگوں کو زیادہ ہراساں کرنے سے کوئی فائدہ نہ تھا ـ

''کیوں! تمہارے لئے پل کیا مصیبت ھیں؟،، اس نے اچانک ناراض ھو کر پتیلیتسا سے کہا ـ ''لکڑی ملنے لگے تو پھر پل بن جائیں گے ـ بس یہی بات ھے نا؟،،

کوئی دوسرا وقت ھوتا تو بڈھا بھی سخت جواب دینے سے نہ چوکتا لیکن اس وقت اس نے نیمیش کی ناراضگی کو حق بجانب سمجھا اور صرف بھویں چڑھا کر زور زور سے پائپ کے کش لینے لگا ـ

پاسیکا سے دوسری شفٹ کے لوگ ایک گھنٹہ بعد آن پہنچے اور پہلا جتھہ گھر واپس ھونے کی تیاری کرنے لگا ـ کالینا اور آننا سب سے آخر میں روانہ ھوئیں ـ ان کے شانے اور ٹانگیں تھکن سے دکھہ رھی تھیں ـ سڑک پر کیچڑ تھی اور چلنا دشوار تھا ـ وہ خاموشی سے چل رھی تھیں ـ شام کے جھٹپٹے سے پہلے کا سناٹا چھایا ھوا تھا ـ صرف وادیوں اور گھاٹیوں سے پانی کی کل کلاھٹ سنائی دے رھی تھی ـ

دونوں لڑکیوں کے پاسیکا کی نئی بستی تک پہنچتے

پہنچتے شام ہو گئی — مختصر راستے سے جانے اور کیچڑ بھری سڑک سے بچنے کے لئے وہ دریا کے پتھریلے کنارے پر چلنے لگیں — دوسری طرف نشیبی کنارے پر پانی سے بھری ہوئی چراگاہیں دور تک پھیلے ہوئے تالاب کی طرح معلوم ہو رہی تھیں — ان میں جہاں تہاں لٹھوں کے لمبے خطوط دھات کی چادر کی طرح مسطح پانی پر ابھرے ہوئے تھے —

انہوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ گھٹنوں گھٹنوں پانی میں گھس کر لٹھے اٹھائے لئے جا رہے ہیں —

''یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟،، کالینا نے حیرت سے کہا —

''شاید ان کو جلانے کے ایندھن کی تلاش ہے،، آننا نے جواب دیا — ''بہت سی جلانے کی لکڑی بہہ کر نیچے آ گئی ہے — ،،

اور ان کی مڈبھیڑ ایک چمرخ، سردی سے گڑگڑاتے ہوئے لڑکے سے ہو گئی جو چٹائی کی ہیٹ پہنے تھا جیسی کہ اکثر لوگ نشیبی گاؤں میں پہنتے ہیں — وہ دو بھاری لٹھے لئے جا رہا تھا اور بیوقوفوں کی طرح بتیسی نکالے ہنس رہا تھا —

آننا نے میخائلو کو پہچان لیا — یہ میکولا وارگا کا پگلا بھتیجا تھا — وارگا نے ہر شخص کو یقین دلا دیا تھا کہ وہ اپنے ''سنکی،، بھتیجے کو محض خدا ترسی کی وجہ سے اپنے پاس رکھے ہوئے ہے — لیکن میخائلو صبح سے شام تک مشین کی طرح کام کرتا تھا اور پورے سال بھر چیتھڑے لٹکائے رہتا تھا —

''کہاں جا رہے ہو، میخائلو؟،، آننا نے پوچھا —

میخائلو نے کھی کھی ہنستے ہوئے سر ہلا کر کہا ''گھر لکڑی لئے جا رہا ہوں — ووئیکو نے کہا کہ لکڑی لے آؤ — ،، وہ اپنی راہ چلا گیا — اس پر بھاری بوجھ لدا تھا اور وہ لڑکھڑا رہا تھا —

آدھہ گھنٹہ بعد دونوں لڑکیوں کو اپنے گاؤں کی روشنیاں دکھائی دینے لگیں — ابھی ان کو چند مکان اور طے کرنے تھے کہ آننا اچانک رک گئی —

''کالینا! تم نے دیکھا تھا نا کہ وہ لوگ اپنے لئے جلانے کی لکڑی لے جا رہے تھے؟،،

''ہاں میں نے دیکھا، لیکن کیا ہوا؟،،

''لیکن یہ تو پلوں کے لٹھے ہیں...،،

''ٹھیک ہے،، کالینا نے کہا اور اب اس نے ذرا توجہ سے بات سنی —

''اور اگر ہم یہ سب لکڑی جمع کر لیں تو کیسا رہے، کالینا؟ ذرا سوچو تو کہ کتنی لکڑی بہہ کر نیچے آ گئی ہے۔ میری باڑ تک ایک لٹھا بہہ کر آیا ہے۔ میں تو سوچ رہی تھی کہ میرا پھاٹک قابل مرمت ہے میں اس لٹھے کو کام میں لاؤنگی۔''

''تمہارا کیا خیال ہے؟'' کالینا نے پوچھا حالانکہ وہ یہ اندازہ لگا چکی تھی کہ آننا کیا کہنے والی ہے۔

''سب لکڑی جمع کر لی جائے۔ دیکھو، اس کو جمع کرکے پل بنانے میں استعمال کیا جائے...''

وہ دونوں ایک دو لمحہ چپ کھڑی رہیں جیسے یہ ڈر رہی ہوں کہ کسی ناقابل تسخیر چیز سے ٹکرا کر یہ خیال ٹوٹ جائیگا۔ لیکن ان کے ذہن تیزی سے کام کر رہے تھے اور ان کے تخیل نے اپنے سامنے یہ تصویر کھینچی کہ ادھر ادھر سے جمع کی ہوئی لکڑی کو کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ایک خیال پر متفق ہو کر کالینا اور آننا دونوں مڑیں اور اندھیرے میں ایک دوسرے کا ہاتھہ مضبوط پکڑ کر پہلے تو وہ تیز چلیں اور پھر دوڑنے لگیں۔ وہ گاؤں سوویت کی طرف جا رہی تھیں۔

گاؤں سوویت کے دفتر میں جو آدمی ڈیوٹی پر تھا

وہ بیکاری سے اکتا کر بڑی شان سے اپنے دستخط بار بار ایک کاغذ پر کر رہا تھا —

کالینا میز کے پاس گئی اور اپنے کان پر سے سر کا رومال ہٹا کر ٹیلیفون کا رسیور بےصبری سے اٹھا لیا —

''اکس چینج! اکس چینج!،، وہ چلائی ''اکس چینج، مہربانی کر کے کامریڈ روسینکو کو تلاش کرو — روسینکو کو جو پارٹی کے سکریٹری ہیں — وہ یا تو چورنئے میں ہوں گے یا یارووِیتس میں یا شاید گھر پر ہوں...،،

جب تک ٹیلیفون والی لڑکی روسینکو کو تلاش کرنے کی کوشش کرتی رہی کالینا ٹیلیفون کا رسیور اس ھاتھ سے اس ھاتھ بدلتی رہی — ڈیوٹی والا آدمی کالینا کو ٹکٹکی لگائے دیکھتا رہا، ایک گہری آہ بھری اور پھر پورے زور کے ساتھ اپنے پیچیدہ دستخطوں پر ھاتھ صاف کرنے لگا —

روسینکو اسنیگوویتس میں ملا — وہ ٹیلیفون پر بولا اور کالینا نے فوراً اس کی آواز پہچان لی —

''کامریڈ سکریٹری!،، اس نے زور سے چلا کر کہا حالانکہ روسینکو اس کی بات اچھی طرح سن رہا تھا ''پاسیکا سے میں کالینا سیزاک بول رہی ہوں —،،

''اچھا، کیا وہاں کچھ گڑبڑ ہو گئی؟،،
روسینکو نے پوچھا —
''کامریڈ سکریٹر ی!،، کالینا نے زیادہ زور سے چلا کر کہا ''کل ہم کو لکڑی ملجائیگی — بہت سی لکڑی!،،
اور اس نے اپنے جوش میں آدمی کے ہاتھہ سے قلم چھین کر ڈسک کے دوسرے سرے پر پھینک دیا —
''اس طرح چلاؤ نہیں،، روسینکو نے کہا — ''ذرا آهسته بولو — تمہاری بات مجھے اچھی طرح سنائی دے رهی هے — کیسی لکڑ ی؟،،
''پرانے پلوں کی لکڑ ی، کامریڈ سکریٹر ی، جو بہه کر نیچے آ گئی هے — لوگ اس کو جلانے کے لئے لئے جا رهے هیں لیکن اس کو ایندهن کے طور پر کیوں استعمال هونے دیا جائے؟،،
''اچھا یه بات هے!،، روسینکو نے کہا اور اچانک اتنے زور سے قہقہه مار کر هنسنے لگا که آننا نے بھی جو ٹیلی فون سے کافی دور کھڑی تھی یه قہقہه سن لیا اور گھبرا کر کالینا کی طرف دیکھنے لگی —
''آپ هنس کیوں رهے هیں؟،، کالینا نے ناامید هو کر کہا — ''کیا یه خیال اچھا نہیں هے؟،،

''اسی لئے تو میں ہنس رہا ہوں کیونکہ یہ خیال اچھا ہے،، اس نے جواب دیا — ''واقعی یہ بہت اچھا خیال ہے —،،

''یہ میرا خیال نہیں ہے ،، کالینا نے جلدی سے کہا ''یہ آننا یاتسینا کا خیال ہے— ہمارے گاؤں کی آننا یاتسینا — شاید آپ اس سے باتیں کرنا چاہتے ہوں؟ وہ یہیں ہے—،،

آننا ایک قدم پیچھے ہٹ گئی اور ہاتھ ہلا کر کہنے لگی:

''نہیں، نہیں، کالینا — میں بات نہیں کرونگی، نہیں...،،

لیکن روسینکو نے اس بات پر اصرار کیا کہ آننا اس سے بات کرے اور آننا نے شرماتے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے ہاتھ میں لیا — وہ بیڈھنگے پن سے اس کو دونوں ہاتھوں سے پکڑے تھی، گھبراہٹ سے طرح طرح کے منہ بنا رہی تھی اور جو کچھ بھی روسینکو کہہ رہا تھا، اس کا ایک لفظ بھی اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا — وہ صرف یہ اندازہ لگا سکی کہ روسینکو اس کی تعریف کر رہا ہے، وہ اور بھی گھبرا گئی — اس کی آنکھیں

خوشی سے چمک رہی تھیں اور باربار وہ یہی دہرائے جا رہی تھی: ''ٹھیک ہے، کامریڈ سکریٹری... کوئی بات نہیں...''

۱۰

مارچ میں آخری پل بنایا جا رہا تھا — لٹھا کیمپ سے قریب ہی لکڑی کے دو ستون پہرے کے میناروں کی طرح گھاٹی کے بالکل نیچے سے اوپر تک چلے گئے تھے اور رسیوں پر لٹکے ہوئے آدمی لٹھوں کی زیادہ سے زیادہ قطاریں ان میں باندھتے جا رہے تھے —

یہاں تک سڑک آمد و رفت کے لئے کھل چکی تھی اور اب مقررہ تاریخ تک پورے پروجکٹ کے خاتمے کا دارومدار اس پل کی تعمیر پر تھا —

نیمیش یہاں دن رات رہتا تھا — روسینکو بھی آتا تھا — اور لکڑہارے بھی اکثر پہاڑی راستے سے نیچے آکر گاؤں والوں کو جوش و خروش سے کام کرتے ہوئے دیکھتے اور امکانی مدد بھی کرتے — حالانکہ ان کام کرنے والوں کو کوئی للکارنے والا نہ تھا اور نہ کسی نے مقررہ تاریخ کا ذکر کیا تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کام کرنے والوں نے خود

لوگوں کے خیالات بھانپ لئے تھے: ''جلدی کرو! اور کوشش کرو! جلدی کرو!''

ٹیلیفون کی یادگار گفتگو کے بعد آننا پل بنانے والے جتھے میں شامل ہوگئی تھی — اب وہ پاسیکا کبھی نہیں جاتی تھی — اس نے اپنی گائے کی دیکھہ بھال کا انتظام بڈھی پیتریشچیوا کے یہاں کردیا تھا — اپنے باپ کے لمبے لمبے بوٹ پہن کر آننا پانی کے اندر جاتی جہاں لٹھے الجھے پڑے تھے — وہ لٹھوں کو الگ کرکے خشک جگہ تک لیجاتی — پہلے چند دن تو اس نے اتنی پرخلوص خود فراموشی اور خوشی سے کام کیا کہ ہر شخص حیرت کرنے لگا کہ آخر اس لڑکی میں یہ مسرت اور دوسروں پر اثر کرنے والی تیزی اور چستی کہاں سے آگئی؟

لیکن جب ابتدائی دنوں کا جوش و حروش ختم ہوگیا تو آننا کو دلچسپی نہ رہی — اس کو محسوس ہوا کہ اس کی یہ نئی زندگی اس کی پرانی زندگی پر پوری طاقت سے حاوی ہوتی جا رہی ہے — اور اس بات سے وہ ڈرنے لگی — آننا نے فیصلہ کیا کہ جس طرح سے اس نے کالینا کی ترغیب کے باوجود پنچائتی فارم میں شامل ہونا پسند نہیں کیا تھا اسی طرح وہ نئی

زندگی کو بھی تسلیم نہیں کریگی — اس کے باپ نے اس کو اس بات کے خلاف آگاہ کیا تھا، ہے نا؟ اس کو اب تک یاد تھا کہ اس کے باپ نے غصے میں کس طرح کہا تھا ''آننا، چھوڑ اس خیال کو!،، وہ اب اور بھی زیادہ بے چین ہوگئی — اس کو اپنا مکان یاد آنے لگا جہاں کی ہر چیز اس کی جانی پہچانی تھی اور وہ ان کی عادی ہو چکی تھی — وہ چاھتی تھی کہ اپنے جتھے اور کام کو چھوڑ کر گاؤں واپس جائے لیکن اس نے محسوس کیا کہ اب یہ اس کے بس کی بات نہیں ہے — اب اس نے اپنے کو اس طرح مطمئن کرنے کی کوشش کی کہ جو کچھہ بھی وہ کر رھی ھے ایوان کے لئے کر رھی ھے — اس سے اس کے پریشان ذھن کو ذرا سکون ھو گیا —

پروپیگنڈا کرنے والے جائے تعمیر پر آئے اور انہوں نے ایک درخت سے دوسرے درخت تک یہ نعرہ لکھا ھوا لال جھنڈا لگا دیا تھا: ''ایک دن کے معنی ھیں پانچ سو مکعب میٹر لکڑی —،،

''میرے خدا، کیسا پریشان کن نوٹس ھے یہ،، بڈھے پتیلیتسا نے کہا — ''یہ تو میرا پیچھا ھی نہیں چھوڑتا... ایک چھن چین نہیں لینے دیتا —،،

''میرے لئے سب ایک ھے،، آننا نے جواب دیا

''چاھے پانچ سو ھو یا ایک ھزار— میں تو جلد از جلد گھر جانا چاھتی ھوں— مجھے اپنے گھر کی دیکھ بھال بھی تو کرنی ھے—،،

اس کی بےنیازی سے بڈھا ناراض ھوگیا لیکن آننا نے اپنے کو قطعی یقین دلایا— ھاں، ھاں، وہ یہاں صرف ایوان کی وجہ سے ھے— باقی اسے کوئی دلچسپی نہیں—

کلہاڑیوں کی آواز رات گئے تک آتی رھتی— الاؤں کی روشنی میں کام جاری رھتا— کچھ لوگ ستونوں پر لٹھے باندھتے رھتے— دوسرے پل کے راستہ کے لئے باڑ اور تختے بناتے رھتے تا کہ نیو کا کام ختم ھوتے ھی وہ پل بچھانا شروع کر دیں—

آخرکار لٹھا کیمپوں میں ایک افواہ پھیل گئی کہ پل اتوار کو تیار ھو جائیگا اور اسی دن لاریاں اور گاڑیاں اس کے پار جانے لگیں گی—

یہ خبر روسینکو کو ایک دور والے کیمپ میں ملی جہاں چوتھی ٹیم کام کر رھی تھی— سکریٹری نے عجلت کی تا کہ وہ اندھیرا ھونے سے پہلے ھی پل تک پہنچ جائے— ایوان شیکیتا نے اس کو راستہ دکھانے کی پیش کش کی— وہ گھاٹی کے ڈھلوان اور مشکل راستوں

پھر چل پڑے — ایوان آگے آگے پتھروں کو اپنی پتلی چھڑی سے کھٹ کھٹاتا چل رہا تھا اور روسینکو اس کے پیچھے تھا — ایوان اس انتھک آدمی کے ھانپنے کی آواز سن رہا تھا —

ایوان سفر کے پہلے حصے میں تو خاموش رہا — وہ روسینکو سے باتیں کرتے گھبرا رہا تھا لیکن آخر اس نے کہا :

''کامریڈ سکریٹری، آپ جانتے ھیں میں کیا سوچ رہا تھا — آپ آج جن بجلی کے آروں کی بابت ہم لوگوں کو بتا رہے تھے وہ اگر ھمارے پاس ھوتے تو کتنا اچھا ھوتا —''

''ویسے آرے یہاں بھی آجائیں گے'' روسینکو نے جواب دیا —

''مجھے یقین ھے'' ایوان نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا ''لیکن اگر وہ ابھی مل سکتے تو کتنا اچھا ھوتا! آپ جب کیمپ گئے ھوئے تھے تو ھمارے ساتھیوں نے حساب لگایا کہ کتنی لکڑی اس بجلی کے آرے سے کاٹی جا سکتی ھے —''

''کیا بہت لکڑی نکلی؟،، روسینکو نے پوچھا —
''ارے ایسی ویسی! اس کے حساب سے تو بڈھے ڈر گئے — ،،
''لیکن وہ ڈر کیوں گئے؟،،
ایوان مسکرا کر کہنے لگا ''وہ کہتے ہیں کہ اتنی پیداوار سے تو ہم بے روزگار ہو جائیں گے —،،
''اور تمہارا کیا خیال ہے؟،،
''میرا خیال ہے...،، ایوان ذرا گھبرایا سا تھا ''میرے خیال میں اس طرح کی پیداوار سے ہم کمیونزم سے بہت قریب ہوجائیں گے!،،
''تم ٹھیک کہتے ہو،، روسینکو کو بڑی خوشی ہوئی اور وہ شیکیتا کا چہرہ دیکھنے کے لئے ذرا دیر ٹھٹھک گیا —

روسینکو اور ایوان نے بڑی عجلت کی پھر بھی رات نے، جو پہاڑوں میں یک دم آتی ہے، ان کو آدھے ہی راستہ میں آلیا — وہ اندھیرے میں بائیں طرف مڑ گئے اور پہلی ٹیم کی لٹھوں سے بنی ہوئی کیبن میں جا پہنچے — روسینکو نے ایوان کی اس بات سے اتفاق کیا کہ رات بھر ان کو وہاں ٹھہرنا چاہئے اور پھر صبح کو روانہ ہونا چاہئے —

لکڑهارے صبح تڑکے کی روشنی کے ساتهه اٹهه بیٹهے — صبح صاف تهی — بیچ کے ننگے درختوں کی پهننگوں کے درمیان آسمان پر ایک بادل بهی نہیں دکهائی دے رها تها — بڑی صفائی سے ڈهیر کئے هوئے لٹهے اور نئے کٹے هوئے ٹهنٹهه بلند ڈهلوان پہاڑی پر چمک رهے تهے — هلکی هلکی هوا لکڑی کی بهیگی هوئی چهیلن کی بهینی بهینی خوشبو فضا میں پهیلا رهی تهی — جنگل کی زمین پر روپہلا پالا جهلملا رها تها —

چشمے میں منه هاتهه دهونے کے بعد روسینکو اور ایوان روانه هو گئے — پہلی ٹیم کے سب لوگ ان کے ساتهه تهے — هر طرف سے پہاڑی راستوں پر لکڑی کاٹنے والے ندیوں کی طرح ریلتے پیلتے نیچے چلے آ رهے تهے —

روسینکو مشکل سے ان کے سلام کا جواب دے پاتا تها — صرف بڈهے اور متوسط عمر کے لکڑهارے هی نہیں بلکه لڑکے بهی جو ان کے پیچهے تهے، روسینکو سے آکر هاتهه ملانا اپنا فرض سمجهتے تهے —

روسینکو کو معلوم هوا که فجر سے پہلے هی لاریاں پل کے پار جا چکی هیں اور تهوڑی هی دیر میں لٹهوں سے لدی واپس آنے والی هیں —

''ہم ذرا زیادہ سو گئے!،، روسینکو نے آنکھ مار کر ایوان سے کہا ۔

''ہمیں کیا معلوم تھا؟،، ایوان نے جھینپ کر جواب دیا ''ان لوگوں کے برابر پہنچنا ذرا مشکل ہے ۔،،

روسینکو لٹھے اتارنے والی جگہ کی طرف جانے والا ھی تھا کہ اس نے اچانک گھڑگھڑاہٹ سنی اور کئی لٹھے لیجانے والی لاریاں پل کی طرف سے سامنے آگئیں ۔

وہ لٹھوں سے لدی ہوئی آھستہ آھستہ جا رھی تھیں ۔ ان کے پیچھے لگے ھوئے ڈبے بڑا شور کر رہے تھے ۔ ان کے پہیوں کے نیچے چھری چرمرا رھی تھی ۔

لکڑھارے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس طرح ان سست‌رفتار لاریوں کو دیکھ رہے تھے جیسے انہوں نے پہلے ان کو اس علاقے میں کبھی نہ دیکھا ھو ۔

''پچیس دن، کامریڈ سکریٹری،، شیکیتا نے کہا ۔

''ھاں، پچیس دن،، روسینکو نے سر ھلایا اور اپنے سامنے ان پچیس دنوں کی ذھنی تصویر کھینچنے کی کوشش کی ۔

لاریاں ایک موڑ پر پہنچکر غائب ھو گئیں ۔ پیچھے ان کا نیلا دھواں غائب ھونے سے پہلے ھی ایک لکڑھارے نے چلا کر کہا ''وہ آ رہے ھیں!،،

پل بنانے والے اپنا کام پورا کرکے ایک مجمع کی شکل میں سڑک پر آ رہے تھے — ان کی کلہاڑیاں، آرے اور پھاوڑے ان کے کاندھوں پر تھے — وہ لکڑہاروں اور روسینکو سے ہاتھ ملانے کے لئے ٹھہر گئے — ان کی آوازوں میں ایک مخصوص ترنم، جوش اور خوشی تھی جو بہار کی فضا میں گونج رہی تھی —

آننا، پتیلیتسا کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی — پتیلیتسا کے تینوں بیٹے اپنے باپ کی طرف تیزی سے بڑھ رہے تھے — آننا نے چاروں طرف دیکھا اور آنکھوں پر زور دیا کہ شاید کہیں ایوان ہو اور واقعی اس نے یوان کو دیکھ لیا — وہ روسینکو کے پاس کھڑا اپنی نقشی چھڑی ایک کائی دار چٹان پر مار رہا تھا — آننا نے آنکھیں جھکا لیں اور گذر جانا چاہا لیکن روسینکو نے اس کو پکارا:

''ھیلو، یاتسینا — ارے تم میرے پاس سے اس طرح کیوں گذر رہی ہو جیسے ہم بالکل اجنبی ہوں؟،،

آننا ھچکچاتے ہوئے رک گئی —

،،صبح بخیر، کامریڈ سکریٹری —،،

''صبح بخیر،، روسینکو نے خوشی سے جواب دیا اور آننا کا ہاتھ اپنے بڑے ہاتھ میں لیکر کہا ''شکریہ —،،

''کس لئے؟،، آننا نے حیرت سے پوچھا —
''تمہارے کام کے لئے، سب لوگوں کی بھلائی کا خیال رکھنے کے لئے —،،

روسینکو اس کا شکریہ ادا کر رہا تھا اور ہر شخص سن رہا تھا — نیمیش اور ایوان دونوں، ایوان بھی جس کی طرف آننا کی آنکھیں نہیں اٹھہ رہی تھیں —

''کوئی بات نہیں، کامریڈ سکریٹری،، اس نے آہستہ سے کہا — ''میں نے تو کچھہ ایسا زیادہ کام نہیں کیا...،،

''تم نے بہت کیا،، روسینکو نے نرمی سے کہا ''لیکن تم ابھی اس سے زیادہ کام کروگی — یہ تو ابتدا تھی — صرف ابتدا...،،

آننا کا چہرہ چمکنے لگا اور اس کی آنکھوں میں ایسی روشنی پیدا ہوئی جو اندر سے چھنتی معلوم ہو رہی تھی — اُن آنکھوں میں صرف حال پر اعتماد نہ تھا بلکہ مستقبل پر بھی —

روسینکو نے یہ روشنی دیکھی جس کو اب کوئی نہیں بجھا سکتا تھا — اس روشنی نے آننا کو بدل دیا تھا: اس کے چہرے پر وہ دبی ہوئی مسکینیت نہیں رہی، اس کے بند ہونٹ شرمیلی لیکن حسین مسکراہٹ

سے کھل اٹھے اور جنگل کی تیز آگ کی طرح اس روشنی نے اس کے چہرے کے ہر خد و خال کو یکے بعد دیگرے اچانک حسین بنا دیا —

تنہا روسینکو ہی نے یہ تبدیلی نہیں دیکھی بلکہ شاید کسی اور نے بھی...
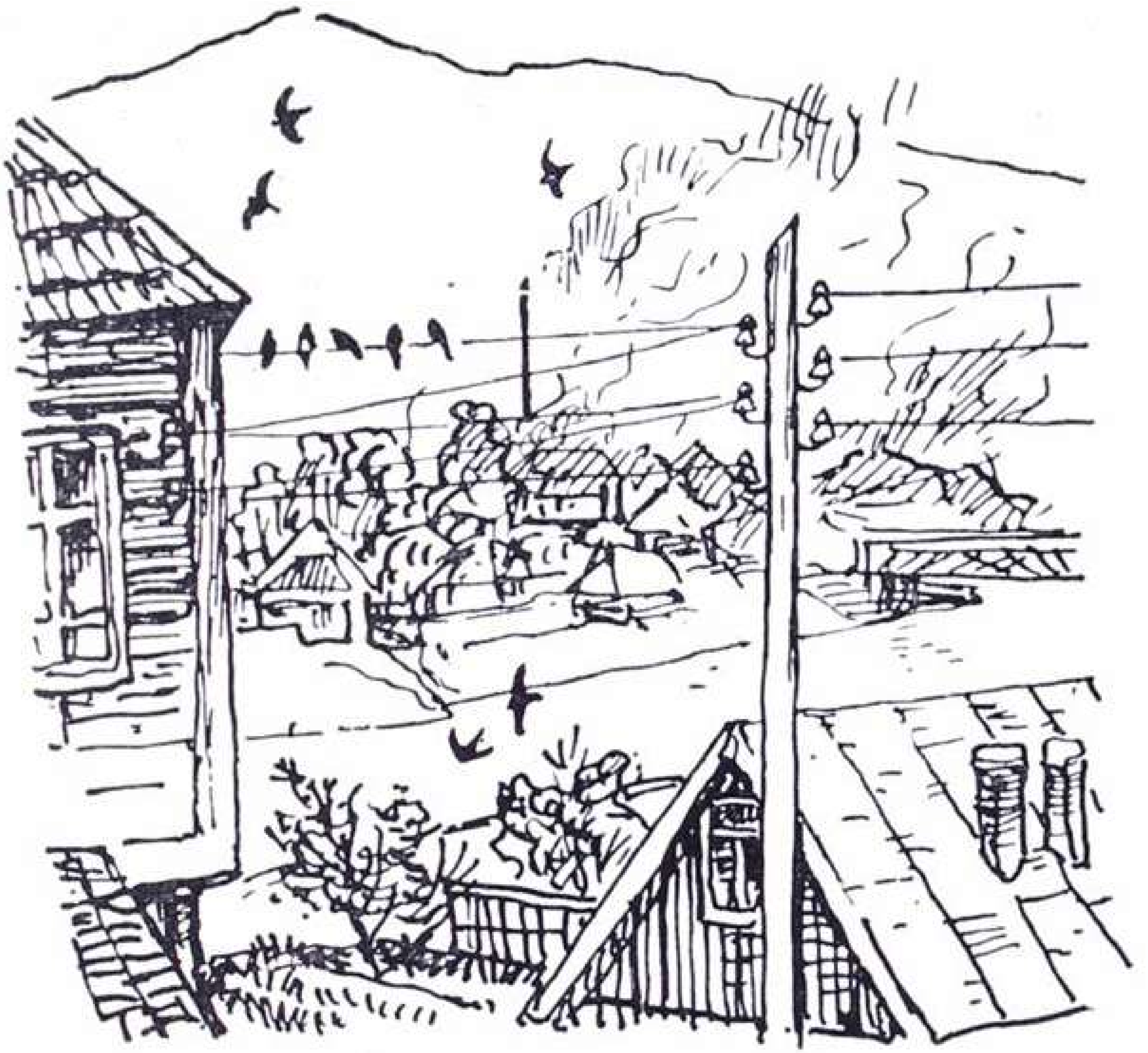
خاتمہ

اکتوبر کا ایک خوبصورت دن ہے اور میں صبح
تڑکے اسنیگویتس سے رخصت ہو رہا ہوں — اس وقت
پہاڑوں پر موسم خزاں کا ہلکا ہلکا پالا پڑ رہا ہے —

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر آدمی ذرا بیڈھنگے پن سے چلے یا زور سے ایک لفظ بھی کہہ دے تو اس کے چاروں طرف ہر چیز ایک مترنم اور صاف آواز کے ساتھہ گر کر چکنا چور ہو جائیگی —

میں نے اپنا کام پورا کر لیا ہے — نیچے ایک موٹرکار مجھے اوژگورد لیجانے کے لئے منتظر کھڑی ہے —

میں نے روشنی نہیں جلائی اور فجر کی دھندلی روشنی میں اپنا مسودہ سوٹ کیس میں رکھا — میں نے مسودہ کے صفحات کی ہلکی ہلکی سرسراهٹ سنی جو ایک دوسرے سے سرگوشی کرتے معلوم ہوتے تھے —

اور پھر میرے ذہن میں وہ تمام لوگ ابھر آئے جن کے ساتھہ پہلو بہ پہلو میں ضاع کے اس چھوٹے ہوٹل میں رہا تھا، جو پہاڑی درے سے قریب تھا — میرے کانوں میں ان کی آوازیں اور وہ بات چیت جو ان کے اور میرے درمیان ہوئی تھی، گونج رہی تھی جس سے آپ کی سمجھہ میں سیدھے سادے انسان کے دل کا صاف اور لجایا ہوا حسن آجاتا ہے اور آپ اس حسن سے لطف حاصل کرتے ہیں — یہ چیز آپ کو اپنی طرف راستے کی ننھی منی دورافتادہ روشنی کی طرح دعوت دیتی ہوئی مسرت سے لبریز کر دیتی ہے اور آپ کو احساس

ہوتا ہے کہ یہی زندگی ہے — ہماری زندگی —

اسنیگویتس ابھی سو رہا ہے — ہوٹل کے مسافر بھی ابھی سو رہے ہیں — ان میں وہ چار ڈرائیور بھی ہیں جو پہاڑوں کے اس پار طویل راستہ طے کرکے مولداویہ سے کارپیتھیا کی مشہور بیچ کی لکڑی لینے یہاں آئے ہیں — ان میں ایک ریٹائرڈ لفٹننٹ کرنل بھی ہے جو اب اوژگورد میں بین اقوامی امور کا لکچرر ہے — کچھہ ٹیلیفون کے میکانک بھی سو رہے ہیں جو دوردراز گاؤں میں ٹیلیفون لائن لگانے آئے ہیں — اور وہاں آخری بستر پر کروٹیں بدلتا ہوا پاسیکا کا لکڑھارا ایوان شیکیتا ہے — اس کا سر کمبل میں چھپا ہوا ہے — جب میں نے بڈھے واسیل یاتسینا اور اس کی بیٹی آننا کے متعلق لکھا تھا اور میری ایوان سے ملاقات ہوئی تھی اس وقت کو کئی برس گذر گئے ہیں لیکن ایوان اب بھی ویسا ہی ہے — چھریرا، خوبصورت اور مغرور — کل رات وہ اپنی بیوی آننا یاتسینا کو اپنے پہلے بچہ کی پیدائش کے لئے اسنیگویتس کے اسپتال لایا ہے —

ان سوتے ہوئے آدمیوں کو دیکھہ کر میں سوچتا ہوں ”جب نیا دن کوئی نیا معجزہ لیکر آئے گا اس وقت یہ سونے والے ایک دوسرے سے کن کن رازوں کا اظہار

کرینگے؟ وہ کیا کہیں گے؟ ان کے دل میں ھلچل مچا دینے والے کون سے جذبات ھیں جو میں نہ جان سکونگا؟،،

اور مجھے ھوٹل سے جانے پر افسوس ھونے لگتا ھے حالانکہ مجھے اس کا بالکل احساس ھے کہ زندگی ھر جگہ ھے، آدمی ھر جگہ ھیں اور کتاب زندگی کی طرح ھوتی ھے—آپ اس کو ختم نہیں سکتے ...

پڑھنے والوں سے

بدیسی زبانوں کا اشاعت گھر آپ کا بہت احسان مند ہوگا اگر آپ ہمیں اپنی رائے لکھہ کر بھیجیں کہ اس کتاب کا نفس مضمون اور ترجمہ کیسا ہے، اس کی شکل صورت اور طباعت کیسی ہے اور یہ کہ آپ اور کیا چاہتے ہیں —

ہمارا پتہ : زوبوفسکی بلوار — نمبر ۲۱

ماسکو

سوویت یونین

МАТВЕЙ ТЕВЕЛЕВ

ГОСТИНИЦА В СНЕГОВЦЕ

Рассказы